Vol III
No 12



Monday
28th December, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

PAGE

Adjournment Motion regarding increase of Rent of C.I.B. Houses—Disallowed 519—520

Extension of time for the presentation of the Report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill 520—521

Resolution of Public Debt Act 1944—Central Act of 1944—moved 521—522

Business of the House 522

The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953—Clause by Clause reading not concluded 523—594

Note — In this part a star (*) at the beginning of the speech denotes confirmation not received

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday the 28th December 1953

The House met at Half Past Nine of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(See Part I)

Adjournment Motion Re Increase of Rent of C I B Houses

Mr Speaker Notice of the following adjournment motion was given by Shri Abdur Rahman on 24th December 1953

I hereby give notice of the following motion

This House do adjourn the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance namely —

Though the Government Press Note of Local Government Department dated December 22nd 1953 which I received on 23rd the rents of the C I B houses is being increased The people who live in those houses are facing grave hardship in view of the prevailing cost of living and the general unemployment situation in the State They were not able even to pay the old rents due to their economic difficulties hence this increase will cause them immense hardship and trouble'

بات یہ ہے کہ اس نوٹس میں پہلے تو لوکل گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کے پریس نوٹ
کی تاریخ ۲۲ بتائی گئی ہے پھر یہ کہا گیا ہے کہ ۲۳ تاریخ کو اسکی اطلاع ہوئی اور ۲۳
کو نوٹس دی گئی یہ ایک حد تک ناجائز ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ رولس
کے مطابق اسکی کوئی ایسی اہمیت نہیں ہے کہ فوراً کام ملتوی کیا جائے رولس کی
ورڈنگ یہ ہے

Urgent matter of Public importance

اسکی ارجنسی (urgency) اسقدر نہیں ہے جس وجہ سے

شری عبدالرحمن (ملک پیٹ) - اگر عالی جناب اجازت دیں تو میں یہ کہونگا کہ
اس سلسلہ میں چند چیزیں غیر معمولی اہمیت کی ہیں میں ایک دو منٹ میں ایوان
کے سامنے وضاحت کرونگا ان مکانات میں اضافہ کرایہ کے متعلق حکومت نے

۲۲ ڈسمبر کو حکم جاری کیا اور پریس نوٹ شائع کیا ۲۳ کو ایم - ایل - ایز کو ملا
اور ۲۴ کو اسکے متعلق نوٹس میں نے داخل کردیا ۔ ان مکانات کی تعداد پانچ ہزار ہے
اور ۸ شہر میں واقع ہیں اضافہ کرایہ کے متعلق دو سال سے افواہیں سننے میں رہی
تھیں یہاں کے لوگوں نے اس سلسلہ میں کئی جلسے کیے اور کئی قرار دادیں پاس کیں
ان کے وفود اور نمائندے گورنمنٹ سے ملے اور ایک سے زائد مرتبہ حکومت کو توجہ
دلائی گئی لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی ۔ غیر قانونی طریقہ پر اضافہ کرایہ
کیا گیا ہے اسے اعلان کرنے کا حکومت کو کوئی اختیار بھی نہیں تھا اور اس کے
دستور کے لحاظ سے حکومت مقامی بھی اس کی مجاز نہیں ہے ۔ خلاف قانون اور خلاف
اختیار احکام جاری کر کے پانچ ہزار کرایہ داروں میں جو بے چینی پیدا کر دی گئی ہے جس کے
نتیجہ کے طور پر حیدرآباد کے پورے اخباروں نے اس کی انتہائی مذمت کرتے ہوئے
حکومت سے اپیل کی کہ ان احکام کو واپس لے لے ورنہ سختی کا اندیشہ ہے کہ
کہیں حیدرآباد میں بھی بنگال کی تاریخ نہ دہرائی جائے کرایہ میں اسقدر اضافہ
کیا گیا ہے کہ جو معمولی لوگ ان مکانات میں رہتے ہیں وہ اس کرایہ کو برداشت
نہیں کرسکتے ہیں تاکہ دستور میں بتایا گیا ہے یہ مکانات غریب ملازمین کے لیے
بنائے گئے ہیں ان کا ایک ہی ایسا استحصال کیا گیا کہ حکومت نے مکانات کی تعمیر
کی مالیت سے کئی گنا زائد رقم حاصل کر لی ہے اب مینٹیننس (Maintenance)
اور دوسرے عذرات کی بنا پر سو فیصدی بلکہ دو سو فیصدی تک اضافہ کردیا گیا ہے
جسکی وجہ سے عوام میں کافی بے چینی پیدا ہوگئی ہے اور اندیشہ ہے کہ حیدرآباد کے
امن میں خرابی پیدا ہو جائے اسلئے میری استدعا ہے کہ ایوان اس مسئلہ پر سنجیدگی
سے غور کرکے حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لے لینے پر توجہ دلائے اوسکے علاوہ اصل
میں یہ احکام خلاف قانون ہیں اور اس کے دستور کے لحاظ سے لوکل گورنمنٹ کو
اس کا اختیار بھی نہیں تھا ان حالات میں میں درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم تھوڑا سا
وقت اس سلسلہ میں اگر اسپیکر صاحب دے دیں تا آج ہی کوئی وقت مقرر کرکے آدھے
گھنٹے کی بحث کی اجازت دیں تو مناسب ہوگا یہ ایک اہم معاملہ ہے ۔ جہاں بھی
کہیں بنگال کی تاریخ نہ دہرائی جائے ان حالات میں اسپیکر صاحب سے بہ طور خاص
درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسکی اجازت دیں ۔

مسٹر اسپیکر : میں ایک بات کہتا ہوں اگر یہ احکام خلاف قانون اور خلاف ضابطہ
ہیں تو اس کے بارے میں ایکشن (Action) لیا جاسکتا ہے اس واسطے میں
اس موشن کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

Extention of time for the presentation of the Report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill

The Minister for Local Self Govt & Labour Housing (Shri Annarao Ganamukhi) I beg to move

'The time fixed for presentation of Report of the Select Committee on L A Bill No XXXIX of 1952 the Hyderabad District Boards Bill 1952 stand extended by three months with effect from 31st December 1953

Mr Speaker The Question is

The time fixed for presentation of Report of the Select Committee on L A Bill No XXXIX of 1952 The Hyderabad District Boards Bill 1952 stand extended by three months with effect from 31st December 1953

The motion was adopted

Resolution on Public Debt Act, 1944
(Central Act XVIII of 1944)

The Minister for Commerce, Industries and Labour (Shri V K Koratkar) I beg to move

Whereas the Public Debt Act, 1944 (Central Act XVIII of 1944) contains provisions relating to Government securities issued by the Central and Part A States Governments and for the management by the Reserve Bank of India of the Public Debt of Central and Part A States Governments

And whereas in order to avoid inconvenience to the public, it is deemed desirable that the laws and regulations relating to Government securities should be uniform as far as possible through out India

And Whereas it is considered desirable that the Reserve Bank of India may be entrusted with the management of the securities issued by the State Government on or after the 1st April 1953

Now, therefore this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India, that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated, in the state of Hyderabad by Act of Parliament in so far as Government securities issued by the State Government and the management of the public debt of the State Government are concerned being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely 'Public Debt of the State'

Mr Speaker Motion moved

Shri V B Raju (Secunderabad General) We did not get copies of the resolution Sir

Mr Speaker I am told that copies have been circulated on 22nd December It might have been mixed up along with other papers

Anyhow we will take up discussion on this tomorrow

Business of the House

Mr Speaker Shall we continue till 1 O clock today ? We have to meet again in the afternoon I propose that we must continue till 12 30 or 1 00 P M today

An hon Member We may sit till 12 30 P M

Mr Speaker So we shall continue till 12 30 P M and again at 3 00 P M

Shri Ch Venkatrama Rao (Karimnagar) From 3-00 P M to 6 00 P M

Mr Speaker We shall see whether it will be 6 00 P M or beyond that

The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953

Claus 14

Mr Speaker There are no amendments to Clause 14 I shall put the clause to vote The question is

That Clause 14 stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 14 was added to the Bill

Clause 15

Shri Ch Venkat Rama Rao I beg to move

'At the end of the Clause add the following proviso—

Provided that the general or special orders so made shall be laid before the Assembly '

Mr Speaker Amendment moved

Shri Annajirao Gavane (Parbhani) I beg to move

At the end of the Clause add the following proviso —
Provided that the tenant will have the right to deduct such contribution made by him from the rents payable to the landholder

Mr Speaker Amendment moved

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ (...): مسٹر سپیکر سر کلاز ۵ میں میں نے یہ
امنڈمنٹ پیش کیا ہے کہ جو بھی روپیہ اسپیشل ونڈر گورنمنٹ صادر کرے وہ اسمبلی
میں پیش ہونے چاہئیں ہم نے صاف طور پر دوسری مرتبہ ایوان کے سامنے اس امر کو
رکھا ہے کہ جو بھی روپیہ دئے جائیں وہ اسمبلی کے سامنے پیش ہونے چاہئیں اور
اس بل کے تعلق سے بھی ہمارا یہی خیال ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو روکمنڈیشن
ہے اسکو اس بل سے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے اس پر ہم کو بھی اس نقطہ نظر
سے پیش کیا گیا ہے کہ پروکمنڈیشن کو کسی قسم کا نقصان نہو میرے قابل دوست
ابھی راؤ گوانے صاحب نے بھی ایک امنڈمنٹ پیش کیا ہے جسکو میرے امنڈمنٹ
سے زیادہ وقعت دینی چاہئے - اگر اسکو ارسل جنٹ منسٹر قبول فرمالیں تو میں اپنا
امنڈمنٹ واپس لینے کے لئے تیار ہوں ورنہ مجھے اپنے امنڈمنٹ سے متعلق کچھ یہاں عرض
کرنا پڑیگا - بیٹرمنٹ ٹیکس (Betterment tax) کے بارے میں جو
رولس حکومت بنانے والی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اوس سے جو حالات درپیش ہونگے
اسکا بار ٹیننٹ پر کیسے ڈالا جاسکتا ہے فرض کیجئے کہ تنگبھدرا پراجکٹ یا کسی اور
پراجکٹ کے تحت کی زمینات جو پہلے خشکی تھیں اور اب تری ہوگئی ہیں وہاں
بیٹرمنٹ ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے تو وہاں کے لینڈ اونر (Land owner)
پر اسکا بار پڑنا چاہئے کیونکہ وہ بطور ملکیت کے ایک ٹیکس دیتا آیا ہے اور اسکو
اب بطور تری اراضی کے ٹیکس دینا چاہئے کلاز ۵ کے تحت بیٹرمنٹ ٹیکس کا بار
ٹیننٹ پر نہیں پڑنا چاہئے بلکہ لینڈ اونر پر اس کا بار عائد ہونا چاہئے کیونکہ
وہ روپیہ کے ملکی بل کے لحاظ سے زیادہ فوائد حاصل کرتا ہے - ٹیننٹ کو ضرورت نہیں
ہے کہ بیٹرمنٹ ٹیکس اسکو دے - گوانے صاحب کا امنڈمنٹ بھی یہی ہے کہ ٹیننٹ کو
یہ بار برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر اس امنڈمنٹ کو مان لیا جائے تو
میرے امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں رہتی اگر اسکو نہ مانا جائے تو میں کہونگا کہ جس
طرح کلاز ۴ میں امنڈمنٹ پیش کرتے ہوئے اسکو تسلیم کیا گیا ہے کہ جو رولس بنائے
جائینگے وہ اسمبلی میں پیش کئے جائینگے اوسی طرح اس میں بھی عمل کیا جائے
اگر گوانے صاحب کا امنڈمنٹ قبول نہیں کیا جاتا ہے تو میں یہ عرض کرونگا کہ جو رولس

اسے حاسکے و اسمبلی میں پیش کیے جاتیں میں امید کرتا ہوں کہ میرے اس
مد ب کو ان ما جائیگا

سری اناجی راؤ گوانے نے اس سکریٹر میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اسکی
جانب آ ل جمع مسٹر کا دھیان مبذول کرانا چاہتا ہوں جو پراویزو سکشن ۱
میں رکھا گیا ہے اکو پیش کرنا چاہتا ہوں

Provided further that where on any land special improvements have been made by the landholder such as sinking a well the Tribunal may in respect of such land fix any higher multiple of land revenue as the rent payable therefor

یعنی کوئی امپروومنٹ لینڈ میں کیا گیا ہو تو گورنمنٹ ٹریبونل کو اختیار دیا ہے کہ
جو ریٹ (Rate) رینٹ (Rent) کے تعلق سے فکس (Fix)
کرنا مناسب ہو فکس کرے اس سکشن میں ایسا اختیار دینے کے بعد اس سکشن میں
یہ کہنا کہ اگر کوئی امپروومنٹ کیا گیا ہو تو اسکا اثر ٹیننٹ پر پڑیگا درست نہیں ہوگا
ایک طرف تو سکشن کے تحت رینٹ کے بڑھانے کا اختیار حاصل کرلیا گیا ہے پھر اس
سکشن میں امپرومنٹ اف لینڈ (Improvement of land) کی صورت میں
اوس سے رقم طلب کرنا کس حد تک درست ہوگا کیا یہ انصاف پر مبنی ہوگا ؟ جنٹ منسٹر
صاحب کو اسپر غور کرنا چاہیے پہلے تو یہ کہ یہ لینڈ جس پر یہ رقم خرچ کی جانے
والی ہے پروٹکٹڈ ٹیننٹ کی ملکیت میں جانے والی نہیں ہے ۔ ٹیننٹ تو اوس وقت
تک کام کرنے والا ہے جبتک زمین اسکے قبضہ میں ہے اور اس پر جو خرچ ہونے والا
ہے وہ پرمننٹ (Permanent) طور پر خرچ ہونے والا ہے ۔ جیسا کہ ایک
آنریبل ممبر نے ابھی مثال دی کہ بنگ بھدرا پراجکٹ یا کسی اور پراجکٹ کے تحت جو
کچھ خرچ کیا جا رہا ہے میں مانتا ہوں کہ اگر مالک اراضی راضی نہ ہو تو گورنمنٹ
ٹیننٹ سے مطالبہ کرے لیکن ایسی رقم کو رینٹ میں سے منہا کرلینا چاہیے جو ٹیننٹ
مالک اراضی کو دیتا ہے ۔ امپرومنٹ کے سلسلہ میں ہم رکاوٹ ڈالنا نہیں چاہتے
لیکن ٹیننٹ جو رینٹ مالک اراضی کو ادا کرتا ہے اس میں سے منہا کرنا چاہیے کیونکہ
یہ رقم جو پرمننٹ (Permanent) طور پر خرچ کی جا رہی ہے
وہ ٹیننٹ سے کسطرح وصول کی جاسکتی ہے ؟ اگر وصول کی جائے تو نا انصافی
ہوگی ۔ اور اسکے وصول کرنے کی کیا بیسس (Basis) ہوسکتی ہے ؟
کیونکہ ریزیوم (Resume) کرنے کے بعد زمین مالک کے حق میں چلی
جائے گی ۔ جو کلاز آپ نے رکھا ہے اگر اسکو اسی طرح رکھا جائے تو یہ ٹیننسی کو
ختم کر دے گا ۔ ٹیننسی ختم ہونے کے بعد یہ جو رقم ٹیننٹ سے طلب کی جا رہی ہے وہ
کسطرح انصاف پر مبنی ہوسکتی ہے ؟ جو فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ آپ نے دفعہ ۱۱
میں رینٹ میں اضافہ کرنے کا اختیار دیکر حاصل کرلیا ہے ۔

اگر کسی طرح کا کوئی خرچہ امپروومنٹ کے سلسلہ میں ہوا ہو تو اسکا اضافہ رینٹ میں کیا جائیگا ۔ یہ اختیار ہونے کے بعد بھی پھر اس سکشن میں مزید یہ طلب کیا گیا ہے کہ ٹننٹ کو یہ رقم دینی پڑے گی جو گورنمنٹ خرچ کرے تو یہ ٹھیک نہیں ہے ۔ اسلئے میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ انصاف پر مبنی ہے ۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اپنے جیب کے روپے سے میرے گھر کی تعمیر ہو یا میرے کھیت کی بنڈنگ ہو ۔ یہ انصاف پر مبنی نہیں ہوسکتا ۔ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اسکا منشا یہ ہے کہ ٹننٹ سے وصول کرلیا جائے تو وہ جو رینٹ دیتا ہے اس رقم میں سے اسکو منہا کیا جائے ۔ اس لحاظ سے میرا امنڈمنٹ انصاف پر مبنی ہے ۔ اور چونکہ سکشن میں یہ چیز آچکی ہے اسکو مزید یہاں رکھنا رڈنڈنٹ (Redundant) ہو جاتا ہے ۔ اس ضمن میں میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر میرے اس امنڈمنٹ کو قبول فرمائیں

اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی رولس یا رگولیشنس بائی اسپیشل آرڈر (By special order) یا بائی جنرل آرڈر (By general order) بنائے جائیں انہیں ہماری اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے ۔ اگرچہ کہ ہمارے پاس ایک سبارڈینٹ لجسلیشن کمیٹی (Subordinate Legislation Committee) موجود ہے لیکن منسٹرس اسکے سامنے رولس یا رگولیشنس وغیرہ نہیں رکھتے ۔ اسکی کیا وجہ ہے اسکا کوئی صحیح جواب ابتک ہمیں نہیں ملا ۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ رولس اینڈ رگولیشنس جو بھی بنائے جاتے ہیں وہ اکثر اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ اصل قانون سے بھی زیادہ اختیارات گورنمنٹ لے لیتی ہے ۔ میں مثال کے طور پر آپکے سامنے سیلس ٹیکس ایکٹ رکھنا ہوں اسکے تحت بھی رولس بنائے گئے ہیں ۔ اس میں ایک کلاز کمیشن ایجنسی (Commission agency) سے متعلق ہے آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس مونڈیوں میں اڑتیے کمیشن ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں وہ ڈیلرس نہیں ہوتے وہ مونڈے میں آئے ہوئے مال پر خریداروں سے دیڑھ روپیہ کمیشن کے حساب سے کاروبار کرتے ہیں ۔ لیکن رولس میں ان اڑتیوں پر بھی ایک فیس امپوز (Impose) کی گئی ہے ۔ ان اڑتیوں کو ڈیلرس کی تعریف میں لاکر یہ فیس لگائی گئی ہے کہ اگر وہ ہزار کی ڈیلنگ (Dealing) کرتے ہیں تو روپیہ اور ہزار سے لیکر ایک لاکھ تک کی ڈیلنگ کرتے ہیں تو اس پر روپیہ فیس لگائی گئی ہے اسی طرح کے رولس بنائے طور پر بنائے جاتے ہیں ۔ اور چونکہ ایسے رولس ہمارے سامنے نہیں آتے اس وجہ سے ہم ان میں کوئی ترمیم بھی نہیں کرسکتے ۔ یہ رولس یا رگولیشنس ایسے بڑھے ہوئے ہیں کہ اصل قانون سے اس میں انحراف ہوتا ہے ۔ اسلئے مجھے عرض کرنا ہے کہ ایسے رولس یا رگولیشنس کو ہاوز میں پیش کیا جائے یا سبارڈینٹ لجسلیشن کمیٹی میں پیش کیا جائے ۔ اس سے پہلے بھی یہ کہا گیا کہ گورنمنٹ پارٹی کے زیادہ

ممبر ہیں وہ اسکو پاس کرسکتے ہیں اور ہاؤز میں بحیثیت مجموعی غور ہوسکتا ہے ۔ اسلیے میں یہ اپیل کرونگا کہ رولس و رگولیشنس جو بھی بنائے جائیں وہ ہاؤز میں اور خاص طور پر سارڈینٹ لیجسلیشن کمیٹی کے سامنے پیش کیے جائیں تاکہ زیادہ ٹیکس زیادہ لائسنس فیس وغیرہ نہ لگائی جائے ۔ آخر میں میں یہی کہونگا جو یہ امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے وہ انصاف پر مبنی ہے اسلیے اسکو قبول کرلیا جائے ۔

جنٹ منسٹر (سری بی رام کشن راؤ)۔ ایک منٹ میں ہاؤز کا وقت بچانے کے لیے عرض کردینا چاہتا ہوں میں آنریبل ممبر سری بی ۔ ڈی ۔ وینکٹ رام راو کے امنڈمنٹ کو قبول کرتا ہوں البتہ آنریبل ممبر سری انا جی راو گوانے کے امنڈمنٹ کو قبول نہیں کرتا ۔ میں نے یہ اسلیے کہا ہے تاکہ آنریبل ممبرس اپنی بحث میں اس چیز کو ملحوظ رکھیں ۔

شری کشٹا رام ریڈی (نلگنڈ عام) سری انا جی راو گوانے کا ایک مناسب امنڈمنٹ ہے ہمارے ایکٹ کے لحاظ سے ایک اونر رہتا ہے اور دوسرا ٹننٹ ۔ اب حکومت اگر کوئی امپروومنٹ (Improvement) کی اسکیم چلاتی ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا زمین اونر کے قبضہ میں ہے یا ٹننٹ کے ۔ جو بھی زمین پر قابض ہو حکومت کو اس سے واسطہ پڑتا ہے ۔ ٹننٹ اور مالک اراضی کے کیا تعلقات رہتے ہیں اور وہ اسکو کیا واقع دے سکتے ہیں اسکی وضاحت دفعہ ۱۱ میں ہے لیکن موجودہ صورت میں اگر زمین پر ٹننٹ قابض ہے تو کیا ہوگا ؟ ٹننٹ پر کیا ذمہ داری عائد ہوگی اسپر ہمیں دو پہلوؤں سے غور کرنا ہے ۔ اگر ٹننٹ اس زمین پر ٹمپرری طور پر ہے اور وہ امپروومنٹ بھی ٹمپرری (Temporary) ہے تو وہ اس سے زیادہ استفادہ نہیں کرسکتا ۔ لیکن اگر امپروومنٹ پرمننٹ ہے تو اس کا تعلق مالک اراضی سے ہے ایسی صورت میں مالک اراضی پر زیادہ ذمہ داری عائد ہونی چاہیے ٹننٹس کو جہاں کہیں فائدہ پہنچنے والا ہے وہاں حکومت کا رجحان نہیں جاتا بلکہ ہمیشہ لینڈ لارڈ کی حفاظت کی جاتی ہے ۔ پرمننٹ امپروومنٹ کی صورت میں قولدار کو نہیں بلکہ مالک اراضی کو فائدہ پہنچتا ہے اسلیے رینٹ میں سے معاوضہ وضعات کرلینا چاہیے ۔ اسلیے یہ ایک مناسب اور موزوں امنڈمنٹ ہے جس سے نہ ٹننٹ کا نقصان ہوتا ہے اور نہ مالک کا ۔ لیکن اگر پیسہ ٹننٹ سے لیا جائے تو مالک کو فائدہ ہوتا ہے اور ٹننٹ کو نقصان ہوتا ہے اسلیے ہم چاہتے ہیں کہ اس امنڈمنٹ کو مان لیا جائے ۔

سری گوپال راؤ اکبوٹے (جادرگھاٹ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس کلاز کے لیے دو امنڈمنٹس آئے ہیں ۔ ایک کا تعلق تو اون آرڈرس ۔ رولس اینڈ ریگولیشنس سے ہے جو گورنمنٹ تیار کریگی انہیں اسمبلی کے سامنے دیا جانا چاہیے ۔ اس سے اسکا تعلق ہے اور دوسرے امنڈمنٹ کا تعلق پرمننٹ کنٹرسوس سے ہے اور جیسا کہ آنریبل منسٹر آف دی بل نے کچھ دیر پہلے بتلایا ہے کہ وہ پہلے امنڈمنٹ کو قبول کر رہے ہیں ۔ اسلیے جہاں تک پہلے مسئلہ کا تعلق ہے اسپر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن

اس مسئلہ کے سلسلہ میں ایک چیز کی طرف میں ایوان کو دھیان دلانا چاہتا ہوں
سبسیڈیری سبارڈینیٹ لیجسلیشن (Subsidiary Subordinate Legislation)
کے تعلق سے کئی مرتبہ اعتراضات اٹھائے گئے اور ان کے جوابات بھی دیئے گئے - مجھے
معزز رکن معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ یہ اعتراضات کچھ غلط فہمی پر مبنی ہیں -
میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جہاں تک سبسیڈری لیجسلیشن کا تعلق ہے
اس پر لیجسلیٹیو اسمبلی کا کنٹرول موثر طریقہ پر ہونا چاہیے یہ میری قطعی
رائے ہے - میں میرے دوست آنریبل ممبر شری اناجی راؤ گوانے سے کہونگا کہ (معاف
کیجیے کہ کانسٹیٹیوانسی مجھے یاد نہیں آرہی ہے) سبسیڈری لیجسلیشن کا جو اختیار دیا
گیا ہے وہ اپنی حدود سے متجاوز ہورہا ہے - وہ ٹکرا رہا ہے اور بعض اوقات جس دفعہ
کے تحت ان قواعد کو بنانے کا اختیار دیا جاتا ہے وہ اسکے تحت نہ بنائے ہوئے کچھ اور
فیلڈ کو بھی ٹراول (Travel) کرتے ہیں - اسلیے ہر جمہوری ملک
میں جہاں سبسیڈری لیجسلیشن کی ضرورت محسوس کی گئی ہے وہاں ساتھ ساتھ پارلیمنٹری
کنٹرول کی بھی ضرورت محسوس کی گئی ہے - لیکن پارلیمنٹری کنٹرول کے مختلف طریقے
اس ملک میں یا دوسرے ممالک میں رائج ہیں وہ ہمارے پاس رائج نہ رکھے جائیں اور
محض ان قواعد کو اسمبلی کے ٹیبل پر رکھنے کے لیے زور دیا جائے تو کام نہ چلے گا -
اس تو بیت پر میں آکا دھیان ایک اور چیز کی طرف آکرشت (आकर्षित) کرانا
چاہتا ہوں - عمل کے طور پر یہ قواعد ایوان کے سامنے آگئے تو ایوان کیا کریگا ؟
ہمارے پاس جو قواعد ہیں اس میں اس سبسیڈری لیجسلیشن میں کوئی ترمیم سجھانے
(सुझाने) یا اپنی ترمیم (Frame) کرنے کی گنجائش نہیں ہے
اسلیے محض اسباب کی الجھن میں پڑنے سے کام نہیں چلےگا - سبسیڈری لیجسلیشن میں
لیجسلیٹیو اسمبلی کا کنٹرول ہونا چاہیے - میں سمجھتا ہوں کہ اسباب پر ادھر کے آنریبل
ممبرس بھی چاہینگے اسلیے اس پر زیادہ اشارہ کرتے ہوئے میں یہ کہونگا اور میں سمجھتا
ہوں کہ ادھر کے آنریبل ممبرس بھی اس سے متفق ہیں کہ قانون سازی کا ہمارا جو
فرض ہے وہ ہم ہی کو ادا کرنا ہے لیکن تنگی وقت یا کسی اور وجہ کی بنا پر سبسیڈری
لیجسلیشن کے روپ میں ہم یہ اختیار گورنمنٹ کو دیتے ہیں تو پیرنٹ باڈی
(Parent body) کے طور پر اس پر ہمیں موثر نگرانی کرنا چاہیے ورنہ ہماری قانون سازی
کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا - اسلیے آنریبل منسٹر سے میں یہ گزارش کرونگا کہ وہ اسبارے
میں چھان بین کریں - ایوان کے سامنے میں ایک عام مثال رکھنا چاہتا ہوں - یہ ایک
کافی اہم مسئلہ ہے جس پر کانسٹیٹیوشنلسٹس (Constitutionalists) اور
اکسپرٹس (Experts) کی توجہ مرکوز ہورہی ہے اور سبسیڈری کا فیلڈ اور بڑھ رہا ہے
ایک طرف یہ کوشش ہورہی ہے کہ سبسیڈری لیجسلیشن کے ذریعہ پاورس (Powers) جو
اگزیکٹیو (Executive) کو دیئے جارہے ہیں اسکی روک تھام کی جائے تو دوسری طرف یہ
بھی کوشش ہورہی ہے کہ تک اسکلیٹن (Skeleton) بنا کر تمام اختیارات اگزیکٹیو کو دیئے

حاس اس کرکا اس بصاد کاکوی نہ کوی رسه همس نکالنا حاهیے تا که اس ء ص
کی انعام دهی مس کوی کوتاهی ہو ح کافی گهری توجه سے سسسڈ ری لنحسلسں کے
بارےمس عور هورها هے سلیےو تمام ط تےحوسمدن ہالک مس رائح هس وہهارے س بهی
مور را ح کے سےحاے ح هس ورنه وہعوام حو لاعلمی کی حالب مس هس اہهں نه معلوم ہهں
که کس قاعدہ کے درىعه نکی رندگی کاماحول کسرول هو رها هے انک طرف و وہ ان مسکلاب
سے محاب پاسکیے هس اور دوسری طرف هم سسسڈری لنحسلسں ر فکه و کسرول
(Effective Control) رکھ سکیے هس سلیے مس نه گزرس کرونگا که
آنرىبل موور اس مسئله ھی طرح حهاں ىں کرىں که سسسڈری لنحسلس ر هاری
اسملی کسطرح کسرول رکھ سکتی هے اور انک حو لنحسلسں عمل مس آحکے هس
ان ہ کسطرح رىوىو (Review) کیا حاسکتا هے نه بهی دىکھ سکیے هس
که رڈنڈنٹ لنحسلسں (Redun lant Legislation) یا احىارب سے
سحاورکوسیے امور هس انکی حهاں ىں کرکے اس سلسلے مس لنحسلسں لانا صروری هے

دوسری سم کے ارے مس حونکه آنرىبل موور ف دی ىل تفصىلی حواب دىگے
اسلیے مس نه کهونگا که سکس ( ) اورکلار (ه) مس اىسی کوی ىکر ںہس هے حو
انصاف کے حلاف سمحهی حاسکتی هو حونکه آنرىبل مو ر حود سکی وصاحب رىا سگے
اسلیے مس اس بارے مس بحث کرکے مرر اںون کا وقت لىنا صروری ںہس سمحهیا

سری ادهو را ؤ ںٹل (عںهان باد عام) مسٹر اسپکرسر آنرىبل ممىر حو م ربهی
ے حو ترمىم ىس کی هے مجهے امىد هے که آنرىبل حىف مىسٹر اس پر دو ںار عور فرماسگے
حو سکس ر ر بحث هے وہ اسطرح هے

If at any time on a land held by a tenant any amount levied or imposed by the Government as better contribution under the provisions of the Hyderabad Irrigation (Betterment Contribution and Inclusion Fees) Act 1952 the tenant and the landholder thereof shall be liable to pay such amounts to the Government in such proportion as the Government may by general or special order determine under that Act as though both were owners for the purposes thereof

حکومب ىسٹ کو صرف ىسه حاصل کرنے کی حدتک ںو مالک سمحهی هے
مگر حهاں سلف کلىوىس (Self Cultivation) کےلیے دوسرے پانچ سال
مس واپس لىنے کا سوال آیا هے ىو کیا اىسی صورب مس حو کسٹرسىوس
(Contribution) ىسٹ اداکرتا هے و واپس ملىگا ؟ سکس ٢٣ کے حب
حب اراصیاب واپس لىحاتی هس ىو ٣ ساله یا ٥ ساله مدب کے دوران مس حو کسٹرىىوس
ىسٹ کی حانب سے اداکیا حاتا هے ىو مالک کے اراضی واپس حاصل کرنے کی صورب

میں اون کنٹریبیوشن کی رقم ٹننٹ کو واپس دلائی جاسکیگی ؟ میں کہونگا کہ ملکیت
کا صرف محض رقم حاصل کرنے کے لیے درست نہیں ہے یہ آرگومنٹ (Argument)
کیا جاسکتا ہے کہ اس کنٹریبیوشن کی وجہ سے ٹننٹ کو زیادہ ایلڈ (Yield)
حاصل ہوگی مثلاً ساگ وغیرہ کا کام ہے میں کہونگا کہ اس سے سال دو سال میں
فائدہ نہیں ملتا بلکہ اسکے فائدہ کے لیے آٹھ دس سال لگتے ہیں اس دوران میں ٹننٹ
کو ختم کرکے علحدہ کردیا جاتا ہے جسکو زیادہ یلڈ حاصل کرنے کا کوئی موقع بھی
نہیں رہتا ایسی صورت میں جسکے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ
کم از کم بائی انسٹالمنٹس (By instalments) رینٹ سے وہ رقم اسے
واپس ملے ورنہ نہ تو وہ کورٹ میں جاسکتا ہے اور نہ مالک سے حاصل کرسکتا ہے
ورنہ وہ مثلاً اس سے استفادہ کرسکتا ہے اور پھر قانون کے لحاظ سے لینڈ لارڈ پرسنل
کلٹیویشن کی غرض سے ٹننٹ سے تھری فیملی ہولڈنگس (Three family holdings)
تک زمین حاصل کرسکتا ہے ایسی صورت میں ٹننٹ کے لگائے ہوئے پیسے کا کیا
ہوگا ؟ جسکے ساتھ ساتھ رینٹ بڑھانے کا پراویژن (provision) بھی
ایکٹ ( ) میں ہے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ٹننٹ کی جو کیا حالت ہے آپ
لیجسلیچر بھی یہ مقصد رکھتے ہیں میں کہونگا کہ جو کنٹریبیوشن ٹننٹ ادا کرتا
ہے وہ ہر سال رینٹ میں سے وضع ہونا چاہیے مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر آف دی بل
اس بارے میں دوبارہ غور کرکے وضاحت فرما سکیں گے ۔

شری کے ایس رام راؤ (دیورکنڈ) ۔ مسٹر اسپیکر سر اس دفعہ

شری جی رام کشن راؤ میں آنریبل ممبر کے نقطہ خیال کو سمجھ چکا ہوں
میں یہ وضاحت

شری کے ایس رام راؤ میں صرف یہ عرض کرونگا کہ دفعہ میں اسکی
صراحت ہے کہ کوئی امپرومنٹ

شری جی رام کشن راؤ میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں آنریبل ممبر
کو غلط فہمی یہ ہے کہ امپرومنٹ کی صورت میں رینٹ میں اضافہ کرسکتے ہیں لیکن
واقعہ یہ ہے کہ بیٹرمنٹ لیوی (Betterment levy) گورنمنٹ لگاتی ہے اور یہ دراصل

شری کے ایس رام راؤ میرا اعتراض یہ ہے کہ جب گورنمنٹ مالک سے حاصل
کرتی ہے تو

شری جی رام کشن راؤ حیدرآباد اریگیشن بیٹرمنٹ کنٹریبیوشن اینڈ انکلوژن فیس ایکٹ
Hyderabad Irrigation Betterment Contribution and Inclusion Fees Act
کی رو سے یہ اختیار ہے کہ جیسی بھی صورت ہو اسکے لحاظ سے بیٹرمنٹ کنٹریبیوشن
مالک سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے اور ٹننٹ سے بھی یا دونوں سے حالات کے لحاظ

سے پروویزس سے حاصل کیا جاسکتا ہے انکو اون سے دلایا جاسکتا ہے یا اون کو ان
سے جاگیردار رزیگنس پرمیننٹ کنسیشنس یا انکلوژن فیس ایکٹ کے تحت یہ
پروویژن ہے امپروومنٹ کی ضروریات کے لیے اگر گورنمنٹ نے کوئی پروویژن
کردیا ہے یا یہ طے کردیا ہو کہ وہ رقم لینڈ ہولڈر سے وصول کی جائیگی یا یہ کہ
لینڈ لارڈ ایبسنٹی (Absentee) ہونے کی وجہ سے ٹیننٹ سے وصول کیا گیا
ہو ان تمام حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے گورنمنٹ یہ طے کریگی کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ
سے کیا وصول کیا جائیگا اور لینڈ لارڈ سے کسطرح لیا جائیگا یہ سب چیزیں حدود باد
ارزیگنس پرمیننٹ کنسیشنز اینڈ انکلوژن فیس ایکٹ میں موجود ہیں اسی کے
مدنظر یہ پروویژن رکھا گیا ہے دفعہ میں ٹیننٹ یا حاصل کرنے کی با
لینڈ لارڈ و ٹیننٹ کا جو معاہدہ ہو وہ اس بیٹرمنٹ فیس (Betterment fees)
کا اس سے کوئی تعلق نہیں دفعہ کے تحت لینڈ لارڈ خود لینڈ امپروومنٹ کرنگا و
اس کے لیے وہ زیادہ رینٹ لے سکتا ہے بیٹرمنٹ کا معاوضہ نہیں ہے جیسا کہ ایک
آنریبل ممبر نے فرمایا یہ لیکن صحیح ہے کہ اکوٹیز (Equities) اور
سوشل جسٹس (Social justice) کے لحاظ سے اسکو رکھنا ضروری ہے
ظاہر ہے کہ حالات کے لحاظ سے اس کا تعین ہوگا کہ بیٹرمنٹ ویلیو ٹیننٹ سے لیا جاتا ہے
یا کیا ؟ یہ ساری چیزیں رولس کے ذریعہ طے کی جانے والی ہیں میں اس بارے
میں آنریبل ممبرس کی انگزائٹی (Anxiety) کو اپریشیٹ (Appreciate)
کرتا ہوں میں اسی نقطہ نظر سے آنریبل ممبر سری ...... کے
امنڈمنٹ کو قبول کرتا ہوں جب رولس بنیگے تو وہ اسمبلی کے سامنے رکھے جاسکینگے
میں اسکو تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہوں

دوسری چیز یہ کہ در اصل سبسڈری لیجسلیشن پر اسمبلی کا افکیٹو کنٹرول ہونا
چاہیے لیکن عام طور پر پارلیمنٹری ڈیموکریسی یہ ہے کہ پارلیمنٹ یا اسمبلی کی جانب
سے پرنسپلس آف لا (Principles of Law) مقرر کیے جانے کے بعد
سبسڈیری رولس کا تعلق زیادہ تر حکومت سے ہو جاتا ہے اگر پھر بھی اس طرح کا
کنوینس ہو کہ پارلیمنٹ یا اسمبلی رولس کو صحیح طور پر مرتب کرنے کی گیارنٹی دیتا
ہو تو میں اسکو یہاں عمل میں لانے کے لیے تیار ہوں لیکن میں خاص طور پر ایسے
امپارٹنٹ لیجسلیشنس (Important Legislations) جیسے کہ یہ ٹیننسی بل
ہے انکے متعلق یہ کہونگا کہ انکے رولس بنے وقت آفیشلی (Officially) لیگلی
(Legally) یا کانسٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) یہ سہی لیکن کم از کم
نان آفیشلی (Non officially) انفارملی (Informally) لیڈر آف دی اپوزیشن اور امپارٹنٹ
ممبرس آف دی ادر پارٹیز (Important Members of the other Parties)
سے کنسلٹیشن (Consultation) کیا جائیگا اور اسکے بعد رولس فائنلائز
کیے جائیں گے اس مقصد کے لیے جیسا کہ آنریبل ممبر سری گوپال راؤ ایکبوٹے نے

فرمایا میں اس کونشن (Convention) کو ریج کرنے کی کوشش کرونگا
اور اس میں انریبل ممبرس کے ور بے ونافائیڈس (Bonafides) کو ثابت
کرونگا اس ایکٹ کے تحت جو رولس بنے جا رہے ہیں انکو بالکل صحیح اسپرٹ کے تحت
نافذ کرنے کی کوشش کی جائیگی اور حکومت کی جانب سے جو رولس بنیںگے ان میں کوئی
بیک ڈور ٹیکٹکس (Backdoor tactics) نہیں رہے گی میں اس
حد تک انریبل ممبرس کو کانفیڈنس (Confidence) میں لینے کی کوشش
کرونگا اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس کو اس بارے میں کوئی دقت محسوس
نہ ہونی چاہیے

Shri V B Raju The hon Chief Minister refers to the improvement of the land But what is referred to in the Bill is that when the conversion of the dry land into wet land takes place in a project area then the application of the Betterment Contribution and Inclusion Fees Act comes in It does not refer to any improvement This betterment contribution will be reflected in the rent that the tenant has to pay because he has to pay 3 or 4 times the water rate also Therefore no question of improvement comes in but only the conversion of dry land into wet land

Shri B Ramakrishna Rao That does not make any difference Probably the hon Member is hinting at the fact that because the dry land is converted into wet land the tenant will have to pay increased rent to the landlord and therefore the tenant should be absolved from the responsibility of sharing the betterment levy That is not correct Betterment levy is charged for such improvements as the Government does as I already said And of course, conversion of dry land into wet land by providing sources of irrigation is improvement but that improvement is made by Government Improvement of land is not merely bunding and such other smaller operations but it also includes conversion of dry land into wet land by providing sources of irrigation

Shri V B Raju The tenant is already paying for improvements

Shri B Ramakrishna Rao The tenant might be paying the landlord but what about the amount invested by the Government for the improvement of the land ?

(Interruptions by Shri V B Raju)

I do not want to argue with the hon Member I am anticipating his arguments

When such improvements are made by Government it is taken for granted that it is an extra improvement which is under taken by the Government, it is not an ordinary improvement in the land Supposing a whole tract under the Tungabhadra Project is con verted into wet after an expenditure of 23 or 24 crores of rupees —or whatever it may be—and the Government find that a part of the expenditure has to be made good by those people who derive benefit from that land, the argument that as between the landlord and the tenant it should not be shared does not hold good because both the tenant and the landlord get additional benefit from the irrigation sources improved by Government or other steps that are taken in that regard Betterment levy is meant for such big projects

Shri Annajirao Gavane Does the hon Minister think that in an year or two the tenant can get the benefit ?

Shri B Ramakrishna Rao I am answering that question I have heard Shri Udhavarao Patil and am answering the question raised by him

میں سمجھ میں انگریزی میں کہہ رہا تھا ۔ آنریبل ممبر سری ادھو راو پٹیل نے
جس پائنٹ کو ریفر کیا وہ صحیح ہے ۔ انہوں نے سکشن (۴۴) کی طرف اشارہ کرکے کہا ہے
کہ جب لینڈ لارڈ پرسنل کلٹیویشن (Personal cultivation) کے لیے ریزیوم
(Resume) کرے گا تو ایسی صورت میں کیا کیا جائیگا ؟ اس سلسلہ میں یہ
عرض ہے کہ رولس بنانے وقت اسکے لیے بھی کوئی صورت نکالی جائیگی ۔ جیسا کہ آنریبل
ممبر نے کہا اگر کسی ٹیننٹ نے بیٹرمنٹ لیوی (Betterment levy)
پے (Pay) کیا ہے اور وہ زمین لینڈ لارڈ کو ریزیوم ہونے والی ہے تو لینڈ لارڈ
کتنی رقم ٹیننٹ کو واپس دے گا ۔ کن اقساط میں دیگا ؟ ان تمام چیزوں کے بارے میں
رولس بنائے جاسکیں گے ۔ سکشنس (۸) اور (۴۴) کے تحت رولس بنانے وقت اسکو بھی دیکھنا
پڑیگا ۔ سکشن (۴۴) میں اسکی گنجائش رکھی گئی ہے کہ پرسنل کلٹیویشن کے لیے ریزیوم
کرے گا تو کس پروسیجر کے تحت کریگا ۔ حیدرآباد اریگیشن بیٹرمنٹ کنٹریبیوشن اسٹمر
ایکٹ کے تحت رولس بنانے وقت اور اس ایکٹ کے تحت بھی رولس بنانے وقت اس امر
کی گنجائش رکھی ہوگی ۔ اس میں فردر امینڈمنٹس (Further amendments)
کی گنجائش رکھی پڑیگی ورنہ یہ ظلم ہو جائیگا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ گورنمنٹ اسے
امکانات پر غور نہیں کریگی ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ آنریبل ممبر فرام سکندرآباد نے سکشن (۱۱) کو ریفر (Refer)
کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ مالک اگر امپروومنٹ کرے تو رنٹ بڑھاسکتا ہے لیکن گورنمنٹ
نے امپروومنٹ کیا ہے تو مالک کو رنٹ زیادہ لینے کا پراویژن نہیں ہے ۔

شری بی رام کرشن راؤ - یہ مطلب نہیں ہے - جہاں اسسمنٹ بڑھا ہے اوسکے لحاظ سے مالک کو رنٹ زیادہ لینے کا اختیار ہوتا ہے - وہ الگ چیز ہے - لیکن بٹرمنٹ لیوی (Betterment levy) عاید کرنے میں حکومت کا مقصد لینڈلارڈ اور ٹننٹ میں کیا ایکویٹیز (Equities) ہیں انکو دیکھنا نہیں ہے - بلکہ وہ ٹیکس Improvements to the land ' کے لیے ہے - سلا پروٹکٹیڈ ٹننٹ کے لیے قیمت کے سلسلہ میں ہم نے یہ طے کیا کہ بازاری قیمت سے (۶) قیمت کا اوسکو حق ہوگا - (۴) قیمت بھی اسکی قیمت نہیں بڑیگی - اس طرح قیمت کا تعین کرنے کے لیے ہم نے پروویژن رکھا ہے اور پروٹکٹیڈ ٹننٹ کے حقوق کو بھی ہم نے اس میں مان لیا ہے - در اصل پروٹکٹیڈ ٹننٹ کو لینڈ سے کیا تعلق ہے - اسکے اوپر کیا بار پڑنا چاہیے کیا نہیں پڑنا چاہیے کن صورتوں میں اسکو واپس دینا چاہیے کن صورتوں میں نہ دینا چاہیے یہ تمام چیزیں ڈیٹیلس (Details) سے تعلق رکھتی ہیں - لیکن ایک اصول جو ہمارے موجودہ ٹننسی ایکٹ کا مسلمہ ہے وہ یہ ہے کہ پروٹکٹیڈ ٹننٹ اور پٹہ دار دونوں کا بھی اس لینڈ سے ایک انٹیمٹ (Intimate) تعلق آتا ہے - حکومت کو پراجکٹس وغیرہ بنانے کے سلسلہ میں جب خرچ کرنا پڑتا ہے تو اوس صورت میں بھی پوری بٹرمنٹ لیوی وصول نہیں کی جاتی بلکہ منیمم لیمیٹیشنس (Minimum limitations) مقرر کیے جاتے ہیں - ہم نے جس طریقہ پر بٹرمنٹ ایکٹ میں رکھا ہے اس کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ٹننٹ اور لینڈ لارڈ دونوں کا بھی شیر (Share) ہونا چاہیے اسوجہ سے کہ پروٹکٹیڈ ٹننٹ کے خاص حقوق جو زمین سے متعلق ہیں اون کو ہم نے مان لیا ہے - البتہ ریزمپشن کی صورت میں اوریجنل ممبرس سے متفق ہوں - جہاں ریزوم کرنے کی صورت ہوگی وہاں ٹننٹ کو بٹرمنٹ لیوی واپس ملنا چاہیے یہ چیز رولس کے تحت ہم کو بنانی پڑیگی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح کرنے کے بعد اوریجنل ممبرس کی غلط فہمی رفع ہوجائیگی -

شری ادھو راؤ پٹیل - ٹننٹس ایٹ ول (Tenants at will) کے لیے کیا اصول ہوگا ؟

شری بی رام کرشن راؤ - اون کے لیے بھی رولس بنائے جائینگے - بہت ممکن ہے ٹننٹ ایٹ ول کی حیثیت سے ٹننٹس پر کوئی ذمہ داری عاید نہ ہوگی - ان چیزوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے - یہاں اسکی نسبت تو ہم کوئی صراحت نہیں کر رہے ہیں -

شری کے وینکٹ رام راؤ (جاگیردار) - جہاں قانون میں گنجائش نہیں ہے وہاں آپ قواعد کیسے بنا سکتے ہیں - قانون میں تو گنجائش فراہم کرنے کے لیے آپ تیار نہیں ہیں -

Shri B Ramakrishna Rao "In such proportions as may be determined, if any "

اس میں کہا ہے ٹیننٹ کو اپنا دینا چاہیے ٹیننٹ اٹ ول کو اپنا دینا چاہیے اس میں مقرر نہیں ہے یہ اینابلنگ سکشن (Enabling Section) ہے

شری کے وینکٹ رام راؤ ٹیننسی کرنے کا اختیار نہیں ہے

شری بی رام کشن راؤ سیلنگ سکشن جو بنایا جاتا ہے اوسکے تحت گورنمنٹ رولس بناکر یہ اختیار لیگی کہ کس سے لینا چاہیے کس سے نہیں لینا چاہیے ہر ٹیننٹ پر یہ عاید نہیں کیا گیا ہے

The Government may make rules and may provide for recovering in such proportions as may be

If at any time on a land held by a tenant any amount is levied or imposed by the Government as

اسکے الفاظ بالکل کلیر ہیں یہ اف (If) ور بٹ (But) ہے بیٹرمنٹ ایکٹ کے جو رولس بنیگے اون کے تحت اگر ٹیننٹ پر یہ لگایا جاسکتا ہے تو لگاسکیگے نہیں لگایا جاسکتا تو نہیں لگاسکیگے

If at any time on a land held by a tenant any amount is levied or imposed by the Government as betterment contribution under the provisions of the Hyderabad Irrigation (Betterment Contribution and Inclusion Fees) Act 1952 the tenant and the landholder thereof shall be liable to pay such amount to the Government in such proportion as the Government may by general or special order determine under that Act as though both were owners for the purpose thereof

و اس میں ڈیفنٹ (Definite) طور پر لیجسلیٹ (Legislate) نہیں کیا جا رہا ہے کہ ہر ٹیننٹ کو ہی دینا ہوگا اس ایکٹ کے تحت ہم جو قواعد بنائینگے اون کی رو سے کسی ٹیننٹ یا لینڈ لارڈ پر ذمہ داری عاید ہوگی تو اسی صورت میں پراویژن میں جو تصفیہ کیا جائیگا وہ لگایا جائیگا

شری انا جی راؤ گوانے میں تھوڑا سا انٹرپٹ (Interrupt) کرنا چاہتا ہوں یہاں رولس بنانے کے اختیارات مل رہے ہیں کہ کس پرپورشن کے تحت لگایا جائیگا لیکن ٹیننٹ کس طرح سے واپس کریگا یا حاصل کریگا اس کے متعلق رولس بنانے کے متعلق یہاں کوئی صراحت نہیں ہے جو رولس بنائے جائینگے اون کے تحت جب ٹیننٹ مالک سے وصول کریگا تو کیا یہ گورنمنٹ کے معاور اختیارات نہیں ہونگے ۔

شری بی رام کشن راؤ نہیں ہونگے۔ رولس جو قوانین کے تحت بنائے جائینگے کس پر امپوز (Impose) کرنا چاہیے اس کے بارے میں رولس بیٹرمنٹ ایکٹ میں ہی نہیں بنیگے ۔ وہ تو اس ایکٹ کے سبسیڈیری رولس ہونگے جس ایکٹ

کے تحت بٹرمنٹ لیوی وصول کی جائیگی اس کے لیے الگ رولس بنیں گے۔ لا ر سس کی صورت
میں جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا سکشن (۴۴) کے جو رولس بنیں گے اس میں یہ رکھا ہوگا کہ

The tenant shall be paid back the amount he has contributed as betterment levy

یہ رول اس کے تحت ہوسکتا ہے عرض یہ کہ رولس بنانے وقت جن حالات کو آنریبل ممبر نے پیش کیا ہے اون کا ضرور لحاظ کیا جائیگا اور لحاظ کرنا پڑیگا ۔ ورنہ وہ ان اکویٹیبل (Inequitable) ہو جائینگے ۔ میں حکومت کی جانب سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان حالات کو درستی میں رکھکر بٹرمنٹ ایکٹ اور اس ایکٹ کے تحت رولس بنائے جائینگے میں یہ بھی فردر اسورنس (Further assurance) دلانا چاہتا ہوں کہ ان رولس کو بنانے کے پہلے ایک قسم کا کنسلٹیشن لیڈرس آف دی اپوزیشن کے ساتھ کرنے کے متعلق میں سوچ رہا ہوں رولس کا جو ڈرافٹ (Draft) حکومت کی جانب سے بنایا جائیگا اس وقت میں لیڈرس آف دی اپوزیشن کو اپنے کانفیڈنس (Confidence) میں لونگا اون سے مشورہ کرنے کے بعد رولس بناونگا اور آخری درجہ یہ ہوگا ان رولس کو ہاوز کے سامنے رکھا جائیگا اس سے بڑھ کر مزید احتیاط موجود حالات میں ناممکن ہے میں ایچ وینکٹ رام راو صاحب کی جو پہلی امنڈمنٹ ہے اوسکو قبول کرتا ہوں اور آنریبل ممبر ورام ریڈی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے امنڈمنٹ پر اصرار نہ کریں کیونکہ اسکی ضرورت نہیں ہے ۔ جو ریزنس بیان کیے گئے ہیں اونکی اہمیت حکومت مانتی ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو رولس بنائے جائینگے وہ کافی غور کرنے کے بعد بنائے جائینگے

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ امنڈمنٹ میں جو اصول رکھا گیا ہے آپ ٹننٹ سے وصول کرسکتے ہیں لیکن اس کا حق ہونا چاہیے کہ مالک سے بھی وصول کریں

شری بی رام کشن راؤ ۔ یہ کوئی لازمی چیز نہیں کہ مالک سے وصول کیا جائے ۔ بٹرمنٹ ایکٹ کے تحت تصور یہ ہے کہ ٹننٹ پر اس کا جتنا بار ہوسکتا ہے اسی حد تک وصول کیا جائے لہذا یہ امنڈمنٹ اس تصور کے خلاف ہو جاتی ہے اس لیے میں اس امنڈمنٹ کو قبول نہیں کرسکتا بٹرمنٹ ایکٹ میں جو اصول تسلیم کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بٹرمنٹ کنٹریبیوشن وہاں پر لاگو ہوگا جہاں بٹرمنٹ ایکٹ کا کوئی حصہ ٹننٹ پر لاگو کریں اٹ از پاسبل (It is possible) اسکی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں اور کئی صورتیں نہیں ہوسکتیں یہ الگ چیز ہے لیکن جو اصول تسلیم کیا گیا ہے اوسکے خلاف یہ امنڈمنٹ ہو جاتی ہے ۔ ہم اسکو تسلیم نہیں کرینگے کہ ٹننٹ پھر لینڈ لارڈس سے وصول کریگا ۔ جہاں ایسی صورتیں ہونگی اون کے لیے ہم پرووائڈ (Provide) کرینگے ۔ پروٹیکٹڈ ٹننٹ سے ریکوری نہ ہو تو اسکو حقوق ملجاتے ہیں پھر اگر کچھ حصہ بٹرمنٹ لیوی کا ۱ پرسنٹ یا ۲۰ پرسنٹ دینا پڑے

تو وہ انسٹالمنٹس (Instalments) میں دیگا لینڈ لارڈ ہے اگر انسٹالمنٹس میں دینا طے ہو جائے تو رولس جو بنائے جائیں گے ان سب کو بھی کچھ دینا پڑیگا یہ اصول اس قانون میں تسلیم کر لیا گیا ورنہ اگر یہ ترمیم قبول کر لیجائے تو وہ اس اصول کے منافی ہو جائیگی

Mr Deputy Speaker The question is

At the end of the Clause add the following proviso —

Provided that the tenant will have the right to deduct such contribution made by him from the rents payable to the landholder

The motion was negatived

Mr Deputy Speaker The question is

That Clause 15 stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 15 was added to the bill

Clause 16

Shri K Ram Reddy I beg to move

(*a*) In Section 28 of the Act proposed to be renumbered by the Clause as sub section (1) for the word fifteen substitute the word ninety

(*b*) Omit the proviso to sub section (1) of section 28 of the Act proposed to be renumbered by the Clause

I do not want to move Parts (*c*) and (*d*) of my amendment

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri B D Deshmukh (Bhokardan General) I beg to move

For the Clause substitute the following clause

16 (Original Clause 17) Section 28 of the Act shall be substituted by the following —

28 (1) Where a tenancy of any land held by a tenant is terminable for non payment of rent and the landholder

files any p oceedings under sect on 32 of the said Act to eject the tenant the Tahsildar shall call upon the tenant to tender to the landholder the rent in a rears within 90 days from the date of the order and if the tenant complies with such order the Tahsildar shall pass an order directing that the tenancy is not terminable and thereupon the tenant shall hold the land as before And in case of default by the tenant the Tahsildar may recover the rent arrears as arrears of land revenue If becomes impossible after all ef forts in th s behalf to recover the arrears the Tahs lda shall by ejecting the tenant assume ma agement of such land as per provisions of Chapter VI of the said Act in case the landholder does not o can not self cultivate the land or has already in his personal cult vation a holding equal to or exceeding three family holdings

(2) The landholder may apply to the Tahsildar for recove ry of ar ears of rent for any period not exceeding three years by filing an applicat on in the prescribed form The Tahsildar may after such inquiry as he conside s necessary pass such orders as he deems fit If necessary he shall pass an order of instalments payable in not more than 3 years The Tahsildar in passing such an order shall allow to the tenant as a set off the sum if any paid by such tenant to the landholder within a period of 3 years im med ately preceeding the date of application made under sub sec tion (1) in excess of the rent due from him

Provided that the Tahs ldar is satisfied that consequence to the total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due Tahsildar shall remit the rent of the years or in which s ich calamity has occured

(3) When a tenant tenders an amount on account of rent to the landholder for any period the landholder shall accept such rent and grant a receipt for the same In case he fails to grant a receipt he shall be liable to punishment under section 96 A of the said Act In case the landholder refuses to receive the rent the tenant may either deposit it or cause it to be deposited in or send it by Money Order to the Office of the Tahsil In all the above cases the Tahsildar shall receive the amount and issue a receipt for the same The Tahsildar shall send the receipt to the tenant through post in case the tenant sends postal charges Notice of the said amount so deposited shall be given to the landholder and the amount will on his applications be paid to him

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) I beg to move

'(*a*) In lines 2 and 6 of sub section (2) of Section 28 of the Act proposed to be added by the Clause for the words three years substitute the words one year

(*b*) In the Proviso omit the portion beginning with the word and in line 5 and ending with the word evicted in line 8

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri G Sree Ramulu (Manthani) I beg to move

In line 5 of the Proviso to sub section (2) of Section 28 of the Act proposed to be added by the clause for the words one year from the date of the order substitute the following namely —

not less than four bi annual instalments and may also allow any reasonable deduction in the rent considering the failure of the crops '

Mr Deputy Speaker Amendment moved

شری کٹھ رام ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ سکشن ۲۸ میں میرا امنڈمنٹ ہے ۔

[*Mr Speaker in the chair*]

اس میں یہ ہے کہ ۔

"Where a tenancy of any land held by a tenant is terminated for non payment of rent and the landholder files any proceeding to eject the tenant the Tahsildar shall call upon the tenant to tender to the landholder the rent in arrears together with the cost of the proceedings within fifteen days from the date of the order

اس میں میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ ۱۵ دن کا جو نام رکھا گیا ہے اور جسکا اختیار تحصیلدار
کو دیا گیا ہے وہ بالکل ناکافی ہے ۔ کیونکہ فوراً ارکٹ (Evict)
ہونے کا سوال ہے نہ صرف یہ کہ ٹیننٹ کو اویکٹ ہونے کا موقع نہ دیں بلکہ سہولت
کے ساتھ مالک آراضی کو لگان ملے یہ بھی ہمکو دیکھنا ہے میرا امنڈمنٹ الٹرنیٹو
(Alternative) ہے ۔ اگر امنڈمنٹ نمبر ۲ کو قبول کیا جاتا ہے تو
مجھے اس امنڈمنٹ کو پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ۔ امنڈمنٹ نمبر ۲ کو میں نے اسلیے
رکھا ہے کہ ٹیننٹ کے اویکٹ کیے جانے کا موقع نہ رہے ۔ پندرہ روز کے اندر تکمیل
کرنا ممکن نہیں ہوگا تو لازماً اسکو اویکٹ کردینگے اسلیے میں نے ۱۵ دن کے بجائے
۹ دن کی مہلت دینے کے لیے ترمیم پیش کی ہے ۔ ایک سال کے بارے میں جو امنڈمنٹ
ہے وہ میں نے موو نہیں کیا ہے بلکہ سری انکوس راو گھارے نے موو کیا ہے ۔ اسکا

مطلب یہ ہے کہ ٹننٹ پر زیادہ بار ڈالکر اسکو اوکٹ ہونے کا موقع نہ دیں ۔ ٹننٹ پر ایک قسم کا بار ہو جائیگا ۔ البتہ اگر وہ ۹ دن میں تکمیل نہ کرسکے تو پھر اسکے اوکٹ ہونے کا سوال درپیش ہوگا اسلئے لینڈ لارڈ پر ذمہ داری عاید ہوتی چاہیے کہ وہ ہر سال وصول کرلے ۔

ایک سال کی جو مدت ہے اسکو بدل کر دس سال مقرر کرنا چاہیے اس سے یہ ہوسکتا ہے کہ ایک سال میں اگر ادا نہ کرسکے تو دس سال میں ادا کرسکیگا ۔ میں آنریبل منسٹر ف دی بل سے درخواست کرونگا کہ وہ ٥ دن کی بجائے ۹ دن اور ایک سال کے بجائے دس سال کے الفاظ کو قبول کرلیں اس سے مالک اراضی کو نقصان نہیں ہے بلکہ ٹننٹ کو کچھ سہولت ملتی ہے ۔

شری بی ڈی دیشمکھ مسٹر اسپیکر سر میرا جو امنڈمنٹ ہے وہ کلاز (۶) اور اوریجنل بل کے کلاز (۷) کے بارے میں ہے یہاں سنہ ۹٥ ع کا جو لگان داری کا قانون ہے اس میں اس کلاز کے ذریعہ ترمیم لائی گئی ہے ۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ ٹننٹ کو اگر وہ اوکٹ ہو تو کیا ریلیف (Relief) دینی چاہیے ۔ یہ مسئلہ اور یہ غرض واضح قانون کی اس دفعہ میں ہے ۔ میں ہاوز کے سامنے کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ٹننٹ جب روپے لگان ادا نہیں کرسکتا تو اسکے چند وجوہات ہوتے ہیں ۔ چند خاص وجوہات کے تحت روپے لگان ادا نہیں کرسکتا ۔ ایسے موقع پر حکومت کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے اس پر اس لحاظ سے ہمیں غور کرنا چاہیے کہ لگان نہ دینے کے اخر کیا اسباب ہوسکتے ہیں ۔ ان اسباب میں واجبیت ہے یا نہیں ۔ اگر واجبیت ہے تو پھر لگاندار کو کیا سہولتیں دیجانی چاہیں ۔ اگر ان سہولتوں کے باوجود لگاندار لگان ادا نہیں کرسکے تو کیا اسکو بیدخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں ۔ زمین مالک کے قبضہ میں جانی چاہیے یا گورنمنٹ اس زمین کو اپنے مینجمنٹ (Management) میں لیے کا جو پراویژن ہے اوس کے لحاظ سے عمل ہونا چاہیے ۔ میں نے یہ ترمیم اسلئے لائی ہے کہ حالیہ قانون سے یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ اگر کوئی ٹننٹ بروقت لگان نہ دے سکے تو ٥ دن کی مہلت دیجائیگی ۔ تحصیلدار کے پندرہ دن کی مہلت دینے کے باوجود اگر وہ لگان داخل نہ کرے تو اسکو اوکٹ کیا جائیگا ۔ اس بارے میں اس جانب کے ایک آنریبل ممبر سری کشٹہ رام ریڈی نے ایک امنڈمنٹ پیش کیا ہے ۔ انہوں نے اپنے امنڈمنٹ کے ذریعہ یہ چاہا ہے کہ ٥ دن کے بجائے ۹ دن کی مہلت رکھی جائے ۔ میعاد کا بڑھانا اسلئے ضروری ہے کہ قانون مالگزاری کے تحت اگر کوئی پٹہ دار قابض اراضی مالگزاری ادا نہیں کرتا ہے تو حکومت جو پروسیجر (Procedure) اختیار کرتی وہی پروسیجر ٹننٹ کے بارے میں بھی ایسی صورت میں اختیار کرنا چاہیے ۔ وہاں حکومت یہ کرتی ہے کہ پٹہ دار کے قبضہ میں اراضی رکھکر اوس سے جیسا بھی مناسب ہو لگان یا مالگزاری وصول کی جاتی ہے ۔ اس میں مختلف طریقے رکھے گئے ہیں ۔ یہاں بھی کوئی بروقت لگان ادا نہ

کرے تو قانونی ذرائع سے وصول کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے حقوق لگانداری سے کسی طرح محروم نہ ہوسکے ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ نوے دن کی جو مہلت رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے سا ٹھ دن کی جائے (۹) وہ رکھے جائیں تو بہتر ہوگا اگر ہم اسپر کٹ کرنا چاہتے ہیں و ہم کہ دوسری صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جیسا کہ میں نے امینڈمنٹ کے جزو اول میں رکھا ہے

The Tahsildar shall call upon the tenant to tender to the landholder the rent in arrears within 90 days from the date of the order and if the tenant complies with such order the Tahsildar shall pass an order directing that the tenancy is not terminated and thereupon the tenant shall hold the land as before

تاکہ وہ اپنے قبضہ سے محروم نہ ہونے پائے اسکے باوجود بھی ادا نہ کرسکے تو وصول طلب مالگزاری کا جو طریقہ ہے اوسی طریقہ سے وصول کرنا چاہیے اسکی جائداد کے ضبط کرنے کے احکام دیے جاسکتے ہیں ۔ یہ جو ذرائع رکھے گئے ہیں وہ کافی سکتے ہیں ۔ ان میں حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جائداد منقولہ و جائداد غیر منقولہ کو نیلام کرکے بقایا مالگزاری وصول کرسکتے ہیں ان احکام میں کافی سختی ہے ۔ ٹننٹ جو مالک کو لگان ادا نہیں کرتا ہے اسکو بھی ایسی رعایتیں دینی چاہئیں جو حکومت اپنے وصول مالگزاری کے سلسلہ میں دیتی ہے اس لحاظ سے میں نے وہی تجویز اختیار کرنے کی خواہش اپنے امینڈمنٹ میں کی ہے ۔ اگر وہ اس مرحلے کو طے کرنے کے بعد بھی ادا نہ کرسکے و ہم اسپر مجبور ہو جاتے ہیں کہ روکنگ ٹننٹ کو بیدخل کریں لیکن اس میں بھی ہمیں خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ جس مالک اراضی کو زمین واپس ہونے والی ہے پہلے سے اوسکے قبضہ میں کتنی زمین ہے یہ دیکھنا چاہیے ۔ ایسی صورتوں کو بھی ہم نے ضمن (۱) میں رکھا ہے ایسے اشخاص جو کاشت کرنے والے نہیں یا کاشت کرنا نہیں چاہتے جسٹر ۲ کے لحاظ سے حکومت ان کی زمین کو اپنے قبضہ میں لیتی ہے ۔ اگر بیسک عملی ہولڈنگ پہلے سے اسکے پاس موجود ہیں اور عدم ادائی لگان کی وجہ سے ٹننٹ سے واپس لیجا رہی ہے تو وہ بھی اس قانون کے منشا کے خلاف ہوگا کیونکہ انکے پاس ۔ ان مالکان اراضی کے پاس بیسک عملی ہولڈنگس سے زیادہ زمین ہو جائیگی ۔ اسلئے حکومت کو چاہیے کہ وہ زمین اپنے قبضہ میں لے ۔ یہ چیز اس دفعہ میں نہیں ہے ۔ اسلئے یہ ہونا چاہیے کہ ایسے مالک کے پاس جسکے قبضہ میں بیسک عملی ہولڈنگ ہیں یا اسے ذاتی کاشت کی خواہش نہیں کی ہے تو حکومت ٹننٹ سے واپس حاصل کرکے زمین اپنے مینجمنٹ میں لے ۔

دوسرا جزو یہ ہے کہ

The landholder may apply to the Tahsildar for recovery of arrears of rent for any period exceeding three years by filing an application in the prescribed form The Tahsildar, may, after

such inquiry as he considers necessary, pass such orders as he deems fit If necessary he shall pass an order of instalments pay able in not more than 3 years

یہ ایک اور رعایت کی صورت میں ہے ۔ اگر وہ رنٹ نہیں دے سکتا ہے تو اسکو انسٹالمنٹ
کی رعایت دینا چاہیے ۔ اور انسٹالمنٹ دینے کے بعد

The Tahsildar in passing such an order shall allow to the tenant as a set off the sum if any paid by such tenant to the landholder with in a period of 3 years immediately preceding the date of application made under sub section (1) in excess of the rent due from him

Provided that the Tahsildar is satisfied that consequence to the total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due Tahsildar shall remit the rent of the year or years in which calamity has occured

یہ خوبی بھی ہے کہ ناگہانی حالات میں قحط وغیرہ کی وجہ سے جیسا کہ ریمیشن
انوں مالگزاری کے تحت دیتے ہیں اسی طرح ریمیشن اصل مستاجر کے لیے بھی دینا چاہیے۔
اگر لینڈ ہولڈرس ریمیشن نہیں دیتے تو ہم کیسے توقع کرسکتے ہیں کہ ناگہانی آفات
کی صورت میں یا آسمانی مصیبتوں کے نازل ہونے پر بھی وہ لگان ادا کر سکتا ہے ۔ اسلیے
حکومت کو چاہیے کہ مالک کو پابند کرائیں کہ مستاجر سے اس زمانے کا لگان وصول نہ کرے ۔

دوسری صورت میں میں نے ترمیم میں خاص طور پر یہ رکھا ہیں اس واسطے
رکھی ہے کہ ٹیننٹ یا پروٹکٹڈ ٹیننٹ مالک کو لگان دینے کے باوجود رسید نہیں دیتے
وہ دو تین سال تک لگان وصول کرنے کے باوجود بھی رسید نہیں دیتے اور پھر اسکے
بعد تحصیلدار کے پاس درخواست دیتے ہیں تاکہ انکو عدم ادائی لگان کی صورت میں
بیدخل کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس آف دی ہاوز یہ جانتے ہیں کہ
ہمارے پاس ساہوکاروں کی بھی یہی حالت ہے باوجود کہ قانون ورضہ دہندگان موجود
ہے اسکے تحت ساہوکاروں کو حسابات رکھنے کی پابندی ہے ۔ انہیں مدیون کو
رسید دینا ہوا لازمی ہے لیکن ہمارے سامنے ایک بھی مثال ایسی نہیں ہے جس میں
ساہوکاروں نے مدیونوں کو رسید دی ہو ۔ اسلیے جب ہمارے پاس ایسی حالت ہے تو یہ
چیز نہیں نظر رہنا چاہیے کہ مالک رسید نہ دیتے ہوئے محض ریزمپشن (Resumption)
کی نیت سے دو تین سال تک لگان کو جمع کرکے تحصیلدار کے پاس ریزمپشن کے لیے درخواست
دے دے ۔ اسلیے میں نے اس امینڈمنٹ کے ذریعہ یہ کوشش کی ہے اور حکومت پر یہ
لازم گردانا گیا ہے کہ وہ لینڈ ہولڈر سے لازمی طور پر رسید دلائے ورنہ ٹیننٹ اسے حفظ
کی خاطر اپنی جانب سے تحصیل میں رقم داخل کرے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہووا ہاوز
میری اس ترمیم سے متفق ہوگا کیونکہ ہم سب لوگوں کو اسکا تجربہ ہے کہ مالک رسید

نہیں دیتے اگر ایسا نہ ہو تو مجھے یہ ڈر ہے کہ یہ فارم عملی میدان میں صفر کے برابر
ہوگا اور جو رہے سہے بینیفٹس ہیں وہ بھی کسانوں (Exploit) کیے
جاسکیں گے ۔ میں موور آف دی بل سے یہ اپیل کرونگا کہ میری اس مناسب اور موزوں
ترمیم کو قبول کریں ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

Shri G Sree Ramulu Mr Speaker Sir I have got an amendment and I would like to speak on that

Mr Speaker Has it been moved ?

Mr Sree Ramulu Yes Sir It has been moved

شری جی شری راملو مسٹر اسپیکر میں نے جو یہ سب کلاز ۶ میں
پیش کیا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ جب ٹینیٹ زر لگان ادا کرنے میں کوتاہی کرے یا
کچھ تاخیر ہو تو خواہ اسکو بے دخل نہ ہونا پڑے اس کا کچھ سدباب ہو
یہ کلاز اورجنل کلاز (Original Clause 17) سکشن (۲۸) کے لیے
لایا گیا ہے جو یہ ہے

Relief against termination of tenancy for non payment of rent

یعنی ٹینینٹ کی عدم ادائی زر لگان کے تحت جو بیدخلی ہوتی ہے اس کا بچاو ہو
اسلیے ہے اس دفعہ میں پہلے جو سکشن تھا اسکو ویسا ہی برقرار رکھتے ہوئے آنریبل
موور (Hon ble mover) نے مزید دو ضمنی سکشنس لائے ہیں
پہلے ضمن میں لینڈ ہولڈر خود درخواست دیتا ہے دوسرے میں کم سے کم (۳) سال
تک کے بقایے کو بھی تحصیلدار صاحب کے پاس درخواست دیکر وصول کرتا ہے اس
میں اضافہ بھی ہوسکتی ہے جسکو اسنے تین سال میں بڑھکر داخل کیا ہے اسکے
بعد اس کے پراویزو (Proviso) میں آنریبل موور نے یہ رکھا ہے
کہ اگر فصل خراب ہو جائے اور یقین تحصیلدار کو ہو جائے کہ حقیقی طور پر
فصل خراب ہوئی ہے تو اس کے لیے یہ پراویزو لایا گیا ہے میں اس پراویزو کے سلسلہ
میں آنریبل موور کا دھیان مبذول کراتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ضمن (۲) کے
پراویزو (Proviso) جیسا ہی ایک سب کلاز (Sub clause) ہے
جس سے کہ فصل خراب ہوگئی ہے اور اسکی کامل تشفی بھی ہوچکی ہے تو یہ صورت
پیدا ہوسکتی ہے اب اس میں کیا خاص بات پیدا کی گئی ہے میں یہ سمجھ سکا
ضمن (۱) میں یہ کہا گیا ہے کہ ۹ دن کے اندر تحصیلدار اسکو بلا کر رینٹ ٹینڈر (Tender)
کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے ضمن (۲) میں یہ ہے کہ جب فصل خراب ہوجاتی ہے اسکے

لیے یہ سہولت ہے کہ رینٹ ایک سال میں دے سکتے ہیں اسکے سوا اورکوئی سہولت ہم سمجھا نہیں ہے رو رہا ہے

Prov ded that if the Tahsildar is sat sfied that n consequence of a total or partial failure of c ops or s m lar calamity the tenant has been unable to pay the rent due the Tahsilda may for reasons to be recorded in writing

یعنی صرف تحریری طور وجوہات تحصیل میں رہینگے جسکی بنا پر تحصیلدار کے دل کو مطابق جانے میں رکھا جائیگا اسکے سوا اورکچھ ہوگا لیکن ایسا ضرور ہوا کہ ۵ دن کے بجائے سکو ایک سال کیا گیا ہے لیکن رینٹ میں تو کمی نہیں ہوئی رر لگان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جب ایسی کلمہ (Calamity) ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل ایسی کے مماثل ہے جیسا کہ ایک مسٹر فارسوسل سروس نے بیان کیا کہ ہائی سکول کے طالب علم کو دس روپیہ بطور وظیفہ اور ہائی سکول کے طالب علم کو (Rupees ten) دیے گئے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ دس اور (Ten) میں کیا فرق ہے یہاں بھی ضمن ( ) میں یہ ہے کہ

Tahsildar w ll ask him to tender w thin 15 days

اور ضمن (۲) میں

After Tahs ldar is satisfied of the failure of the crops he may ask the tenant to tender the rent within one year ہے

ضمنی دفعات کے بڑھانے سے کوئی آسانی یا سہولت نہیں ہوئی ہے اس وجہ سے میں نے اس میں یہ بڈ (add) کیا ہے باوجود اسکے کہ ایک سال کی مدت مقرر کردی گئی ہے جب فصل خراب ہونے کی نسبت ہوچکی ہے تو تحصیلدار صاحب اس میں کیوں نہ ڈیڈکشن (Deduction) دیں یہ عدم ادائی کا عمر ضروری تاجر کے لیے نہیں ہے بلکہ فصل خراب ہو جانے کی صورت میں ہے میری ہم اصول ایکوئی (Equity) پر منحصر ہے دل موور جو کوئی کے قابل ہیں اس پر غور کریں تو مناسب ہوگا میری ترمیم اس طرح ہے

not less than four bi annual instalments and may also allow any reasonable deduction in the rent considering the failure of the crops

اس میں میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ہم سہ ماہی اقساط کا کنسیشن (concession) دیا جائے اور ساتھ ساتھ جس کا جو نقصان ہوا ہو اسکی بابت ریزنیبل اماؤنٹ (Reasonable amount) بھی ڈیڈکٹ کیا جائے میں نے دو سال کی مدت کے لیے انسٹالمنٹ رکھا ہے ہم کسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں اس وجہ سے ہمارا فرض (م) بائی انویل انسٹالمنٹس (Bi annual instalments) کے لیے حل گیا ہے اگر

آپ چاہیں تو اسکو چار یا پانچ سال کے بجائے ۲ کردیجیے - بہر حال اسکا رہنا بہت ہی ضروری ہے - جب فصل خراب ہو جاتی ہے اور اسکی تباہی ہو جاتی ہے تو اسے درگزر کرنا چاہیے لیکن جب وہ بیاند کنٹرول (Beyond Control) ہے تو اسکا رہنا یا نہ رہنا بے معنی ہو جاتا ہے - اسلیے ون ایر (one year) کے ساتھ ساتھ بائی انیول (Bi-annual) دینے کی بھی گنجائش رکھیے - اسکے علاوہ آپ نے اسٹالمنٹس کی گنجائش بھی نہیں رکھی ہے - وہ بھی ہونا چاہیے -

اسکے بعد دیگر چیزیں اور بھی ہیں - " ویتھ کاسٹ آلسو " (with cost also) مالک کے لیے جو اخراجات مقدمہ ہوئے ہیں اس کے لیے تو آپ ہاں کہتے ہیں اور ویساہی رکھتے ہیں لیکن کسان کے لیے آپ نے یکمشت دینے کے لئے رکھا ہے - اس وجہ سے اسٹالمنٹ کی گنجائش بھی رکھنا چاہیے اور اس طرح کی اس میں فیزبلٹی (Feasibility) ہونا چاہیے - جب فصل تلف ہو جاتی ہے تو اسکے مد نظر ڈنڈکشن دینے اور اسٹالمنٹس (instalments) کی گنجائش ہونا چاہیے ورنہ صرف فصل کا نقصان اور تلافی کی بات ہو اور اسٹالمنٹ کی سہولت نہ رکھی جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہاں تک ایکوٹی (Equity) کے اصول کے مطابق ہوتا ہے - لہذا میں آنریبل منسٹر سے یہ استدعا کرونگا کہ وہ ان ترمیمات پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہوئے انکو منظور کریں -

شری اے راج ریڈی (سلطان آباد) مسٹر اسپیکر سر - بل کا کلاز (۱۶) دفعہ ۲۸ سے متعلق ہے - ایکٹ جو دفعہ (۲۸) موجود ہے وہ یہ ہے کہ —

"Where a tenancy of any land held by a tenant is terminated for non-payment of rent and the landholder files any proceeding to eject the tenant, the Tahsildar shall call upon the tenant to tender to the landholder the rent in arrears together with the cost of the proceeding within 15 days from the date of the order and if the tenant complies with such order, the Tahsildar shall, in lieu of making an order of ejectment, pass an order directing that the tenancy has not been terminated, and thereupon the tenant shall hold the land as if the tenancy had not been terminated

Provided that nothing in this section shall apply to any tenant whose tenancy is terminated for non-payment of rent if he has failed in any three years to pay rent within the period specified in sub-clause (*i*) of clause (*a*) of sub-section (2) of Section 19 "

جو مسودہ ترمیم پیش ہوا ہے اس میں اس دفعہ ۲۸ کو جوں کا توں رکھا گیا ہے اور اسکو ضمن (۱) کردیا جاکر ضمن ۲ - اور ۳ کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے - دفعہ ۲۸ جسکو ضمن (۱) کردیا جاکر رکھا گیا ہے خود اس میں ہم نے بعض چیزیں قابل ترمیم پائیں - آنریبل منسٹر اف دی بل نے جو دوسرے ضمن پیش کیے ہیں اور اسی سے ملیے

جلیے دفعات میں اختلاف ہے - اسکے باوجود اسکو علحدہ دفعہ بنا کر پیش کیا گیا ہے - میں خاص طور پر اس جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۹ کے تحت اگر کوئی قول کی رقم ادا نہ کرے تو کیا اسکی قولداری خود بخود ختم ہو جائیگی یا اسکا اختتام دفعہ ۳۲ کے تحت تحصیلدار کے پاس رجوع ہوکر کروانا ہوگا ؟ ٹیننسی کا اختتام خود بخود ہو جاتا ہے یا اس کے لیے دوسرے حکم کی ضرورت ہے - یہ سوال پیدا ہوتا ہے - اگر ہم دفعہ ۱۹ اور دفعہ ۲۸ کو ملا کر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ قولداری تو خود بخود ختم ہو جاتی ہے - دفعہ ۱۹ کے تحت قولداری خود بخود ختم ہوگی - مالک سکشن ۳۲ کے تحت قولداری کو ختم کرنے کے لیے رجوع نہیں ہوتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ قولداری ختم ہوچکی ہے اسلیے اس دفعہ کے تحت ٹیننٹ کو بیدخل کیا جائے - دفعہ ۲۸ میں یہ ہے کہ اگر مدت مقررہ یعنی (۱۵) دن کے اندر قولدار بقایا مع خرچ وغیرہ داخل کردے تو ایسی صورت میں قولداری ختم نہیں کی جاتی - یہاں اب یہ کہتے ہیں اس طرح اب یہ کررہے ہیں کہ تحصیلدار کو ایک ختم شدہ حق کو مکرر زندہ کردینے کا اختیار عطا کررہے ہیں - مالک یہ درخواست پیش کرتا ہے کہ ٹیننٹ نے دفعہ ۱۹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رقم ادا نہیں کی ہے - اور ایسی صورت میں قولداری تو ختم ہو جاتی ہے - تحصیلدار صاحب اس دفعہ کے خلاف سکشن ۲۸ کے تحت کسطرح تجویز کرسکتے ہیں - چنانچہ کلکٹوریٹ (Collectorate) میں بھی یہ تصفیہ ہوا کہ وہ ایسا کرسکتے ہیں - قولداری ختم ہو جاتی ہے تو مالک بیدخلی کے سلسلے میں سکشن ۱۹ کی عمل کےلیے آتا ہے تو ایسی صورت میں تحصیلدار دفعہ ۲۸ کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مہلت دیتا ہے یہ استدلال صحیح بھی ہے - اگر ان دونوں دفعات کو ملا کر پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارا یہ منشاء ہے کہ اگر کوئی قولدار وقت پر قسط ادا نہ کرے تو دفعہ (۱۹) کے تحت وہ آجاتا ہے لیکن آپ اسکو دفعہ ۲۸ کا فائدہ دینا چاہتے ہیں - ایسی صورت میں قبل اسکے کہ اسکی بیدخلی کا حکم دیا جائے اسکو مزید موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ادا طلب رقم ادا کرے - اگر وہ مدت مقررہ میں رقم ادا کردیتا ہے تو اس صورت میں بیدخل نہیں ہوگا - یہاں جو الفاظ رکھے گیے ہیں وہ اسطرح ہیں -

"Where a tenancy of any land held by a tenant is terminated for non-payment of rent "

اسکے بجائے الفاظ ایسے ہونے چاہیں کہ اگر کوئی قولدار تحت دفعہ (۱۹) قابل اختتام ہوتو ایسا ہوگا - اگر وہ رقم داخل کرے تو رہیگا ورنہ نہیں رہیگا - ایسا ہونا چاہئے تھا - ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جو چیز قانونی طور پر ایک دفعہ کے تحت ختم ہوجاتی ہے اسی حق کو تحصیلدار بیدخلی کی کارروائی پیش ہونے پر پھر سے زندہ کرسکتا ہے - نہ اسکا منشا ہوسکتا ہے - اسکے کیا معنی ہیں ؟ اسی لئے میں نے کہا کہ الفاظ اسطرح ہونے چاہئیں - یعنی یہ کہ قبل اسکے کہ قولداری ختم ہو جائے اور اسکی بیدخلی کی کارروائی شروع ہو اسکے فوراً بعد کی منزل دفعہ ۲۸ کی ہونی چاہیے جس میں ۱۵ دن

کی مدت دی گئی ہے گو ہم اس مدت کو ۹ دن کرنا چاہتے ہیں اگر وہ اس مدت میں
ایریرس (Arrears) اور دوسرے مطالبات داخل کر دیتا ہے تو اس وقت
تنسیخ کا انصرام ہونا چاہئے ورنہ بیدخلی کی کارروائی کے سلسلے میں رجوع ہونے پر
دفعہ ۲۸ کی کارروائی تضاد پیدا کرتی ہے اس میں الفاظ دوسری طرح رکھے گئے ہیں۔

دوسری چیز یہ کہ مسودہ قانون کے ضمن (۲) و (۳) کی رو سے جہاں مالک عدم
ادائی لگان کے سلسلے میں بیدخلی کے لئے آتا ہے تو مہلت کا موقعہ رہتا ہے لیکن
دفعہ (۲۸) میں موجود ضمن (۲) کا اضافہ کر کے اس قانون میں یہ رکھا گیا ہے کہ
مالک ایسے ایریرس (Arrears) جو تین سال سے زیادہ نہ ہوں اس دفعہ کے تحت
لے سکتا ہے اسکے اصول کی حد تک اس میں ملایا گیا ہے ضمن ۲ و ۳ میں جیسا کہ
میں نے ابھی کہا ہے دفعہ ۲۸ میں ۹ دن کی بات کا سوال آتا ہے۔ مجھے اس سے
اتفاق نہیں ہے دوسری چیز یہ کہ آخر میں یہ کہا گیا ہے کہ

Provided that nothing in this section shall apply to any tenant whose tenancy is terminated for non payment of rent if he has failed in any three years

یہاں 'In any three years' کے معنی Continuous three years
ہیں۔ لیکن یہاں یہ الفاظ ڈفنٹ (Definite) نہیں ہیں دراصل یہ الفاظ
ڈفنٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اسکی تعبیر دو طریقہ سے کی جاسکتی ہے ایک تو یہ کہ
'In any three years' اسکی صراحت ہونی چاہئے ہم تو یہی چاہتے
ہیں کہ اس پراویزو کی ضرورت ہی نہیں ہے ہم نہیں چاہتے کہ کوئی تین سال دین ادا
نہ دیں۔ ٹیننٹ جب دفعہ ۱۹ کے تحت ادائی رقم سے قاصر رہا اور اب اسکو ۳ سال کی
مدت کا فائدہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ بقایا کی درخواست پیش کر سکتا ہے یا ترمیم کی
درخواست دے سکتا ہے۔ اسپر کیا کارروائی ہوگی میں بتلاتا ہوں۔ اگر تین سال کا بقایا
رہ جائے تو اس دفعہ کے استفادہ سے اسکو محروم کر گئے تین سال کے بقایا کی وصولی کا
اختیار لینڈ ہولڈر کو ہے۔ تین سال کا بقایا رہ جانے کے باوجود بھی اس دفعہ کا اطلاق
ہونا چاہئے کیونکہ تین سال کے بقایا کی وصولی کی درخواست لینڈ لارڈ پیش کریگا۔
اسکو اس کا موقع رہتا ہے۔ اگر دو سال باقی رکھے تو اسکو فائدہ ملیگا ایک سال رہی
تو فائدہ ملتا ہے۔ لیکن تین سال کی صورت میں فائدہ نہیں لہذا اب دفعہ کی جس صورت میں
ترمیم کی گئی ہے وہ اس سے متضاد ہو جاتا ہے۔ تین سال کے لیے موقع دیتے ہیں
اور تین سال کے ہوتے ہوئے اسکو حق پہنچتا ہے دوسری ترمیم میں یہ جبر لائی گئی ہے۔
یہ پراویزو میں سمجھتا ہوں کہ خلاف ضابطہ ہے۔ اس کا کوئی خاص منشا نہیں ہے
سوائے اسکے کہ کوئی اتفاق سے تین سال تک نہ دے تین سال تک نہ دینے والے کو
حاصل کرنے کا اختیار ہے۔ یہ کسی اصول مساوات پر مبنی نہیں ہے۔
یہ دونوں مال لیتو ادا کرتا ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ اس پراویزو کو اس میں رکھیے

کی ضرورت نہیں ہے ۔ دفعہ ۲۸ کے ضمن ( ) کیا جاکر جو دو ضمن بڑھائے گئے ہیں وہ
ان ہی اصولوں پر ہیں لیکن ان میں تھوڑا سا اختلاف ہے میں اسکے جملہ ضرورتوں
کو نکے بعد ذکر کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے یہاں ریسند
(Terminated) یا رل (Terminable) اسکو صاف کرنا
چاہیے دوسری چیز یہ جو ۹۰ دن کی مہلت دی گئی ہے اگر وہ اس مدت میں بقایا
ادا کردے تو ایسی صورت میں نہ خلل ہوگا ورنہ بےدخل ہو جاتا ہے ہمارے کسان
کے حالات سے جو لوگ واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک سیٹ ۔ ۵۰ یا
روز کے اندر دو چار سو روپے جمع کرنے کی سکت نہیں رکھتا ۔ یہ ایک ایسی سکت ہوتی
ہے اور یہ وہ اپنی ساکھ رکھتا ہے سیٹ تو چاہتا ہے کہ ادا کردے لیکن یہ اس
کے لیے بعض اوقات ممکن نہیں رہتا جس شخص یا ساہوکار کے پاس وہ رقم لینے جاتا ہے
تو ممکن ہے یہ کہے کہ رقم کے لیے ۲ دن پھرنا پڑیگا ۔ ایسی صورت میں وہ کیا کریگا؟
اسلیے یہ جو ۹۰ دن کی مدت رکھی گئی ہے وہ معقول نہیں ہے ہمنے یہ خواہش کی ہے
کہ ۹۰ دن کی بجائے ۹ دن کی مہلت رکھی جائے اس سے کوئی نقصان ہونے والا
نہیں ہے اور سکشکل عدالت کی مار ... کے ختم ہو جانے کی جو گنجائش پیدا
ہوئی ہے وہ نہ رہیگی اس لیے ایک معقول مدت ملنی چاہیے قولداروں کی موجودہ
معاشی حالت کے مد نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ دس پندرہ دن کی مدت میں رقم داخل
نہیں کرسکتے ۔ اون کو ایک معقول مدت ملنی چاہیے جس میں وہ اپنی چیزیں وغیرہ
گروی رکھ کر یا اور طرح کا انتظام کرکے رقم ادا کرسکیں جب ہم اس کو ایک موقع
دینا چاہتے ہیں تو اوس کے لیے معقول مدت رکھنا چاہیے تاکہ وہ اپنے حسب حسب
پوری کوشش کرکے رقم داخل کرسکے ۔ اس لحاظ سے ہم نے (۹) یوم کی مدت رکھی
ہے دوسری چیز یہ ہے کہ اس دفعہ میں یہ رکھا گیا ہے کہ جب کوئی قولدار کسی
مالک اراضی کو رقم ادا نہیں کرتا تو اوسکی قولداری ختم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ۔
لیکن واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص مالگزاری ادا نہیں کرتا تو فوراً ہی اوسکا
جو منصب ختم کرکے اوسکی جائداد نیلام نہیں کردیجاتی بلکہ ایک ضابطہ اور روبکار کے
بعد اسکو نیلام کرتے ہیں جب وہ رقم ادا نہیں کرتا تو لینڈ لارڈ اس کو دوسرے
وسط سے وصول کرلیتا ہے اسکے جونیل وغیرہ ہیں ان کو نیلام کراکے وصول کرلیتا ہے
تو جس طرح لینڈ ریونیو اریرس (Land revenue arrears)
وصول کرنے کے لیے اب موقع دیتے ہیں یہاں بھی دینا چاہیے اگر اسپر بھی ادا نہ کرے
تو بیدخل کرسکتے ہیں ۔ جیسا کہ اس سے پہلے سب سکشن ( ) میں یہ چیز رکھی گئی
ہے ریزمپشن (Resumption) کے وقت یہ قیود لازماً عائد ہوتے ہیں ۔
بس فیملی ہولڈنگ کے اندر ریزمپشن کے اختیارات استعمال کرسکتے ہیں ۔ لیکن یہاں جو
ریزمپشن کی صورت رکھی گئی ہے وہ لینڈ لارڈ کے لیے ذاتی کاشت کی خاطر نہیں ہے بلکہ
رقم کی عدم ادائی کے سلسلہ میں اراضی مالک کو واپس ملیگی ۔ جب یہ اراضی مالک

کو واپس ملیگی ۔ کن صورتوں میں اس کو واپس ملیگی ۔ کن صورتوں میں گورنمنٹ اسکو اپنے مینجمنٹ میں لیگی ۔ یہ سوال تو یہاں پیدا نہیں ہوتا کہ اگر ٹننسی فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہوگی تو وہ اسکو دیجائیگی ۔ یہاں تو یہ تصور ہے کہ چونکہ ہمارے پاس زمینات کی قلت ہے اس لیے ایسی زمینات کو گورنمنٹ اپنے مینجمنٹ میں لیکر بیدہ لوگوں میں تقسیم کرسکتی ہے ۔ اس اسکیم کے تحت یہ اصول مسلمہ ہے کہ وہ اراضی گورنمنٹ اپنے مینجمنٹ میں لے لے ۔ دوسری شکل یہ ہے کہ جو خود ذاتی کاشت نہیں کرتا وہ زمین اوس کے پاس رہے یا گورنمنٹ کے مینجمنٹ میں رہے ۔ اس سے اتفاق کیا جاسکتا ہے ۔ اسکے بعد میں ضمن (۲) کی طرف آتا ہوں ۔ اس میں ہم نے تین سال تک اگر ایریرس (Arrears) نہ دے تو اوسکے متعلق درخواست دے سکتا ہے اس کو مانتے ہوئے رقم رکھی ہے ۔ یہاں ہم نے اقساط کا سوال پیدا کیا ہے ۔ جس طرح مالک کو ہم مجبور نہیں کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ کسی وجہ سے مالگزاری ایک سال نہیں دے سکتا ہے تو دوسرے سال دے ۔ یا تیسرے سال دے ۔ اوسی طرح یہ ٹننٹ کے متعلق بھی ہونا چاہیے اور یہ اینلنگ (Annulling) اختیار تحصیلدار کو دینا چاہیے ۔ اگر ٹننٹ کسی صورت کے تحت یا حالات کی وجہ سے نہیں دے سکتا یا یکمشت فوراً داخل نہیں کرسکتا تو تین سالوں میں ادا کرسکتا ہے ۔ ایسا اختیار اس کے اندر رکھنا مناسب ہوگا ۔ آخر میں جو پراویزو ہے وہ اوس میں بھی تھا اور اس میں بھی ہے لیکن دونوں میں فرق ہے اوس میں یہ ہے کہ اگر کراپس فیل (Fail) ہوجائیں تو رعایت یہ کی گئی کہ بجائے اسکے کہ پوری وصول کیا جائے ایک سال کی مہلت دیجائے ۔ گویا فیلور اف کراپس (Failure of crops) کی صورت میں ایک مدت دیجاتی ہے ۔ لیکن میں اس اصول سے متفق نہیں ہوں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ فیلر اف کراپس کی صورت میں جو ریمشن (Remission) وغیرہ ملتا ہے اور خود مالک سے ایسے کلیمیٹیز (Calamities) جو متعلق ہو جاتے ہیں تو وہ اٹومیٹکلی (Automatically) قولدار تک بھی اکسٹنڈ (Extend) ہونے چاہئیں ۔ یہ دونوں سے بھی متعلق ہونا چاہیے قولدار کو بھی اس کا فائدہ ملنا چاہیے ۔ ضمن (۳) میں اس کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا تو آٹومیٹکلی ملیگی ۔ لیکن ہم نے اس کی صراحت کردی ہے کہ تاکہ اوسکو بھی پورا یہ معلوم ہو جائے کہ اگر نہیں دیگا تو سزا ہوگی ۔ اس لیے اس دفعہ کے اندر اس کو تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے ۔ مزید یہ بھی ہم نے رکھا ہے کہ رقم ذریعہ منی آرڈر بھیجی جاسکتی ہے ۔ عام طور پر یہ تجربہ ہے کہ قولدار تو رقم دینا چاہتے ہیں لیکن پٹہ دار نہیں لیتے ۔ دفعہ (۴۴) معطل ہو جانے کی وجہ سے ایسے کیسس (Cases) نہیں ہیں ورنہ ہوتا یہ ہے کہ کاشتکار سے تین سال تک رقم لینے میں پس و پیش کیا جاتا ہے ۔ اور زمیندار ہمیشہ ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں اس لیے قولداروں کی سہولت اور تجربہ کے لحاظ سے ہم نے یہ رکھا ہے ۔ سلطان آباد تعلقہ

کا حال میں سناتا ہوں ۔ وہاں قولدار رقم دینے آتا ہے لیکن مالک کہتا ہے میں نہیں لیتا ۔ ناچار طور پر انکار کردیتا ہے ۔ کوئی سزا تو اوسکو اس کے لیے نہیں دی جاتی ۔ قولدار سلطان اباد سے کریم نگر تک موٹر میں آتا ہے اور جاتا ہے اس میں (۴۴) روپیہ خرچہ قولدار کو برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ مالک عمداً یہ کہتا ہے کہ وہیں داخل کردو میں یہاں نہیں لیتا ۔ اس لیے منی آرڈر کے ذریعہ بھیجنے کی سہولت ہم نے رکھی ۔ منی آرڈر کرنے کی سہولت آج کل ہر جگہ ہے ۔ وہاں سے منی آرڈر کرسکتا ہے ۔ اوسکے علاوہ جب وہاں وہ رقم داخل کرنے جاتا ہے تو باوجود اسکے کہ زمانہ بدل گیا ۔ لیکن صیغہ داروں کی ذہنیت نہیں بدلی ۔ محکموں کا طرز عمل نہیں بدلا ۔ ایک کاشتکار کچہری میں رقم جمع کرنے آتا ہے ۔ لیکن نہ وہاں اوسکی داد ہوتی ہے نہ فریاد ۔ رقم کہاں جمع کرے یہ اوسکی سمجھ میں نہیں آتا ۔ درخواست دینے کے لیے کسی کو پکڑنا پڑتا ہے ۔ یہ تمام مسائل ہوتے ہیں ۔ صیغہ دار سے جب وہ جاکر کہتا ہے کہ مجھے جلدی جانا ہے رسید دے دیجیے تو کہا جاتا ہے کہ دو روپیہ دے دیں تو جلدی رقم جمع کرکے رسید دیجائیگی ۔ اسطرح اس غریب کے لیے یہ ایک سزا ہوجاتی ہے ۔ اسطرح کی دقتیں جو سمجھتے ہیں ہم اون کو کم کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ اس لیے ہم نے منی آرڈر کرنے کی ترمیم پیش کی ہے ۔ اس طریقہ سے دفعہ (۲۸) نے طور پر ڈھالا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خود اس دفعہ کے اسکوپ (Scope) اور منشا کے باہر نہیں ہے ۔ بلکہ اوسکے اندر رہتے ہوئے چھوٹی موٹی تبدیلیاں جو اصولی اور ضروری تھیں پیش کی گئی ہیں ۔ امید ہے کہ ان کو بھی قبول کرلیا جائیگا ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ اس کلاز میں چند ایسے الفاظ آئے ہیں جنکے معنی کچھ اور ہوسکتے ہیں اس لحاظ سے ترمیم کی ضرورت ہے اور اس پر مجھے آنریبل ممبر میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

श्री अकुशराव घारे—अध्यक्ष महोदय अिस सेक्शन के तहत लैंड लॉर्ड को यह अखत्यार दिया गया है कि जो टनन्ट है वह यदि तीन साल तक रेंट की रकम लैंड लार्ड को न दे तो वह रकम मालिक अेक साथ वसूल कर सकता है। अुसे यह अधिकार है कि तीन साल के रेंट की रकम वह अेक साथ वसूल कर सकता है। अिससे टनट को क्या तकलीफ होने वाली है मैं समझाना चाहता हूं। जो ब्लॅक कॉटन सॉअिल है जिसका धारा ३२ रुपये हैं अुसके चार पांच गुना यानी करीब १५० रुपये होते हैं और अुसके तीन साल के लिये करीब साढे चार सौ रुपये होते हैं।

" preceding the date of application made under sub-section (1) in excess of the rent due from him

जब हम अिस मसले पर गौर करेंगे तो मालूम होगा कि यह तीन साल का अर्सा टेनंट के लिये कितना ज्यादा होता है। मेरा तो तजरुबा यह है कि काश्तकार जब लॅंड लार्ड को रेंट देता है तो अुसकी रसीद भी नहीं देते है और काश्तकार से रेंट न भी आया तो वह अुसकी फिकर करते हैं और अैसी हालत में महज टनट को परेशान करने के लिये वे तहसीलदार के पास अैसी दरखास्त

देंग कि अिमन हमारा तीन साल का रेट नही दिया ह। फिर टनट को यह साबित करना होगा कि मैंन बरावर रेट दिया ह। अिस तरह से अुसे तग किया जा सकता ह।

हमन जो फॅमिली हालि्डग रखा ह अुसमें असा बताया ह कि ८०० रुपय का नट अिनकम होना चाहिय। अिस नट अिनकम म स अगर ६०० या ६५० रुपय रेट देन में चले जाते ह तो फिर अुस साल का कल्टिवेशन, वह किस तरह से कर सकता ह। अगले साल की फसल का अितेजाम करन के लिय तो अुसे कुछ भा पसे किसी भा हालत म नही मिलते ह। जो अुसका डयु (Due) रेट होगा वह देन क वाद फिर बाकी पसे म वह किस तरह अपना काम कर सकता ह।

जो मक्शन ह अुसम यह अल्फाज ह

His tenancy shall be deemed to be terminated

अिसके बाद यह अलफाज ह

The tenant shall be liable to be evicted

अिस तरह यदि हुआ ता फिर टनट और लड लाड के जो रीलेशास (Relations) होते ह वे ज्यादा खराब होते ह टनट अपना लड लाड को देनें में ज्यादा सहूलियते मिलनी चाहिय असा अिस हाअुस क अिस तरफ के आनरेबल मेंबस का ख्याल है। अिस लिय क्लाज १६ में यह अमडमेंट लाया जा रहा है कि जहा अल्फाज थ्री अियस के ह वहा पर अुसकी बजाय वन अियर के अल्फाज होन चाहिय जिससे टनट पर ज्यादा सख्ती नही होगी। हमारे चीफ मिनिस्टर साहब अपनी अक तकरीर म बोल रह थ कि जो लोग दूसरी जगहो पर नौकरी करते ह अुन्हे अपना रेट अदा करन के लिय कुछ सहूलियते मिलनी चाहिय। तो मेरा कहना यही कि टनट फिर वह कही भी क्यो न हो अुसे रट अदा करन में ज्यादा सहूलियते मिलनी है चाहिय। अब म यहा पर ज्यादा बोलकर हाअुस का वक्त जाया करना नही चाहता हू। और आनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब अिस पर गौर करेंग असी अुमीद करते हुय अपना भाषण समाप्त करता हू।

The House then adjourned for lunch till Three of the Clock

The House re assembled after lunch at Three of the Clock

[*Mr Speaker in the Chair*]

شری اناجی راؤ گوائے مسٹر اسپیکر

شری وی رام کشن راؤ ۔ قبل اسکے کہ آنریبل ممبر اپنی تقریر شروع کریں میں یہ عرض کردوں کہ جو امنڈمنٹس آئے ہیں اور جن پر چرچا ہوئی ہے ان میں سے شری کشن رام ریڈی کا امنڈمنٹ جو پندرہ دن کی مدت کو بڑھا کر (۹) دن کی مدت قرار دینے سے متعلق ہے میں اس امنڈمنٹ کو قبول کرتا ہوں اس کا پہلے سے اعلان کردینا میں نے اسلئے مناسب سمجھا تاکہ اس سے متعلق بحث میں وقت کم جائے ۔

شری انا جی راؤ گوائے - مسٹر اسپیکر - اس سیکشن میں جو امنڈمنٹ آنریبل ممبر نے پیش کیا ہے اس پر چرچا کرنے سے پہلے میں آنریبل چیف منسٹر سے کچھ ایکسپلینیشن (Explanation) چاہتا ہوں - ممکن ہے کہ وہ اپنی تقریر میں اس پر روشنی ڈالیں - ورڈنگ (wording) کچھ ایسی ہے جس سے کچھ غلط فہمی کا امکان ہے - جیسا کہ سیکشن ( ) کے متعلق ایک آنریبل ممبر نے کہا یہ پراویزو ہے جس پر کوئی امنڈمنٹ پیش نہیں ہوا ہے -

Provided that nothing in this section shall apply to any tenant whose tenancy is terminated for non payment of rent if he has failed in any three years to pay rent within the period specified in sub clause (*i*) of clause (*a*) of sub section (2) of Section 19

یہاں جو الفاظ آئے ہیں

'Failed in any three years'

اس کا سینس (Sense) کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے - کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی تین سال میں - ایک ٹیننٹ ایسا ہے جو ایک سال لگان داخل نہیں کیا - دوسرے سال دیدیا - پھر تیسرے سال نہیں دیا - اس طرح تین سال کنٹینیوسلی (Continuously) ضروری ہے یا نہیں اسکا سینس پیدا نہیں ہورہا ہے - میں چیف منسٹر صاحب سے خواہش کرونگا کہ اس پراویزو کو کسطرح

شری بی رام کشن راؤ - اسکے بارے میں انٹی سپیٹ (Anticipate) کیا جارہا ہے اس میں " ان " کا لفظ ہے - اسکی بجائے " فار " رکھ سکتے ہیں ' ان انی تھری ایرس ' (in any three years) کی بجائے ' فار انی تھری ایرس " (For any three years) رکھا جاسکتا ہے - میں اس کے لیے تیار ہوں اور میں نے نوٹ کرلیا ہے - اس میں ضرور ابہام تھا -

شری انا جی راؤ گوائے - کنٹینیوسلی (Continuously) کے الفاظ بڑھا دیے جائیں تو اور بھی کلیر (Clear) ہو جاتا ہے - یا اسکی ضرورت نہیں ہے اس پر غور کرلیجیے -

شری بی رام کشن راؤ - اسکی ضرورت نہیں ہے -

شری انا جی راؤ گوائے ' فار انی تھری ایرس " (For any three years) کا مطلب اگر چیف منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ کنٹینیوسلی تھری ایرس " (Continuously three years) تو پھر ٹھیک ہے - کنٹینیوسلی ہونا چاہیے یا نہیں اس پر غور کرلیجیے - میرا تو خیال یہ تھا کہ کنٹینیوسلی تھری ایرس (Continuously three years) ہونا چاہیے - ورنہ چھ سال میں یہ تین سال آجاسکتے تو پھر اسکے کیا معنی ہونگے - الفاظ سے جو معنی نکلتے ہیں اسکی تعبیر کیا ہوسکتی ہے

اس پر غور کرنا چاہئے ۔ ان الفاظ سے وہ منشا پورا ہوتا ہے یا نہیں جو چیف منسٹر صاحب کا یا اس ہاؤز کا ہے ۔ دوسری چیز یہ کہ اس پروویزو پر امنڈمنٹ پیش نہیں ہوا ہے اسلئے میں یہ چاہتا تھا کہ آنریبل ممبر بھوکردن نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس پر امنڈمنٹ دوں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس طرح موو کیا جائے اسپیکر صاحب شاید کوئی راستہ نکالیں کہ امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ کیسے دئے سکتے ہیں اور کیا پروسیجر (Procedure) اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ جو امنڈمنٹ آنریبل ممبر بھوکردن نے پیش کیا ہے اسکو قبول فرمائیں تو اس امنڈمنٹ کے ساتھ دو چیزیں رکھی جا سکتی ہیں ۔ سکشن ۹ میں کازس آف دی ٹرمنیشن (Causes of the termination) بتائے گئے ہیں اسکو ٹرمنیٹ کرنے کا پروسیجر ہمارے قانون میں نہیں ہے کہ کن وجوہات کی بنا پر کسطرح ٹرمنیٹ (Terminate) کیا جاسکتا ہے ۔ ٹننٹ کو درخواست پیش کرنا چاہئے یا ٹننٹ خود بخود سرینڈر کرے یا دوسرے وجوہات بتائے گئے ہیں زمین خراب کردی ہے یا رینٹ داخل نہیں کیا ہے ۔ سکشن (۲۸ و ۳۲) آتا ہے جس میں ٹرمنیٹ کرنے کا پروسیجر نہیں بتایا گیا ہے زیادہ سے زیادہ یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس سبب سے کی نوٹس دی جائیگی کیا نوٹس دینا کافی ہے یا ٹرمنیٹ کرنے کے لئے کوئی خاص پروسیجر ہونا چاہئے اس واسطے میں یہ چاہتا تھا کہ سکشن ۲۸ کے تحت ٹرمنیشن پہلے ہونا چاہئے ۔ ٹننسی کو ٹرمینیٹ کرنے کے بعد اجکشن کا سوال آئیگا ۔ پہلے دعوی ہوتا ہے پھر اسکے بعد ڈگری ہوتی ہے اسکے بعد تعمیلی کارروائی کی نوبت آتی ہے اس کے لئے علحدہ پروسیجر اختیار کیا جاتا ہے ٹرمنیشن آف ٹننسی (Termination of tenancy) یہ ڈگری ہوگی اسکی تعمیل سکشن (۳۲) کے تحت اجکشن سے ہوسکتی ہے اگر ٹرمنیشن کی دفعہ نہیں ہے اور اجکشن کی دفعہ ہے تو اسکو دور کرنے کے لئے سکشن ۳۲ کے اختیار کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ میرا امنڈمنٹ ٹودی امنڈمنٹ اس طرح ہے جیسا کہ آنریبل ممبر بھوکردن نے کہا ہے

Where a tenancy of any land held by a tenant is terminable for non payment of rent and the landholder files any proceedings under Section 32 of the said Act to eject the tenant

اسکے بجائے میں یہ چاہتا ہوں کہ

'If a landholder files any application for the termination of the tenancy

اسکے بعد پھر عہدیدار لینڈ ہولڈر کو کال (Call) کرے وہ رقم داخل کرتا ہے تو رقم داخل کرالے ورنہ ٹرمینیٹ کرنے کا جو طریقہ ہوسکتا ہے وہ اختیار کیا جائیگا ۔ اسطرح سے صرف سب سکشن (۱) قبول کرلیا جائے تو پراویزو کی جو گڑبڑ ہے وہ بھی نکل جاتی ہے ۔ البتہ اس امنڈمنٹ کے جو آخری الفاظ ہیں

And in case of default by the tenant the Tahsildar may re cover the rent arrears as arrears of land revenue If it becomes impossible after all efforts in this behalf to recover the arrears the Tahsildar shall by ejecting the tenant assume management of such land as per provisions of Chapter VI of the said Act in case the landholder does not or cannot self cultivate the land or has already in his personal cultivation a holding equal to or exceeding three family holdings

ابھی ماننے کے لیے تیار ہو جاونگا لیکن اسکے بعد کے جو الفاظ ہیں

The Tahsildar may after such enquiry as he considers neces sary pass such orders as he deems fit If necessary he shall pass an order of instalments payable in not more than 3 years The Tahsildar in passing such an order shall allow to the tenant as a set off the sum if any paid by such tenant to the landholder within a period of three years immediately preceding the date of application made under sub section (1) in excess of the rent due from him

یہ نکال دیے جائیں تو ممکن ہے آپ کا مقصد پورا ہو جائیگا شاید یہ آپکو ریولیوشنری (Revolutionary) معلوم ہو اور آپ اسکو قبول نہ کریں تا ممکن ہے اسکو قبول کریں پروسیجر ایسا ہونا چاہیے کہ غلط فہمی باقی نہ رہے

آگے چلکر جو امینڈمنٹ آیا ہے اس میں میں تھوڑا سا ایکسپلینیشن (Explanation) چاہتا ہوں سکنڈ کلاز میں الفاظ یہ ہیں

In excess of what ?

" ان ایکسس (In excess) کے کیا معنی ہیں سمجھ میں نہیں آرہے ہیں ایک طرف تو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تین سال کے لیے تحصیلدار کے پاس درخواست پیش کریں اور اس اخری سیکشن میں بتایا گیا ہے کہ اگر تین سال کے اندر سیٹ رقم نہ دے تو اسکو سیٹ کیا جائے ان ایکسس کے معنی کیا ہیں

شری بی رام کشن راؤ ان ایکسس کے معنی ان ایکسس آف واٹ ارڈو

شری اناجی راؤ گوانے مجھے ذرا اس میں دو معنی نظر آئے ہیں

شری بی رام کشن راؤ کوئی دو معنی نہیں ہیں صرف شبہ ہے دل میں شبہ ہے معنی صاف ہیں شبہ ہے تو اس کا کوئی جواب میرے پاس نہیں ہے

شری اناجی راؤ گوانے - ہاں ہم زیادہ مانگ رہے ہیں

There should not be two meanings for those words

ہم یہ چاہیے ہیں کہ جہاں کہیں غلطیاں ہوں دور ہو جائیں

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ جہاں غلطیاں ہیں میں ماننے کے لیے تیار ہوں لیکن جہاں صاف ہے اس کا میں کیا جواب دوں ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ چاہے آپ مانیں یا نہ مانیں لیکن جو شبہات پیدا ہوئے ہیں انکا میں نے اظہار کردیا ہے ۔

ٹرمینیشن (Termination) کے بارے میں جو دو امینڈمنٹس آئے ہیں اس سلسلے میں میں آنریبل منسٹر ورام بھوکردن سے یہ عرض کرونگا کہ میں انکے امینڈمنٹ پر اسطرح امینڈمنٹ ٹو امینڈمنٹ (Amendment to Amendment) کرنا چاہتا ہوں ۔ ٹرمینیشن کی طرح ہوگا میں یہ ملادیتا ہوں ۔ اجکشن (Ejection) کے لیے سکشن ۳۲ جسطرح پہلے تھا ویسا ہی ہے ۔ میں اوسی حدتک امینڈمنٹ کو امینڈمنٹ موو کرنا چاہتا ہوں ۔

* شری کے۔ وینکٹ رام راؤ ۔ دفعہ ۲۸ کے سلسلہ میں جو دو سب کلازس اضافہ کیے گیے ہیں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنے سے پہلے میں یہ کہونگا کہ دفعہ ۲۸ کا مارجنل نوٹ اور اسکا منشا بالکل صاف ہے وہ یہ ہے کہ —

Relief against termination of tenancy for non payment of rent

یہاں عدم ادائی قول کی صورت میں قولدار کے حقوق جو ختم ہو جاتے ہیں اسکے جواز کے لیے دفعہ ۲۱ میں ایک صورت دی گئی ہے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دفعہ ۲۸ میں سب کلازس کا جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے اس کا مقصد ہی فوت ہوتا ہے ۔ اس سے پہلے پٹہ داروں کو جہاں کہیں رقم قول حاصل کرنا ہے وہاں دفعہ ۲۷ قانون مالگزاری کی کارروائی کرنی پڑتی ہے ۔ اس سے بچنے کے لیے دفعہ ۲۸ قانون ہذا کے تحت ہی کارروائی ہوسکتی ہے ۔ جو پراویزو سب سکشن کے ذریعہ بڑھائے گیے ہیں وہ نہ صرف خلاف اصول ہیں بلکہ آجکل دیہاتوں میں جو طریقہ رائج ہے اس کے بھی خلاف ہے ۔ عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی آفات آسمانی کی وجہ سے فصلیں تلف ہو جاتی ہیں تو ایسی صورت میں رنٹ (Rent) ٹوٹلی (Totally) یا پارشلی (Partially) معاف کیا جاتا ہے ۔ کوئی نزاع پیدا ہوتی ہے تو گاؤں کے بڑے لوگ جمع ہو کر یہی فیصلہ کرتے ہیں کہ رنٹ ٹوٹلی یا پارشلی معاف کیا جائے لیکن دفعہ ۲۸ کے تحت جو سب سکشن (۲) بڑھایا جا رہا ہے اسکے ذریعہ اب ایک نیا بارل کر رہے ہیں اسکا پراویزو یہ ہے کہ تحصیلدار کے پاس ایسے بقایا کے سلسلے میں کارروائی پیش ہوئے پر وہ ایک سال کی مدت دیتا ہے اگر اس معینہ مدت میں وہ رقم ادا نہ کرے تو ٹننٹ کے حقوق قولداری ختم ہو جاتے ہیں اور وہ بیدخل کیا جاتا ہے ۔ یہاں لیڈر آف دی ہاؤس بھی اپنے تجربہ کو سامنے رکھیں اور یہ بتلائیں کہ دیہاتوں میں جو لبرل اٹیٹیوڈ (Liberal Attitude) ہے کیا یہ پراویزو

اس کے خلاف ہیں ۔ اس پراویزو کے ذریعہ قولداروں کے رہنے سہے حقوق جو رواج کے
طور پر ھی انہیں حاصل ھیں پٹہ دار سے لگان کی معاف لینے کا جو حق انکو حاصل ہے
آپ اسکو بھی ختم کررہے ھیں اور قولدارکو اس سے محروم کررہے ھیں ۔ اسلیے اس
پراویزو کو اس ں رکھنے کی ضرورت ںہیں ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے کہونگا کہ وہ
اس پر غور فرمائیں ۔ دیہات میں ایسا طریقہ ہے لیکن آپ قانون کے ذریعہ یہ طے کررہے
ھیں کہ اس طریقہ عمل کے خلاف لیکن لارڈ معاف دینا بند کردے ۔ اور وہ مطالبہ کرنے
والا شائیلاک (Shylock) بنجائیگا ۔ اب پٹے داروں کی بھلائی
کے لیے ھی سہی انہیں شائیلاک نہ بنایے اس سے جو کچھ معاف عموماً ملاکرتی ہے
وہ بھی بند ہوجائیگی اور یہ پراویزو راستے میں حائل ہوگا ۔

سری بی رام کشن راؤ ۔ کسطرح حائل ہوتا ہے ۔ آنریبل ممبر یہ غلط فہمی
پیدا کر رہے ھیں ۔ کیا یہ سب سکشن ( ) میں ہے یا سب سکشن (۲) میں ۔

شری کے و نکٹ رام راؤ میں وہ پراویزو ب کو پڑھکر سناتا ہوں ۔

Provided that if the Tahsildai is satisfied that in consequence of a total or paitial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due the'Tahsildar may for ieasons to be recoided in writing diiect that the aiiears of rent together with costs

Shri B Ramakrishna Rao I am soiry

یہ کونسے پراویزو کے تحت ہے

شری کے و نکٹ رام را یہ سب سکشن (۲) کا پراویزو ہے

Shri B Ramakrishna Rao I was mistaken, Sir I was thinking that the hon Member was referring to proviso to sub section I

شری کے و نکٹ رام راؤ یہ موجودہ طریقہ کار کے الکل خلاف ہے
جو عمل ہے کہ فصل تلف ہونے کی صورت میں رنٹ کی معاف دیجاتی ہے وھی انصاف
کا تقاضہ ہے لیکن اس پراویزو کے ذریعہ موجودہ رسم و رواج کو بدلکر ایک غیر منصفانہ
جبر لائی جا رہی ہے ۔ کاسکار کو فائدہ ہوتا ہو لیکن اب پٹہ دار کو رنٹ وصول کرنے کا
حق دیرہے ھیں جو کہ بی طرح جا رہیں ہے اسلیے میں سجسٹ (Suggest)
کرونگا کہ سب سکشن (۳) میں سے یہ الفاظ نکالدیے جائیں

When a tenant tenders an amount on account of rent to the landholder for any period and if the landholder refuses to receive it or refuses to grant a receipt for it

یہ نکالدیں تو مطلب نکلجاتا ہے ۔

The tenant may present to the Tahsildar an application in writing for permission to deposit in his office the full amount of rent

اگر وهاں کاما ( ) بڑھا دیں تو بور طلب کلحانا ہے

The Tahsildai may receive the amount in deposit and give a receipt for it

اور یہ کہ ببسٹ صالبا بهی رقم د حل کرسکتا ہے یا یہ کے درتعه بهی بهجواسکتا ہے
اگر کسی طرح وه تحصلدار کو بہیج جاے تو و رسد احر کرتگا اس میں جو پروسیجرل
ڈیفکلٹی (Procedural difficulty) ہے ور اسکو ورکرے کے لیے
ضمن (۳) کو سبسی ٹیوٹ (Substitute) کرنے کے لیے د ٹ بیس کیا گیا
ہے اگر اس میں سے و لفاظ نکالدیے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ طلب صاف
ہوجائیگا

شری ادهو راؤ پٹیل اسپیکر سر میں

شری بی رام کشن راؤ میں سمجھتا ہوں کہ کافی بحث ہوچکی ہے اور اگر
میں صاحب کا جواب دیدوں تو پرنسل ممبرس کی تشفی ہو جائیگی

Mr Speaker Let Shri Uddhava Rao Patel speak

* شری ادهو راؤ پٹیل میں صرف دو سٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کیے دیتا ہوں۔
سکشن (۸) کے ذریعہ ریزمپشن (Resumption) اور سسپنسن آف رینٹ
(Supsension of rent) ہوتا ہے جب فصلیں خراب ہوجاتی
ہیں تو ریزمپشن کی صورت میں مالک پر ذمہ داری ہے کہ وہ سسپنڈ (Suspend)
کرے سکشن (۸) کا سب سکشن (۵) اس کلاز کے محور سب
سکشن (۲) کے پراویزو کے خلاف ہے سکشن (۸) کا سب سکشن ( ) یہ ہے کہ —

Notwithstanding anything contained in section 73 of the Land Revenue Act whenever for any cause the payment of the whole land revenue payable by a landholder in respect of any land is suspended or remitted the landholder shall suspend or remit as the case may be the payment to him of the whole of the rent of such land by the tenant If in the case of any land payment of the land revenue is partially suspended or remitted the landholder shall suspend or remit a proportionate amount of the rent payable in respect of such land by the tenant

سب کلاز (۵) ۔ اسطرح ہے کہ —

If any landholder fails to suspend or remit the payment of rent as provided in this section he shall be liable to refund to the tenant the amount recovered by him in contravention thereof, and

on the application of the tenant the Tahsildar may after due enquiry make an order for the refund of such amount

فصلیں خراب ہو جانے کی صورت میں لینڈ ریونیو سسپنڈ یا معاف کی جاتی ہے اسی صورت میں سکشن ۸ کے تحت مالک پر ذمہ داری ہے کہ وہ رینٹ کو معاف کرے یا اسی پروویژن کے لحاظ سے جس پروویژن سے فصل خراب ہوئی ہے رینٹ ملتوی رکھے لیکن یہاں ۲ و ۳ کے لحاظ سے فصلیں خراب ہونے کی صورت میں بھی لینڈ لارڈ رینٹ طلب کرسکتا ہے یہاں یہ ہے کہ —

Provided that if the Tahsildar is satisfied that in consequence of a total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due the Tahsildar may for reasons to be recorded in writing direct that the arrears of rent together with costs of the proceedings shall be paid within one year from the date of the order

اس سکشن کے تحت اگر وہ درخواست دیتا ہے کہ پچھلے دو سال میں میرا رینٹ وصول نہیں ہوا ہے ایسی صورت میں فصلوں کا خراب ہو جانا تحصیلدار تسلیم کرتے ہوئے بھی اتنا وصول کرنے کا آرڈر دیگا ایک طرف سکشن ۸ اسطرح ہے کہ مالک پر ذمہ داری عائد کی جاتی ہے کہ اگر وہ رینٹ وصول بھی کیا ہے تو وہاں کی ریونیو سرکاری طور پر معاف ہونے کی صورت میں تحصیلدار اسکو ریفنڈ (Refund) کروا کر ٹیننٹ کو واپس کریگا میں ایسا ہی آنریبل منسٹر آف دی بل کے علم میں لانا چاہتا ہوں

سری بی رام کشن راؤ اس کلاز کے متعلق جو امینڈمنٹس دیے گئے ہیں ان میں سے ایک کے بارے میں میں نے عرض کیا ہے کہ میں اسکو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں ۔ اس کلاز کے بارے میں مجھے صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ ۱۰ دن کی مدت سکشن ۹ ، کی ورڈنگ کے مطابق یہاں پر رکھی گئی ہے جو سرکاری قسط یا رینٹ کو پندرہ دن کے اندر ادا کرنے کے لیے ہے سکشن ۹ جسے ہم پاس کرچکے ہیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹیننسی کب ٹرمینبل (Terminable) ہے ۔ اسکے سب سکشن میں یہ بتلایا گیا ہے کہ واجب الادا ہونے کی تاریخ سے ۱۰ دن کے اندر نہ دے تو وہ ٹرمینبل ہو جائیگی

یہاں تحصیلدار کے پاس درخواست پیش ہوئی ہے تو اسکو بھی ۵ دن کی مدت دی گئی ہے لیکن اس میں اور اوس میں کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے صرف مطابقت کے لیے یہ مدت رکھی گئی ہے ۔ جیسا کہ کہا گیا ممکن ہے کہ ۵ دن کی مدت ٹیننٹ کے لیے ناکافی ہو اسکے خلاف یہ بھی کہا جاسکتا ہے اگر ہم مہینے کی مدت رکھی جائے تو پہلی فصل کی رقم تو وہ دیتا ہی نہیں اسطرح دوسری بھی رقم ختم کرلیگا لیکن

اگر مدت کم رکھی جائے و کم رقم دینی رقم دیگا اسکی مدد ہوسکتی ہے لیکن پھر
بھی اس طرف ا ر(Year) کرتے ہیں تو بجائے اسکے کہ ۰ دن کی مدت دیں ۹ دن
کی مدت دے سکتے ہیں میں اسکو قبول کرلے رہا ہوں گو اس سے رنٹ کے پیمنٹ
(Payment) میں ڈیلے (Delay) ہونے کا اندیشہ ہے

لیکن دوسرے سارے امنڈمنٹس جو دیئے ہوئے ہیں نہ انکی ضرورت ہے اور نہ
وہ کسی اصول پر مبنی ہیں واقعہ یہ ہے کہ یہ جو سکشنس ہیں انکو ایک دوسرے
کے ساتھ دیکھنا چاہیے سکشن ۹ میں مختلف صورتیں بتلائی گئی ہیں اور انکے ساتھ ساتھ
نان پے منٹ اف رنٹ (Non Payment of rent) کی بھی ایک شکل ہے
(اے) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ رنٹ واجب الادا ہونے کے ۰ دن کے اندر رقم داخل
نہ کرے تو ٹیننسی ترمنیٹ ہوجاتی ہے یا ٹرابونل (Tribunal) کا کوئی
فیصلہ ہو تو بھی ترمنیٹ ہوجاتی ہے ایسی اور بھی کئی صورتیں اور شرائط ہیں ۔
وہ سب ان شرائط کو انڈیکیٹ (Indicate) کرتے ہیں جو ٹیننسی کی
اختتام دیتے ہیں سکشن (۲۸) ان صورتوں کو بتلاتا ہے جن میں ٹیننسی کے ٹیننٹس
سے ریلیف ملتا ہے اور ٹیننسی نہیں ہوسکتا ۔ اسکے تحت قائم رہنے کا تحصیلدار حکم
دے سکتا ہے اور قبضہ دلانے کے لیے اختیار سکشن ۳۲ میں ہے چاہے ٹیننٹ لینڈلارڈ
سے لے یا لینڈ لارڈ ٹیننٹ سے قبضہ لے ۔ درخواست سکشن ۳۲ کے تحت نہیں کرسکتے
ہیں ۔ سکشن ۹ میں جیسا کہ میں نے کہا کوئی پروسیجر نہیں بتلایا گیا ہے اس وقت
سکشن ۲۸ زیر بحث ہے ۔ اب جو بحثیں ہوئیں انکا خلاصہ یہ ہے کہ ٹیننٹ کو رنٹ ادا
کرنے کے لیے مزید سہولتیں ملنا چاہیے اس میں بعض امنڈمنٹس تو ایسے ہیں کہ
ٹیننٹ کے نان پے منٹ اف رنٹ کے سلسلہ میں بھی ایوکشن نہ کرنے کے لیے ہیں
یہ تمام صورتیں جو امنڈمنٹس میں بتلائی گئی ہیں وہ کچھ تو اس پروسیجر کی غلطی پر
مبنی ہیں جو اس میں لے ڈون (Lay down) کیا گیا ہے ۔ ابھی
ایک آنریبل ممبر نے جو سکشن ۸ کا ذکر کیا وہ میری سمجھ میں ہے میرے خلاف
نہیں ہوسکتا اس میں یہ تمام صورتیں بتلائی گئی ہیں کہ جہاں کہیں لینڈ ریونیو کا
ریمشن ہو یا سسپنشن ہو معاف کیا گیا ہو یا ملتوی کردیا گیا ہو ان تمام صورتوں میں
لینڈ لارڈ پر یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اس حد تک لینڈ لارڈ بھی رنٹ معاف کرے یا
ملتوی کرے جہاں ایسی صورتیں ہوں جیسے آفت آسمانی یا کسی اور وجہ "کازس
بیانڈ کنٹرول (Causes beyond control) جیسا کہ کہا گیا ۔ ویسے
حالات بھی پیدا ہوئے ہیں تو وہاں پر بھی لینڈ ریونیو معاف ہوتا ہے یا سسپنس
ہوتا ہے اور ایسی صورت میں لینڈ لارڈ پر بھی یہ لازم ہے کہ اسی پروپورشن میں
معاف کرے یا سسپنس کرے اگر وہ معاف نہ کرے تو تحصیلدار کو درخواست دیجاسکتی
ہے اس دفعہ میں ایسے تمام سیف گارڈس رکھے گئے ہیں اب سوال ان ہی صورتوں
کا ہے کہ مالگزاری معاف ہونے کی صورت میں جو رعایت پٹہ دار کو ملتی ہے وہی

رعایت پوری پوری سب کو ملی ہے یا نہیں اسکا پورا پورا انتظام کیا گیا ہے
اور سکشن ۹ میں یہ نئے سیکشن ملائے گئے ہیں سکشن ۸ جسکو ترمیم میں
نے بھی بڑھا دیا ہے اس میں خاص طور پر یہ ہے کہ

If any landholder fails to suspend or remit the payment of rent as provided in this section he shall be liable to refund to the tenant the amount recovered by him in contravention thereof and on the application of the tenant the Tahsildar may after due enquiry make an order for the refund of such amount

اس صورت میں یہ بالکل صاف ہے اب ۲۸ میں کیا ہے ۲۸ میں ان صورتوں کے بارے
میں ایک مزید رعایت دینے کے ساتھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جہاں لینڈ ریونیو
معاف ہونے کا سوال نہیں ہے انفرادی حیثیت سے کاشت خراب ہو جاتی ہے اسکا
نقصان ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے لگان کی ادائی کی سکت نہیں رہتی تو ایسی
صورتوں میں مزید کیا رعایت ہونا چاہیے اسکا ذکر ہے

قانون کی تعبیر کا اصول یہ ہے کہ تمام سکشنس کی ایک ساتھ تعبیر کی جاتی ہے
و ایک دوسرے انٹر ڈپنڈنٹ (Interdependent) ہوتے ہیں
کا انٹرپریٹیشن (Interpretation) ایک دوسرے کے ساتھ
ملکر ہوتا ہے ترمیم پیش کرنے والے ممبر اچھی طرح جانتے ہیں وہ ممبرس آف دی بار
(Members of the Bar) ہیں لیکن لگ انٹرپریٹ نہیں کیا جاتا بلکہ ایک سکشن
میں جو حقوق دئے گئے ہیں انکو نافذ رکھتے ہوئے دوسرے سکشن کو انٹرپریٹ
(Interpret) کیا جاتا ہے اگر کوئی کانفلکٹ (Conflict)
پیدا ہو تو اس اصول کے لحاظ سے تعبیر کی جائیگی اس لحاظ سے سکشن ۸ کے جو رائٹس
ہیں وہ بھی رد نہیں ہونگے اور اگر آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسکے تابع
نہیں ہے تو وہ غلطی پر ہیں سب سکشن ۲ کا جو پیرا ہے وہ اسطرح ہے

Provided that if the Tahsildar is satisfied that in consequence of a total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due

یہ جو الفاظ ہیں وہ انڈیویجول کیسس سے تعلق رکھتے ہیں انکا تعلق ان کیسس سے
نہیں ہے جو جنرل کلیمٹی یا پارشل یا ٹوٹل سسپنشن کے سلسلہ میں ہیں ان کیسس
کے لیے الگ پراویژن ہے ان صورتوں کے علاوہ جہاں سب یا تو رکھنا بسٹ کیس
اور طرح سفر (Suffer) کرنا ہے اس کے لیے مزید یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ

the Tahsildar may for reasons to be recorded in writing direct that the arrears of rent together with costs of the proceedings if awarded shall be paid within one year from the date of the order

یعنی خاص صورت میں اگر کسی ٹننٹ کا نقصان ہوا ہو اور موجہ سے وہ نہیں دے سکا تو اس سے مزید رعایت کا یہ طریقہ رہے گا کہ ۱۵ دن یا امنڈمنٹ کو منظور کرلینے کے بعد ۹ دن کی مدت میں داخل نہ کرے تو وہ ایک سال کے اندر دیگا اس وقت تک تو ٹننسی ٹرمنیٹ نہیں ہوتی ۔ اگر اسکے بعد یعنی ایک سال کے بعد نہ دینے کی صورت میں ٹننسی ٹرمنیٹ ہوتی ہے وسکشن ۳۲ کے تحت درخواست دینا ہے جہاں ٹرمنیشن آف ٹیننسی ۔ ٹرمنیشن اور ٹرمنیٹ کے الفاظ کو بھی پیش کیا گیا ۔ میں ایک ایک امنڈمنٹ کے تعلق سے بعد میں عرض کرونگا لیکن اب جو چیزیں ہمارے اس بکس میں رکھی گئی ہیں وہ ممبئی ایکٹ کے الفاظ ہیں ۔

انریبل ممبرس کے ایک ایک امنڈمنٹ کے نقطہ نظر سے مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ میں عرض کرونگا ۔ آنریبل ممبر سری کے رم ریڈی کا امنڈمنٹ جو نائنٹی ڈیز (Ninety days) کےلیے ہے اسکو میں نے قبول کرلیا ہے اسکے بعد امنڈمنٹ (بی) ہے جو ۲۸ (۱) کے پراو رو کو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کے لیے ہے ۔ اصل سکشن ۲۸ کو اب ۲۸ (۱) کردیا گیا ہے اور اسکے پراو رو کے جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں ۔ اسکو ہم نے ویسا ہی رکھا ہے ۔

Provided that nothing in this section shall apply to any tenant whose tenancy is terminated for non payment of rent if he has failed in any three years to pay rent '

میں نے ابھی آنریبل ممبر فار پربھنی کے اعتراض کے جواب میں عرض کیا ہے کہ ان اینی تھری ایرس (In any three years) کے جو الفاظ ہیں انکے بجائے فار اینی تھری ایرس (For any three years) کو میں بہتر سمجھتا ہوں تاکہ غلط فہمی رفع ہو ۔ مگر ریلیف کا جو سکشن ہے اس سے متعلق نہیں ہونگے ۔ اگر وہ اس مدت میں بھی یعنی تین سال تک نہ دیے تو ریلیف کی شرط لاگو ہوگی اور انوکشن کے لیے آرڈرس دیئے جاسکیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ " ان " (In) کے بجائے " فار " (For) کا لفظ رکھ دیا جائے تو واضح ہوگا ۔ یہ کہنا کہ اس پراویزو کو نکال دیں تو اسکے معنے یہ نہ ہونگے کہ بادہندگی کو آپ انکریج نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر کوئی تین سال تک بھی رنٹ نہیں دیگا تو سکشن ۲ میں ٹرمنیشن اور ٹرمنیٹ کے جو الفاظ ہیں اور وہ تمام چیزیں جو اس میں رکھی گئی ہیں وہ سب اس پراویزو کے نکالنے سے ختم ہو جاتی ہیں ۔ اصل میں نان پے منٹ کی بنا پر ٹرمنیٹ ہی نہیں کرسکیں گے ۔ اسکو نکالنے سے ایک سکشن دوسرے سکشن کے خلاف ہو جائیگا اسلیے یہ ناواجبی ہوگا اور ناانصافی پر مبنی ہوگا ۔ یہ بالکل غلط الفاظ ہو جائیں گے اسلیے میں اس پراویزو کو ڈیلیٹ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں ۔ " ان " کے بجائے " فار " رکھنے کے لیے میں تیار ہوں تاکہ اس کا ابہام ختم ہو جائے اور یہ واضح ہو جائے کہ تین سال تک رنٹ

نہ دیں تو وہ رعایت کے مستحق نہیں ہونگے ۔ میں آنریبل ممبر کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بمبئی ایکٹ کے سکشن ۲۵ میں جو الفاظ ہیں وہ ہمارے سکشن ۲۸ کے مماثل ہیں ۔

' Provided that nothing in this section shall apply to any tenant whose tenancy is terminated for non payment of rent if he has failed for any three years to pay rent within the period specified in section 14 "

وہاں ' فار ،، کا لفظ ہے یہ تبدیلی کردی جائے تو یہ ابہام رفع ہو جائیگا ۔ اس حد تک تبدیلی کے لیے میں تیار ہوں ۔ جہاں تک سب سکشن ( ) کا تعلق ہے اس میں میں نے دو ترمیمات قبول کیے ہیں ایک پندرہ دن کے بجائے ۹ دن اور پراویزو میں ''ان ، کے بجائے فار ، ۔

سری اے راج ریڈی ۔ کیا '' ان پیری ا ر س ،، کا تصور کنٹنیوس (Continuous) ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے ۔

شری بی رام کشن راؤ ۔ کنٹنیوس ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ اسکے سوائے دوسرا انٹرپرٹیشن ہو ہی نہیں سکتا ۔ بمبئی ایکٹ میں جو الفاظ ہیں اس میں کنٹنیوٹی (Continuity) پیدا نہیں ہوتی ۔ اسکے بعد سری کشٹہ رام ریڈی صاحب کا امنڈمنٹ (سی) رہ جاتا ہے ۔ انہوں نے اس میں بجائے تین سال کے ایک سال رکھا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ امنڈمنٹس (سی) اور (ڈی) موو نہیں کیے گیے ۔

شری بی رام کشن راؤ ۔ میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبر نے اس امنڈمنٹ کے امپلکیشن کو ریلائز (Realise) کرلیا اور بعد میں اسکو موو (Move) نہیں کیے وہ تو ٹننٹ کے لئے ایک بہت بڑا نقصان تھا کیونکہ اگر ایک سال رقم نہ دے تو اویکشن (Eviction) کی درخواست پیش ہوسکتی تھی امنڈمنٹس (سی) اور (ڈی) کو آنریبل ممبر نے موو نہیں کیا ہے ۔ اون کی حد تک مجھے اتنا ہی عرض کرنا تھا ۔

اسکے بعد آنریبل سری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ کا امنڈمنٹ ہے ۔ انہوں نے سکشن (۲۸) کو پوری طرح سے ری ڈرافٹ (Re draft) کرکے پیش کیا ہے جسکو میں قبول نہیں کرسکتا ۔ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے اسکو نئی لنگویج (Language) میں ری ڈرافٹ کرکے پیش کیا ہے ۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سکشنس ۱۹-۲۸ اور ۳۲ کے تعلق کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھا ۔ (۲۸) میں سکشن (۳۲) کا حوالہ

دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی سکشن (۲۸) ان حصوں کو بتلاتا ہے کہ ناں پے منٹ
رنٹ کی صورت میں ٹیننسی ٹرمینیٹ کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ کس کس
صورتوں میں ٹیننٹ کو خلاف دی جاسکتی ہے جب بھی ایجکشن (Ejection)
کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سکشن (۳۲) کے تحت جو میں انکش میں رہتا ہے
اس وجہ سے اس سکشن کو ری ڈرفٹ کرنے جو پیش کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے
اس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ اگر ٹیننٹ نہ دے تو بہت سی کوششیں کی جائیں
لاسٹلی کوشش کرنے کے بعد بھی وہ نہ دے تو انکش لیا جائے جب کسی قانون
میں یہ سب کا ارڈر ہوتا ہے تو پھر وہاں کسی کنسشن (Concession)
کرنے کا حکم نہیں ہوتا مالگزاری ادا کرنے کے لیے اقساط کی تواریخ
مقرر کی جاتی ہیں ان تواریخ پر وصول نہ ہونے کی صورت میں باضابطہ کارروائی کرکے
جائداد سے وصول کرلیا جاتا ہے لیکن کہیں رعایت نہیں رکھی جاتی ایسا حکم
قانون میں نہیں ہوتا کہ ایک سال بعد یا تین سال بعد یا دس سال بعد بھی وہ رقم ادا
نہ کرے تو ٹیننٹ اخراج کی جائے ہر قانون میں سنکشنس (Sanctions)
ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود اب بھی چار کرور کے لینڈ ریوینو بقایا (Arrears)
میں ہیں یہ تجربہ عمل سے معلوم ہوئی ہیں کیا آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ
لینڈ لارڈ کو رقم وصول نہ ہوتو اسکو تحصیلدار کے پاس جانا نہیں پڑتا اسکو بھی
جانا پڑتا اور خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے کہا گیا کہ لینڈ لارڈ کو منی آرڈر کے ذریعہ
رقم بھیجدی جائے کیا کوئی ایسا لینڈ لارڈ ہوگا جو رقم آرہی ہے تو یہ کہے کہ میں
نہیں لیتا جاؤ جسطرح ٹیننٹ پر خرچہ کا بار پڑتا ہے لینڈ لارڈ پر بھی بار پڑتا ہے
اس شخص کو بھی تحصیل جاکر رقم وصول کرنے کے لیے خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے
بلکہ وہ تو ٹیننٹ سے دوگنا خرچہ برداشت کرتا ہے

ایک آنریبل ممبر ایسی مثالیں ہیں

شری بی رام کشن راؤ وہ کوئی الی مثالیں ہونگی کوئی دس بیس مسچیوس
لینڈ لارڈس (Mischievous landlords) کی مثالیں ہونگی
لیکن ایسی ہزاروں مثالیں ہونگی کہ ٹیننٹ نے نہیں دیا اور لینڈ لارڈ کو ہی کارروائی
کرنی پڑی وہ کوئی بیوقوف لینڈ لارڈ ہوگا جو اس طریقہ سے رقم لینے سے انکار کرے
رقم تحصیل میں داخل کرنے سے نہ صرف ٹیننٹ کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ لینڈ لارڈ کو
بھی دوگنا نقصان ہوتا ہے وہاں جاکر واپسی رقم کی درخواست کے لیے اسکو بھی
خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے (Interruptions)

آنریبل ممبرس مجھے انٹرپریٹ (Interpret) نہ کریں وہ عام آرگیومنٹس
میرے ذہن میں ہیں جن میں انٹرپٹ کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ میں تو
امینڈمنٹ قبول کرنے تیار نہیں ہوں جوجواب بیان کررہا ہوں اگر منی آرڈر کے ذریعہ

رقم بھیجدی جائے تو اوس کے لیے بھی درخواست پیش کرنا پڑیگا کیونکہ آخر یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کہاں کی منی آرڈر ہے کس کے اکاونٹ میں جمع کرنا چاہیے اوسکی کری ٹیک رجسٹر میں ہوگا غرض ان کے لیے بھی درخواست پیش کرنا پڑیگا پھر ایسی صورت میں یہ ہوگا کہ ہمیشہ ٹننٹ کو یہ رغبت ہوگی کہ لینڈ لارڈ کو بجائے (۵) روپے کے تیس روپے ہی بھیجدے

الک اربل ممبر یہ کیا بری بات ہے ؟

سری بی رام کشن راؤ یہ بہت بری بات ہے جو معاہدہ ہوا ہے اوسکے تحت ڈیوز (Dues) کا ادا کرنا ٹننٹ پر لازمی ہے جہاں لینڈ لارڈ کو بددیانتی سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں ٹننٹ کو بھی ایسی رغبت دینے میں کسی اور شخص کو بھی بددیانتی کی رغبت دلانے والے کام کو مناسب نہیں سمجھتا جہاں ہم لینڈ لارڈ کو بددیانت نہیں بنانا چاہیے وہاں ٹننٹ کو بھی بنانے کی کوشش نہ کیجیے اسکے رکھنے کی وجہ سے یہ ہوگا کہ واجب الادا رقم وصول نہیں ہوسکے گی کوئی لینڈ لارڈ عام طور پر اپنی واجب الوصول رقم لینے سے انکار نہیں کرتا یہ تو منی آرڈر کرنے کی ضرورت ہے نہ تحصیل میں جانے کی ضرورت ہے ڈسپیوٹ تو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب لینڈ لارڈ (۵) روپیہ مانگے اور ٹننٹ ۲۵ یا ۳ روپیہ دینا چاہے اس وقت تحصیل میں رجوع ہونے کا اختیار ہے تحصیل میں جاکر درخواست پیش کرنے کا جو اصول رکھا گیا ہے وہ واجبی ہے اس میں اگر انکنوینینس (Inconvenience) ہے تو دونوں کے لیے اگر نہیں ہے تو دونوں کے لیے بھی نہیں ہے

یہ کہا گیا کہ لینڈ ریوینیو کے ایریرس کے مماثل وصول کرنے کی کوشش کی جائے یہ بھی کہا گیا کہ ایسی زمینات کو گورنمنٹ اپنے مینجمنٹ میں لیکر لینڈ لارڈ کو رینٹ دلائے یہ عجیب سجھاؤ دیا جا رہا ہے جب سرپلس (Surplus) اور ان افیشینٹلی کلٹیویٹیڈ لینڈس (Inefficiently cultivated Lands) کو اپنے مینجمنٹ میں لیکر اوسکا انتظام کرنے کے لیے حکومت کو کافی بڑی مشنری کی ضرورت ہے اور اسکے متعلق ہی ہم کو شبہ ہے تو پھر ان کے لیے حکومت کس طرح کی مشنری کام میں لاسکے گی کہا جاتا ہے کہ اگر لینڈ لارڈ کو ٹننٹ رینٹ نہ دے تو وہ زمین حکومت اپنے مینجمنٹ میں لے اور کاشت کرے گویا سرکار خود ٹننٹ بنے یا کسی اور کو قول پر دیکر کاشت کرائے اور اوس کا رینٹ لینڈ لارڈ کو دے اور اس کے لیے ساری مشنری استعمال کرے یہ پریکٹیکلی ناممکن ہے میں آنریبل ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیسے یہ ترمیم پیش کی (Interruption)

یہ ایک نہایت نامناسب ترمیم ہے اس کی ضرورت نہ تھی اسکی بجائے کوئی پریکٹیکل اور معقول تجویز پیش کی جاتی تو میں کچھ عرض کرسکتا تھا یہ معقولیت سے دور ہے ۔

سری دا سی شنکر راؤ (عادل آباد) س لیے کہ ب کے جو کچھ بھی س بہیں ہو سکتی۔

شری بی رام کشن راؤ اسکے علاوہ ہر (٦) کے تحت سلک گراونڈس (Public grounds) ار حکومت رسں لے سکتی ہے لیکن مذکورہ صورتوں کے علاوہ ہم کسی زمین کو بے مستحسب میں بہیں لے سکیے گر لیں تو ایسا عمل کانسی ٹیوشنلی (Constitutionally) ال لیگل (Illegal) اور غلط ہو جائیگا اس وجہ سے اس کے لیے بھی میں تیار بہیں ہوں برنسل ممبر سری بی ڈی دیسمکھ کے براو رو (Proviso) میں نہ ہے

Provided that the Tahsildar is satisfied that consequence to the total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due Tahsildar shall remit the rent of the year or years in which such calamity has occured

لینڈ لارڈ کو رقم معاف کرنے کی حد تک سکس (٨) موجود ہے سکے علاوہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ وحول کا سکار بھی کسی کلیمٹی (Calamity) کی وجہ سے رقم نہ دے و س کے لیے بھی رقم معاف کرنے کا حسا ر تحصیلدار کو دیا جاہیے۔ لینڈ لارڈ جو سرکاری رقم داخل کرتا ہے اوس کے اوبر مالگزاری معاف بہیں ہوتی اگر اوسپر معاف ہوتی تو اس کو بھی معاف ہوتی اسکے معنے نہ ہوے کہ تحصیلدار اودھر رینٹ لمٹ کرے اور اپنی جیب سے لینڈ لارڈ کی مالگزاری داخل کرے رعایتی ہوسکتی ہیں (Interruptions) عام طور پر روح نہ ہے کہ جہاں کسی کاسکار کی پوری فصل تلف ہوگئی ہوتو وہ اگلی فصل پر دیا ہے سا ہوتا رہتا ہے مرکے لیے بھی حک کی ضرورت ہے جہاں پر اعکسن کا سوال اتا ہے سکس ٣٢ اور ٢٨ میں دونوں جگہ پر ہم نے نہ رکھا ہے سکس (٢٨) سب سکس (٢) نہ ہے

Sub section (2) The land holder may apply to the Tahsildar in the prescribed form for recovery of arrears of rent for any period not exceeding two years The Tahsildar may after such enquiry as he considers necessary pass such order as he deems fit

اس میں کہیں بھی ہم نے نہ بہیں رکھا ہے کہ رقم وصول کرنے کی درخواست سس ہوتو جائداد ضبط کرکے رقم وصول کی جائے بہاں پر تحصیلدار کو ہم و اختیار دیے رہے ہیں جس کے لیے آ ریبل ممبر پلیڈ (Plead) کر رہے ہیں ۔ اگر اس سکس کے تحت لینڈ لارڈ وصولی رقم کی درخواست پیش کرے

The Tahsildar may after such enquiry as he considers necessary pass such order as he deems fit

اگر پیسٹ بد دیانتی کر رہا ہے اور باوجود اسکے کہ کوئی آرڈر موجود ہے اور وہ اسکی پابندی بہیں کر رہا ہے تو وسیع سکل میں اختیار دیا گیا ہے ۔ اگر پارسل فیلیور

(Partial Failure) فیلیور آف کراپس (Failure of crops)
یا اور کسی مجبوری کی وجہ سے نہ دے تو یہ حکم ہے کہ چار یا
پانچ انسٹالمنٹس میں دے ۔ اصل فیلیور ثابت کرنے میں بھی اسکو اختیار ہے کہ کوئی
مناسب حکم چاہے تو وہ دے سکتا ہے ۔ یہ واضح الفاظ رکھکر تحصیلدار کو اختیار
دینے کے بعد بھی کہنا کہ ان کا اختیار سب کے خلاف ہوگا قبل از وقت ہے کیونکہ
کسی بھی لحاظ رکھیے خاص بالآخر ان کا اختیار ہو سکے استعمال کرنے والوں پر ہوگا
جہاں ایسے حالات نہ ہوں تحصیلدار رقم وصول کر دیگا

Such order as he deems fit

اگر تین سال کے اندر لینڈ لارڈ اپنی واجب الادا رقم سے زیادہ رقم وصول کرلے تو اسکو
مجرا دلا کر واجبی رقم دلادی جائیگی ۔ تین سال کے اندر تحصیل میں جو دعویٰ کرے گا
اختیار دیا گیا ۔ اس سلسلہ میں تحصیلدار کو بالکل عام اختیارات دیے گئے ہیں

The Tahsildar may after such enquiry as he considers necessary pass such order as he deems fit

ضروری تحقیقات کرنے کے بعد جو مناسب حکم اس کے بعد وہ میں دیا جاسکتا ہے وہ دینے کے
بارے میں پورا اختیار ہے ۔ اسکی مزید صراحت اس ترمیم کے ذریعہ کی گئی ہے ۔

The Tahsildar in passing an order shall allow the tenant to set off the sum if any paid by him to the landholder within a period of three years immediately preceding the date of application made under sub section (1) in excess of the rent due from him

اب یہاں پر ایک خاص صورت ہے وہ یہ کہ کسی کی فصل تلف ہوجائے اس وجہ سے
نہ دے سکے تو تحصیلدار کو پندرہ دن کی نوٹس دینے کا اختیار دیا گیا ہے بجائے اسکے
ایک سال کی مدت دیجائے

' Within one year from the date of the order

اب اس پراویزو کی رو سے آنریبل ممبر غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہینگے بلکہ
سیکشن میں کہا گیا ہے کہ

and that if before the expiry of the said period the tenant fails to pay the said arrears of rent and costs, the tenancy shall be deemed to be terminated and the tenant shall be liable to be evicted

وہ الفاظ اپنی جگہ پر باقی ہیں اگر تحصیلدار یہ آرڈر دینا چاہے کہ چار سال کی اقساط
مقرر کرے تو اسکی ڈسکریشن (Discretion) کو پابند نہیں کیا گیا ہے ۔
ایک سال تک اسکو اختیار ہے کہ وہ ان دن اندر (Within one year)
کے لیے ڈیٹ فکس (Date fix) کرے ۔

After such enquiry as he considers necessary pass such order as he deems fit

اسی صورت میں یہ پراویزو لاگو کرسکتے ہیں جس سے حسارات حاصلہ نہ ہوا ہیں ہوئے بلکہ خاص صورت کی صراحت کی گئی ہے

When the Tahsildar wants to fix a date for payment one year's time may be given and if before the expiry of the said period the tenant fails to pay the said arrears of rent and costs the tenancy shall be deemed to be terminated and the tenant shall be liable to be evicted

یہ ہوگا اسکے بعد آنریبل ممبر یہ بھی نہ سمجھیں کہ فوراً اویکشن (Eviction) ہوجائیگا اویکشن کے لیے سکشن ۳۲ کے تحت درخواست دینی ہوگی سکشن ۳۲ سب سکشن (۲) و (۳) کے الفاظ یہ ہیں

No landholder shall obtain possession of any land or dwelling house held by a tenant except under the order of the Tahsildar for which he shall apply in the prescribed form (3) On receipt of an application under sub section (1) or sub section (2) the Tahsildar shall after holding an enquiry pass such order thereon as he deems fit

یہاں بھی اویکشن کی درخواست پیش ہوتے ہی اویکٹ کردینا لازمی نہیں ہے تحصیلدار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ

He will pass such orders as he deems fit

اب میں بتاؤنگا کہ ان تمام چیزوں کو کمپیر (Compare) کرنے کے بعد یہ کہیں کہ اور رعایت ہونی چاہئے تو رعایت کی بھی کوئی حد ہوسکتی ہے یا نہیں یہاں یہ تین مرحلے رکھے گئے ہیں نوٹس دیں نوٹس دینے کے پندرہ دن کے اندر نہ دے تو سکشن ۲۸ کے تحت کب تک خاموش رہیگا ؟ دس سال تک خاموش رہیگا دس سال کے بعد تحصیلدار کے پاس آئیگا اور کہے گا کہ دس سال سے رقم نہیں ملی ہے رقم دلا دیجئے یا اویکٹ کیجئے پھر اس وقت تحصیلدار نود دن کی مہلت سے متعلق ٹیننٹ کو نوٹس دیگا ۔ نود دن کے بعد بھی اور بہت سے وجوہات ہوسکتے ہیں فیلور آف دی کراپس (Failure of the crops) ہو جس اسکے بعد بھی اگر وہ رقم داخل نہ کرے تو وہ سکشن ۳۲ کے تحت تحصیلدار کے پاس جائیگا ۔ پھر بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ یہ یہ وجوہات ہیں میں اویکشن کا آرڈر نہیں دیتا بلکہ دوسرا آرڈر دیتا ہوں وہ کہہ سکتا ہے ۔ ایسے فسیلٹیز (Facilities) اس میں رکھے گئے ہیں ٹیننٹ کو کافی موقع ہے ۔ اگر ٹیننٹ کے پاس معقول وجوہات ہیں جنکی وجہ سے وہ نہیں دے سکتا ہے تو اوس کو کافی سہولتیں دیگئی ہیں ۔ تحصیلدار کو پورے اختیارات دئے گئے ہیں کہ

و وساط مقرر کرے ور اسکو کس کا رڈر سے انکار کردے۔ لیکن اگر کوئی نا دھندہ ہو تو اس کے لیے تحصیلدار کو اختیار دیا گیا ہے آپ کہیں کہ قانون ایسا ہی ہونا چاہیے کہ نا دھندہ کو بکریج کرے جائیں و یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف مجھ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ میں شائیلاکزم (Shylockism)کو انکریج کررہا ہوں حکل آرنل ممبرس غلط سلوگنس (Slogans)کو لیکر چل رہے ہیں۔ قانون میں سنٹیمنٹالزم (Sentimentalism) پر نہیں بن سکتا اگر قانون سینٹیمنٹالزم پر بنائینگے تو اسکے نتائج برے ہونگے جانور وغیرہ ہراج کرکے وصول کرنے کا سوال آتا ہے چار پانچ کرور روپیہ بقایا ہے و پھر بھی التو کے احکام دیے جاتے ہیں تحصیلدار کے جو اختیارات رکھے گئے ہیں ان میں کافی لچک موجود ہے اسکے باوجود مزید جواہش ہو و میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس حد تک صحیح طریقہ ہوگا سب کلاز (۲) کا جو سبسٹانٹیو (Substantive) حصہ ہے اس میں تحصیلدار کو یہ اختیار دیا گیا ہے

He passes such order as he deems fit

یہ الفاظ رکھے گئے ہیں ۔ پراویزو میں ایک سال کی مدت رکھنے سے اختیارات محدود نہیں ہو جاتے تا ہم پھر بھی و اسکو اکسٹنڈ (Extend) کرسکتا ہے چاہےچہ سکشن ۳۲ میں بھی Pass such order thereon as he deems fit کے الفاظ موجود ہیں اسلیے کسی اسٹیٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے زیادہ سے زیادہ کوئی صراحت کی جاسکتی ہے تو (One year definite indication) کی بجائے یہ الفاظ رکھے جاسکتے ہیں

Within such period and in such manner as he considers suitable

لیکن یہ بھی زیادہ ہوگا اور نادھندگی کو انکریج کرنے کے مترادف ہوگا

I accept Shri Rama Reddy s amendment that for the word ' fifteen in Section 28 of the Act proposed to be renumbered by the clause as sub section (1) the word ninety should be substituted

اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اب لوگوں کی بارے رگومنٹس (Arguments) کے بارے میں تشفی ہوجائیگی میں ان الفاظ کو ماننے کے لیے تیار ہوں

I beg to move that for the words in any three years in the proviso to original section 28 (1) the words for any three years be substituted

اسکے بعد

For the words within one year from the date of the order in the proviso to sub section (2) of Section 28 the following words if they satisfy the hon Members of the Opposition be substituted namely within such period and in such manner as he considers suitable

اس مس لبه دونوں حىرس هس دونوں اسىكىس (Aspects) هس ان
الفاظ مىں سىب كا رىادہ فائدہ مىصور هوىا هے و مىں سكو ىول كرے كے لىے ىىا هوں
اور اگر بهلے كے الفاظ سے رىادہ سى هوىى هے ىو وہ ركهے حاسكىے هىں لىكں مىں
سمجهىا هوں كه دو ے ىكىس كے ىحت عام طو ر ىحصىلد ركو حىاراب حاصل هىں
اس وحه سے مىں اس پراوىرہ مىں ىىدىلى كى كوىى صرورب محسوس ىہىں كرىا لىكں گر
آىر ىل ممىرس آف دى ىورىىں كو مىں س طرح راصى كرسكىا هوں ىو ان لفاظ كر ىول
كرىے كے لىے ىىار هوں

سرى حىے آىدرراؤ (مرسله عام) ىاىـلس دىں وں ىر (Not less than one year)
ركها حاے ىو

شرى ى رام كىس راؤ ۔ اسكے معىى ىه هوىے كه دوىوں هاىهوں سے ىـ لىىا
حاهىے هىں ىہاں عدلىـ كو ىىے ڈ سكرىس كو اسىعـ ل كرىے كا موىع دىا گىا هے لىكں
آىـ دوىوں هاىھ ىاىدھ دىىا حاهىے هىں

سرى كے و ىكٹ رام راؤ ىمىسل (Suitable) كے الفاظ هوں ىو

شرى ى رام كىس راؤ هاں هاں دوىوں هاىهوں سے آىـ لىىا حاهىے هىں
اگر آىـ اس ڈسكرىس كو عهدہ داروں پر حهوڑدىں و احها هوگا اگر ىہىں و مىرے
الفاظ كو ىول كرىا هوگا مىں آىرىىل ممىرس سے اىىل كرىا هوں كه مىر اس ىىاىسٹ
كے حسكو مىں ے ىول كىا هے وہ ىے دوسرے ىىاىسىں وىھ ڈر (Withdraw)
كرلىں

Mr Speaker I shall now put the amendments to clause 16 to vote

Amendment (a) of Shri K Rama Reddy was accepted by the Member incharge of the Bill namely

(a) in section 28 of the Act proposed to be renumbered by the clause as sub section (1) for the word fifteen substitute the word ninety as such it need not be put to vote

The question is

Omit the proviso to sub section (1) of section 28 of the Act proposed to be renumbered by the clause

The motion was negatived

Mr Speaker The question is

For the clause substitute the following clause

16 (Original clause 17) Section 28 of the Act shall be substituted by the following —

28 (1) Where a tenancy of any land held by a tenant is terminable for non payment of rent and the landholder files any proceedings under section 32 of the said Act to eject the tenant the Tahsildar shall call upon the tenant to tender to the landholder the rent in arrears within 90 days from the date of the order and if the tenant complies with such order the Tahsildar shall pass an order directing that the tenancy is not terminable and thereupon the tenant shall hold the land as before And in case of default by the tenant the Tahsildar may recover the rent arrears as arrears of land revenue If it becomes impossible after all efforts in this behalf to recover the arrears the Tahsildar shall by ejecting the tenant assume management of such land as per provisions of Chapter VI of the said Act in case the landholder does not or cannot self cultivate the land or has already in his personal cultivation, a holding equal to or exceeding three family holdings

(2) The landholder may apply to the Tahsildar for recovery of arrears of rent for any period not exceeding three years by filing an application in the prescribed form The Tahsildar may after such inquiry as he considers necessary pass such orders as he deems fit If necessary he shall pass an order of instalments payable in not more than 3 years The Tahsildar in passing such an order shall allow to the tenant as a set off the sum if any paid by such tenant to the landholder within a period of 3 years immediately proceeding the date of application made under sub section (1) in excess of the rent due from him

Provided that the Tahsildar is satisfied that consequence to the total or partial failure of crops or similar calamity the tenant has been unable to pay the rent due Tahsildar shall remit the rent of the year or years in which such calamity has occurred

(3) When a tenant tenders an amount on account of rent to the landholder for any period the landholder shall accept such rent and grant a receipt for the same In case he fails to grant a receipt he shall be liable to punishment under section 96 A of the said Act In case the landholder refuses to receive the rent the tenant may either deposit it or cause it to be deposited in or send it by Money Order to the Office of the Tahsil In all the above cases the Tahsildar shall receive the amount and issue a receipt for the same The Tahsildar shall send the receipt to the tenant through post in case the tenant sends postal charges Notice of the said amount so deposited shall be given to the landholder and the amount will on his applications be paid to him '

The motion was negatived

Shri Ankushrao Ghare I beg leave of the House to withdraw my amendment

The amendment was by leave of the House withdrawn

Shri G Sreeramulu As nothing was said by the hon Chief Minister about instalments I want my amendment to be put to vote

Mr Speaker The question is

In line 5 of the Proviso to sub section (2) of section 28 of the Act proposed to be added by the clause for the words one year from the date of the order substitute the following —

not less than four bi annual instalments and may also allow any reasonable deduction in the rent considering the failure of the crops

The motion was negatived

Mr Speaker There is another verbal amendment by the Chief Minister The words in any three years occurring in the Proviso to original section 28 (1) should be substituted by the words for any three years

The Question is

In line 3 of the Proviso to sub section (1) of original section 28 for the words in any three years substitute the words for any three years

The motion was adopted

The Question is

Clause 16 as amended stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 16 as amended was added to the Bill

Clause 17

Shri Ankush Rao Ghare Sir I beg to move

(*a*) In line 1 of proviso to sub section (1) of section 34 of the Act proposed to be inserted by the clause omit the words is a minor or and in line 4 of the proviso omit the words the minor attains majority or

(*b*) In both the provisos of the clause for the words three months wherever occurring substitute the words one year s

Mr Speaker Amendment moved

श्री अंकुशराव व्यंकटराव घारे —मिस्टर स्पीकर सर क्लाज १७ म दो किस्म के अशखास के लिय यह लिखा गया है कि अगर अक मायनर (Minor) ह या दूसरा नवी (Navy) म सर्विस (Service) करता ह तो अनकी जमीनात पर जो टनट (Tenant) रहगे अुनको प्रोटक्टड टेन सी के अख्तियारात नही मिलन चाहिये। अिस तरह की व्यवस्था अिसम की गअी ह। म समझता हू कि पहले जिस तरह से वीडो (Widow) या डिसअबल परसन्स (Disabled persons) के लिअ अगर वे खुद काश्त नही कर सकते तो हमारी जो परसनल कल्टीवेशन (Personal cultivation) की डफीनीशन (Definition) ह अुसके तहत वे सर्व्हन्टस आन वेजस (Servants on wages) के जरिय से काश्त करा सकते ह। अिसी लिअ अिस अमडड बिल (Amended Bill) से वीडोज और डिसअबल परसन्स को निकाला गया ह। अिसके साथ साथ मायनर (Minor) को भी रखना म अिसलिय जरूरी नही समझता कि परसनल कल्टीवेशन के तहत अक फमिली (Family) के अदर बहुत से मेजर (Major) लोग रहते ह और अुस सूरत म वे लोग सर्व्हन्टस (Servants) के जरिय से अपनी काश्त करा सकते ह। लेकिन मायनर लड होल्डर्स

(Minor Land Holders) को प्रोटक्टड टेनन्सी (Protected Tenancy) के राअिटस (Rights) नहीं मिलेंगे तो अिसका फायदा बडे बडे लेन्ड होल्डस (Landholders) लेंगे अगर किसी के पास दो चार सौ अकर जमीन है तो छोटे छोटे बच्चों के नाम से वह जमीन देकर गवनमेंट (Government) जो जमीन हासिल करना चाहती है अुससे बचने के लिये अुसको अच्छा मौका मिल सकता है यह जो अक वे औट (Way out) है अुसका वह अच्छी तरह से अिस्तेमाल करेगा। अिसलिअ मैं चाहता हूं कि मायनर (Minor) की लेंड पर प्रोटक्टड टनन्ट (Protected Tenant) को राअिटस (Rights) न मिलने का जो तजवीज की गअी है अुसको डिलिट (Delete) किया जाना जरूरी है। अिस के बाद मायनर (Minor) जब मेजर (Major) हो जाता है अुस वक्त अुसको तीन महीने की नोटीस (Notice) देने की जरूरत है असी तजवीज की गअी है या नेव्हल आफिसर (Naval Officer) नौकरी से वापिस आता है तो अुसको भी तीन महीने की नोटीस (Notice) देना काफी समझा गया है। लेकिन टनन्सी (Tenancy) को टरमिनेट (Terminate) करने के लिये क्लाज १३ के तहत जैसे पहले तीन महीने की मुद्दत रखी गअी थी लेकिन मूव्हर आफ दि बिल (Mover of the Bill) अुसको ६ महीने के लिअ अक्सटेंड (Extend) कर दिया है तो रिजम्शन (Resumption) में और अुसी तरह से मेजारिटी अटेन (Majority attain) करने पर या नेव्हल सर्विस (Naval Service) से वापिस आने के बाद परसनल कल्टीवेशन (Personal Cultivation) के लिअ अगर वह लेंड रिज्यूम (land Resume) करना चाहता है तो दोनों पिरियडज (Period) अकसा रखने से युनिफार्मिटी (Uniformity) हो जाती है। अितना कहकर मैं अपना भाषण खतम करता हूं।

* شری اناجی راؤ گوانے مسٹر اسپیکر سر - یہ امنڈمنٹ دیکھنے میں تو بہت معمولی معلوم ہوتی ہے لیکن اس امنڈمنٹ کا جو اثر ہونے والا ہے اس لحاظ سے وہ قابل داد ہے۔ غالباً ریزمپشن (Resumption) کے لیے بل میں جیسے دفعات تھے وہ کم تھے جسکی وجہ سے یہ ایک طرح کا سرنگ یہاں لگایا گیا ہے پہلے سوال یہ تھا کہ پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کس کو بنایا جاسکتا ہے پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کی تعریف اس سے پہلے ہو گئی ہے اس میں یہ دو پراویزنس (Provisions) لگائے گئے ہیں میں پوچھتا ہوں ان دو پراویزنس کی کیا ضرورت ہے ممکن ہے یہ کہا جائے کہ ڈس ابلڈ پرسنس (Disabled persons) نابالغوں (Minors) یا وڈوز (Widows) سے کیا آپ زمین چھینا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے یہ آرگومنٹ (Argument) پیش کیا جائے۔ لیکن میں کہونگا کہ یہاں صحیح معنی میں وکالت کی گئی ہے۔ آئندہ سے پروٹکٹیڈ ٹیننٹس قرار دینے کا مسئلہ تو آپ کے سامنے ہے ہی نہیں البتہ پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کو بھی بیدخل کرنے کی کئی صورتیں پیدا کی گئی ہیں بہتری مسلی ہولڈنگ تک پرسنل کلٹیویشن (Personal cultivation) کے لیے ریزمپشن کا اختیار رکھا گیا ہے۔ اسکے بعد یہاں ایک چیز اور رکھی گئی ہے کہ اگر مائنر مالک ہے تو

اسکو بھی آپ ررمیس کا احسار دینا چاھیے ھیں میں یہاں ایک چیز آپ کے سامنے لانا
چاھتا ھوں ایک لینڈ لارڈ کی زمین پر بیس چار پروٹکٹڈ ٹیننس ھوئے ھیں آپ یہ تصور
کرسکتے ھیں کہ ہر لینڈ لارڈ کے پاس کوئی نہ کوئی مائنر بچہ ھوتا ھے و لینڈ لارڈ
اپنے پاس بھری فیملی ھولڈنگ رکھ لینے کے بعد بھی مائنر کے نام پر کچھ زمین کردیتا
ھے اور مائنر (Minor) میجر (Major) ھونے کے بعد پروٹکٹڈ
ٹیننٹ کو بیدخل کر کے اس سے زمین حاصل کرلیتا ھے ھم دیکھتے ھیں کہ عام طور پر
کیا ھورھا ھے بہودن گیہ میں ایسی زمین دکھائی ھے جو پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے قبضہ
میں ھو تاکہ و ٹیننٹ سے ہٹ کر زمین حاصل کرے یہ عام بات ھے اسی طرح
لوگوں کو معلوم ھے کہ اسطرح کا راو رن قانوں میں رھیگا کہ مائنر کے نام پر زمین
رہے و وہ بڑا ھو جانے کے بعد اسکو زمین ملجانے والی ھے اسی لحاظ سے اکثر
لینڈ لارڈز نے اپنی زمینات مائنرس کے نام پر منتقل کردی ھیں کیونکہ قانونا انہیں
زمین سے بے دخل نہیں کیا جاسکتا آپ جب لینڈ لارڈ کے لیے (۳) فیملی ھولڈنگ تک
رزیوم کرنے کا حق رکھ چکے ھیں و اسکے نابالغ لڑکے کے نام پر جو زمین رکھدی
جائے اس کا بھی اسطرح تحفظ کرتے ھوئے ھولدار کو سکے حقوق سے محروم کرنا مناسب
نہیں ھے یہاں یہ بھی رکھا گیا ھے کہ جو لوگ فوج میں کام کررھے ھیں انکی زمین
بھی پروٹکٹڈ ٹیننٹ سے و س لیجاسکتی ھے اسطرح بل کے اختیارات میں سرنگ
لگادیا گیا ھے بل میں آپ مائنر (Minor) وڈو (Widow)
نیوی سروس (Navy service) اور ڈس ایبلڈ پرسنس (Disabled persons)
ان سب کے لیے یہ رعایت کو روا رکھے ھیں ان میں سے ھمنے صرف
مائنر کو خارج کرنے کے لیے امنڈمنٹ رکھا ھے ایسے لوگ جنکی زمینات
ھیں اور جو نیوی میں چلے گئے ھیں انکی بہت کم مثالیں ھیں انہیں ایک حد تک
درگذر کیا جاسکتا ھے اس بل کے تحت وڈوز کو بھی یہ حق دیے ھیں کہ و بھی
نوٹس دیکر واپس لے سکتے ھیں یہ کہا جاتا ھے کہ ھم شبہ کی نظر سے دیکھتے ھیں
جب ایسی چیزیں رکھی جاتی ھیں تو شبہ کی نظر سے دیکھنا ھی پڑتا ھے میں
پوچھتا ھوں مائنر کے لیے رزیوم کا حق رکھنے سے ب کا منشا اور کیا ھوسکتا ھے
اب تک جو پروٹکٹڈ ٹیننس بن چکے ھیں وھی پروٹکٹڈ ٹیننس رھینگے آئندہ مزید
پروٹکٹڈ ٹیننٹس بننے والے نہیں ھیں۔ ب ۳ فیملی ھولڈنگ تک رزیوم کا اختیار لینڈ
لارڈ کو دے رہے ھیں جسکو و استعمال کرسکتا ھے لیکن و کچھ اراضی مائنر کے نام
پر منتقل کر دیکر اسکو بھی رزیوم کرنے کا اختیار اپنے پاس رکھ لیتا ھے کیا اس سے
شبہ نہیں پیدا ھوتا ؟ کیا لینڈ لارڈ کے اس عمل سے ورا ا کٹ کھو کھلا نہیں ھو جاتا
کیا یہ ایکٹ میں ایک سوراخ یا سرنگ نہ جس کے ذریعہ لینڈ لارڈ کو اپنی زمین
نکالنے کی ایک صورت فراھم کی گئی ھے اور ظاھر ھے کہ اس کا استفادہ بڑے لینڈ لارڈ
ھی کرینگے ۔ کیونکہ مڈل کلاس پیزنٹری (Middle class peasantry)

کے لیے تو آپ دوسرے کئی دفعات رکھے ہیں ان سے و رزوم کرسکتے ہیں لیکن بڑے بڑے لینڈ لارڈز جنکے پاس ہزار ہزار دو دو ہزار ایکڑ زمین ہے وہ سب پروٹیکٹڈ ٹیننس کے قبضہ کی کچھ زمین مائنر کے نام منتقل کردیتے ہیں و مائنر بڑا ہوتے ہی ٹیننٹ کو نوٹس دیدیتا ہے کہ صرف دو سال کے اندر مجھے ذاتی کاشت کے لیے زمین واپس کردیجائے پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے پاس سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ زمین سے بیدخل ہو جائے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسطرح وکالت کی جاتی ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم مائنرس اور وڈوز کے حقوق کے تحفظ کے لیے یہ پروزن رکھ رہے ہیں لیکن کیا یہ مقصد پورا ہوگا؟ نہیں بلکہ لینڈ لارڈ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیننٹ کو اسکے حقوق سے محروم کرینگے اگر آپ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کے حقوق کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو میں آنریبل چیف منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ کم از کم اس پراویژو میں ' مائنر ' کا لفظ نہ رکھیں اسکو خارج کردیں

* **شری کے وینکٹ رام راؤ** دفعہ ۴۲ جو محفوظ لگانداری کی تعریف کرتا اور اسکا حق ادا کرتا ہے وہ سابقہ سکشن میں جو مادھو راؤ کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر بنایا گیا ہے اس میں ایک طریقہ سے سرنگ نہیں بلکہ ڈائنامیٹ (Dynamite) لگایا ہے میں کل ہی تلنگانہ سے آیا ہوں میں نے وہاں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں رجسٹریشن کے محکمہ کے سلسلہ میں ڈیڑھ لاکھ کے اسٹامپس خریدے گئے ہیں اور وہ محض اس وجہ سے خریدے گئے ہیں کہ تقسیم نامے مرتب کیے جائیں ہمارے ایک آنریبل ممبر یہ فرمارہے تھے کہ جو کوئی بھی تقسیم نامے ہونگے وہ مائنرس کے حق میں ہونگے لیکن وہ تقسیم نامے جو اب ہورہے ہیں اب حالات یہ ہیں کہ ذاتی کاشت کی جتنی زمینات ہیں وہ اڈلٹ ممبرس (Adult members)کے نام پر رکھی گئی ہیں بعض اب کوپارسنرس (Coparceners) کے نام پر ہورہی ہیں اور جتنے بھی غیر محفوظ قولداروں کی اراضیات ہیں و مائنرس کے نام پر ہیں اب زمینداروں کے پاس سیلنگ ہولڈنگ یا فیملی ہولڈنگس باقی نہیں ہیں اب ایک مزید ہتھیار اس دفعہ کے ذریعہ آپ انکے ہاتھ میں دے رہے ہیں ہندو دھرم شاستر کے لحاظ سے کسی بچہ کے رحم مادر میں آتے ہی حقوق پیدا ہو جاتے ہیں ایسے ہی خاندان بھر کے ممبرس ہیں لیکن اب جتنے بھی محفوظ لگاندار ہیں ان تمام کا صفایا ہو جائیگا اس سے قبل ہمارے چیف منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ ان بھی صاف یوں بھی صاف ان یعنی یہ در صاف نہیں ہورہا ہے بلکہ اون یعنی محفوظ لگاندار جو آپ سے بہت دور ہے اور جس کے لیے انکے دل میں کوئی ہمدردی نہیں ہے اون صاف ہورہا ہے یہ ہتھیار خود مہیا کررہے ہیں خصوصاً میں اوس طرف کے آنریبل ممبرس سے یہ اپیل کرونگا کہ آپ آئر (Aeyes) اور " نور " (Noes) بولکر امنڈمنٹ کو کامیاب یا ناکام بناسکتے ہیں اس کلاز کا

جو بھی جبر ہو رہا ہے وہ ہوگا لیکن آپکی کانسٹیٹوینسز (Constituencies)
پر بھی نظر ڈالیے وہاں کیا حالت ہے اور وہاں کے پروٹکٹڈ ٹننس کا کیا حال ہو رہا ہے

اسکے ساتھ ساتھ میں ایک اور چیز یہ عرض کرونگا کہ یہاں وارث کو موروث سے
زیادہ حقوق دیے جارہے ہیں یہ قانون کا عام اصول ہے کہ منتقل کنندہ کی بہ نسبت
وہ شخص جس پر جائیداد منتقل کی جاتی ہے زیادہ حقوق نہیں پاتا لیکن یہاں یہ کوشش
کی جارہی ہے کہ موروث کے جو حقوق میں نہیں تھے وہ بھی وارث کو دیے جائیں اسطرح
اس قانون میں عجیب طرح سے حقوق انکار پوریٹ (Incorporate)
کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اسکے متعلق یہ رودرو ہے

Provided further that where the landholder is a widow or a person permanently incapable of cultivating the land by reason of any physical or mental disability

اس لحاظ سے پروٹکٹڈ ٹننس کے جو حقوق ملنے والے تھے انکو پامال کیا جارہا ہے
یہ کس اصول کے تحت ہے اور یہ کہاں کا انصاف ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں اسلیے
کلاز میں جو اضافہ کیا جارہا ہے اسکو میں ٹوٹلی اوپوز (Totally oppose)
کرتا ہوں

شری سری ہری (کنوپ) ۔ جو ترمیمات دفعہ ۴۳ میں پیش ہوئی ہیں ان میں
محفوظ لگانداروں کی تعریف میں سے نابالغان کو خارج کردیا گیا ہے اس خصوص میں
نابالغوں کے حقوق کی حفاظت کے مد نظر اس بل میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے چونکہ نابالغوں
کی جائیداد کی حفاظت کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہوتی ہے اسلیے اس اصول کے مدنظر
ہمارے پاس کورٹ آف وارڈز (Court of Wards) قائم ہے نابالغان
چونکہ اپنے آپ میں جائیداد کی حفاظت کی اہلیت یا قابلیت نہیں رکھتے اسلیے انکی
جائیداد کی حفاظت کی سخت ضرورت ہوتی ہے اس امر کے مدنظر اس مسودہ قانون
میں نابالغان کی جائیداد کی حفاظت کے لیے یہ الفاظ رکھے گئے ہیں لیکن اب ٹوور
صاحب امنڈمنٹ کے ذریعہ انکو نکالدینا چاہتے ہیں جسطرح یہ مناسب سمجھا گیا ہے
کہ فوجی یا دوسرے ملکی خدمات انجام دینے والوں کی جائداد کی حفاظت کی ضمانت
قانون کے ذریعہ کی جائے اسی طرح نابالغان کی جائیداد کی حفاظت کی ضمانت بھی یہاں
دینا ضروری ہے یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بوقت تقسیم نابالغان کے حصہ میں جائیداد
آتی ہے تو اس سے محفوظ لگانداروں کو انکی اراضیات سے محروم کرنے کی بات ہے میں
ان آنریبل ممبرس کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ کی توضیح ایک خاص توضیح ہے
اگر اس توضیح کو بطور خاص مطالعہ میں لایا جائے تو واقعی طور پر جو غلط فہمی پیدا
ہورہی ہے وہ دور ہو جائیگی اس توضیح میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جبکہ اراضی
ایک سے زائد قابضان اراضی کے قبضہ میں ہو آخری دو شرطیہ فقروں کا اطلاق نہ ہوگا

بجز اسکے کہ جملہ ایسے قابضانہ اراضی مذکورہ شرطیہ فقروں کی مصرحہ کسی نابالغ کے تابع ہوں ۔ میں اس کلاز کے جو دو فقرے ہیں وہ برابر اس وقت اپلائی (Apply) ہونگے جبکہ ورثا سب کے سب نابالغ ہوں اگر فرض کرلیا جائے کہ ایک بالغ ہے اور دوسرا وارث نابالغ ہے اور وہ فیملی ایک جوائنٹ (Joint) فیملی ہے تو اس قانون کے شرطیہ فقرے ان سے متعلق ہونگے اس قدر وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ

ایک آنریبل ممبر جوائنٹ فیملی تقسیم کرنے کے بعد نابالغ کے حصہ میں یہ اراضی جائیگی تو کیا ہوگا ؟

شری کے وینکٹ رام راؤ یہ قانون پاس ہونے تک کوئی بھی جوائنٹ ہولڈر نہیں ہوگا ۔

شری سری ہری ۔ دفعہ ۳۴ میں محفوظ لگاندار کون ہوسکتے ہیں یہ بتلایا گیا ہے اس تعریف کا اطلاق اس وقت ہوسکتا ہے جبکہ اس خاندان کے حالات کیا ہیں دیکھے جائیں اگر آپ اسی نظر سے ایک نتیجہ کھینچ لیں اور کسی فیملی کو اس سے متعلق کرکے نتیجہ اخذ کریں تو وہ صحیح نتیجہ نہوگا ۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ واقعی طور پر اس خاندان کے قابضین بالغ ہیں یا نہیں اور جو نابالغان ہیں انکے حقوق مل سکتے ہیں جن کا نابالغ ہے تو کل وہ کیا ہوگا اسکے ساتھ ساتھ یہ ضمانت بھی بعض شرائط کے تحت محفوظ ہے یعنی ایسے نابالغ بالغ ہونے کے بعد تین مہینے کے اندر نوٹس نہ دے تو اسکا حق زائل ہوجائیگا نیز یہ ایک رعایت ایسی صورت کے لیے ہے جبکہ وہ اراضی پر ذاتی کاشت کرنا چاہتا ہے اور ذاتی کاشت کے لیے بھی ایک سال سے نوٹس دے تو لگاندار سے زمین اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے ۔

اسکے ساتھ ساتھ ہمیں دفعہ ۴۴ پر بھی غور کرنا ہے ۔ کوئی شخص دفعہ ۴۴ کے تحت تین فیملی ہولڈنگس سے زیادہ واپس نہیں لے سکتا ۔ اسلیے اسکا بھی اس دفعہ سے تعلق ہو جاتا ہے ۔ چونکہ ہر دفعہ میں دوسرے دفعات کے شرائط کو دہرایا نہیں جاتا اسلیے یہاں بھی ان شرائط کو نہیں دہرایا گیا ہے اسلیے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نابالغوں کے حق میں ایک کنسیشن (Concession) ہے وہ بھی ایک سال کے اندر نوٹس دے نیز یہ کہ ذاتی کاشت کے لیے ہو اسلیے میں سمجھتا ہوں کہ جو امنڈمنٹس پیش کیے گئے ہیں وہ ناواجبی ہیں ۔

*Shri V B Raju Mr Speaker Sir this clause refers to section 34 which defines or which lays down the conditions for a person who could be a protected tenant Three types of tenantry are being visualised one being the protected tenant the other being those who secured a tenancy of ten years in the

past three years and the third those who are eligible to have land for over five years. This proviso effects the tenant who has been given a certificate of protection.

I have carefully heard the hon. Member who has tried to answer the doubts or the suspicions or the dangers involved in this particular proviso. He has not been able to clear the doubt or assure us that there will be no such dangers. It should be taken for granted that more than 90% of the landlords have minor children. We cannot assume that they are all childless and such a danger to the tenant is not in the offing. That being the case and due to this Bill being delayed for so long a time many landlords to by pass the provisions of the Bill or to outwit the Government must have divided their properties and so the explanation given after these provisos will also be nullified. This explanation is effective only as long as the children and the father continue to be the joint holders.

When once the property is showed as divided on paper the minor child becomes the holder and as soon as he becomes major and till one year after that he retains that right under this clause. So this time bar is a matter of fact if this clause is taken as part of the Act. All those tenants who are the tenants of those landlords who have children are going to be affected. I do not think that this is the opinion or the wish of the mover of the Bill. Even at this stage I think when we are going to consider seriously section 44 it might bring in a lot of controversy and before we go to section 44 let us try to cross over this hurdle. If we retain this here now then section 44 has to be dealt with more severely and seriously. So let us see that in the interest of the tenant we will not create for him a fear that in future the would be landlord or the landlord on paper is going to eject him. Our Agricultural economy is suffering because of undecided relations between the tenant and the landlord. If we keep on this indecision—this sort of uncertainty of ownership of land our Agricultural economy is bound to suffer. I take this opportunity to answer one of the suspicions expressed by hon. the Chief Minister that our Agricultural economy is going to suffer in the next few years because of this bill or of fragmentation or division or distribution of land. I would very humbly and earnestly submit that the situation will be just the opposite. I believe that only a small peasantry will be able to produce more. It is not the size of the holding that would matter so much as the size of the farm. This has been said

by experts, quoted by experts We shall have to see that we make the maximum efforts to consolidate the holding or consolidate the fragments rather than think seriously of ownership of certain sizes of holdings Therefore, we should as far as possible, through this bill, try to settle permanently the land relations and let us not keep any hurdles and gaps and thereby as I had already remarked creating room for more and more litigation and creation of suspicion in the minds of tenants and landlords I request the hon Chief Minister to agree or the deletion of the word minor',

* شری اے - راج ریڈی - مجھے اس کلاز کے متعلق یہ کہنا ہے لیکن ایک
خبر ظاہر کرنا چاہتا ہوں جو در سوال کے ہوگی اور امید کرتا ہوں کہ آنریبل
چیف منسٹر اسکا جواب دینگے - دفعات ۳۴ اور ۳۵ ایسے دفعات ہیں جن کے تحت بیس
قسم کی مدتوں کے اندر قبضہ رکھنے والوں کو محفوظ قولدار قرار دیا گیا ہے - سنہ ۵۰ ع
کے قانون کے نفاذ کے بعد جو جدید قولدار بن سکے انہوں نے درخواستیں دیں اور ان
کو سرٹیفکیٹس دیے گئے - اور دفعہ ۳۵ کے تحت ایک سال کی مدت بھی ختم ہوچکی اس
میں الفاظ "کنکلوزیو (Conclusive) استعمال کیے گئے ہیں - ہم
جو قانون پاس کررہے ہیں اس کے سب سے پہلے دفعات ۳۴ و ۳۵ کے اثرات کے طور پر
محفوظ قولداری کے جو حقوق محفوظ ہو چکے اور سرٹیفکیٹس مل چکے تو آج اس نئے
قانون کے منظور ہونے کی وجہ سے جو حقوق حاصلہ اب تک حاصل ہوچکے ہیں اور
قانون کے تحت کنکلوسو ہوچکے ہیں کیا وہ متاثر نہیں ہونگے ؟ کیا ان پروویزوس
(Provisos) کا استقدامی اثر ہونے والا ہے کیا قطعی طور پر حقوق حاصل
شدہ پر اس کا ریٹرا سپکٹیو (Retrospective) افکٹ (Effect)
ہوگا ؟ کیونکہ اگر اس کا استقدامی اثر نہیں ہوگا تو کوئی معنی بھی نہیں رکھیگا - اس
لیے کہ دفعہ ۳۴ کے تحت محفوظ قولداری کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا سوال اب باقی
نہیں رہا - ایک سال گزر چکا - ایسی صورت میں ان ایکسپلنیشنس (Explanations)
سے کیا فائدہ ہوگا - اگر استقدامی اثر ہونے والا ہے تو ایسا اثر ڈالنے سے پہلے اثر دل
ممبرس کو بہت ہی سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا - جو حقوق حالات کے تحت ایک شخص
کو پیدا ہوجاتے ہیں وہ قطعی ہوجاتے ہیں - اس کو ختم کرنے کے واسطے عام طور پر
جو بھی سبسٹینشل لاز (Substantial laws) پاس کیے جاتے ہیں
ان کا استقدامی اثر نہیں ہوتا - اس لیے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ پروویزو
(Proviso) معمول حقوق پر دست اندازی کررہا ہے - نا یہ منشا ہو کہ
کوئی شخص نابالغ ہے اور محض اپنی نابالغی کی وجہ سے ذاتی طور پر کاشت نہیں کرسکتا
اور کسی کو قول پر دیتا ہے اور وہ شخص بالغ ہونے کے بعد اپنی زمین واپس لینا
چاہتا ہے تو اسکے بارے میں اصولاً کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا - نا یہ کہ جو شخص

دستیابی طور پر اس قابل نہیں کہ ذاتی طور پر کاشت کرسکے اور محض اس وجہ سے کسی
کو قول (؟) کر دیا ہے اور وہ مدت جو مقرر کی گئی ہے وہ گزر چکی تو اسکے متعلق یہ رعایت
ہے کہ اوسکے ورثا کو ایسی نوٹس دیکر زمین واپس لے سکتا ہے ۔ یہ چیز سمجھ میں
آسکتی ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو حقوق دفعات ۳۴ اور ۳۵ کے تحت کسی کو دوسال
کے اندر قانون کے مطابق حاصل ہوچکے ہیں اور وہ قطعی ہوچکے ہیں اور سرٹیفکٹس
بھی دئے جاچکے ہیں وہ حقوق کن حالات میں پیدا ہورہے ہیں ۔ کس کے مقابلہ میں
پیدا ہوئے ہیں یہ چیز قابل غور ہے ۔ اس کا لحاظ نہ کرتے ہوئے عام الفاظ کا اکسٹنشن
دیا جا رہا ہے ۔ یہ کہا ہے کہ وہ اراضی جس کا مالک نابالغ ہے اور بالغ ہونے کے بعد
نوٹس دیکر واپس لے سکتا ہے تو اسکا مطلب کیا ہے ۔ کیا اس کے مقابلہ میں قولدار
محفوظ بنا تھا ۔ کیا اوسکے باپ کے مقابلہ میں بنا تھا ۔ یہ جو اصول انکارپوریٹ
(Incorporate) کیا گیا ہے اسکے مقابلہ میں اسکی نابالغی کی وجہ سے کوئی دعوی
کاشت نہیں کرسکتا ۔ ہم اسکو فائدہ دینا چاہتے ہیں لیکن حالات ایسے ہیں کہ نابالغ
کے مقابلہ میں یا عدم صلاحیت کی وجہ سے قولدار نہیں بنا ۔ یا محفوظ قولدار بن چکا ہے
تو کیا اس قانون کا استقدامی اثر اور اسکا ناجائز فائدہ ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں
جن کی اسطرح صراحت کی گئی ہے ۔ کیا یہ منشا آنریبل منسٹر کا ہے ۔ میں ان امور کی
صراحت چاہونگا ۔ اسکا استقدامی اثر ہے یا نہیں اگر ہے تو اس اکسٹنشن کے اندر جو
امور مضمر ہیں اون کو صحیح طور پر متعلق کیا جاکر منظر کیا جاسکتا ہے ۔ یہ امور
غور طلب ہیں ۔

شری کے اننت رام راؤ ۔ دفعہ (۳۴) کے اغراض کے لئے جنہیں بھی محفوظ قولدار
دئے جاسکتے تھے اب تک قرار دئے جاچکے ہیں اور جو منشا تکمیل ہونا چاہیے تھا
دفعہ (۳۴) کا وہ ہوچکا ۔ اب یہ دفعہ لاگو ہوجائیگا تو اس میں جو ترمیم لائی جا رہی ہے
اوسکے تحت نابالغ کے مقابلہ میں جو حقوق حاصل ہوچکے ہیں وہ دفعہ (۳۳) کے تحت
رہینگے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوسکتی ۔ دفعہ (۳۳) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
نافذ العمل قانون کی روسے جو حقوق حاصلہ ہیں ان میں کسی قسم کی کمی آئندہ ترمیمات
کی وجہ سے نہیں ہوگی ۔ دفعہ (۳۵) میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ ہے
یا کسی شخص کے حقوق مارے جاتے ہیں تو ایک سال کے اندر رجوع ہوکر اپنے حقوق
حاصل کرنا چاہیے ۔ ان تفصیلات کی موجودگی میں دفعہ (۳۴) میں جو ترمیم لائی گئی
ہے اوسکا موقع ہی نہیں اور نہ محل ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس شبہ
کو آنریبل ہوم منسٹر رفع کردینگے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ دفعہ (۳۷) میں اس ترمیم کے لانے کی ضرورت اس وجہ
سے محسوس کی گئی کہ سلکٹ کمیٹی نے یہ سمجھا کہ مائنر (Minor) کے
رائٹس ہر جگہ قانون میں محفوظ رکھے گئے ہیں ۔ اسکو محفوظ رکھا جانا چاہیے ۔ اس

ٹکٹ کا دفعہ (۳۴) ہے سکی روسے جس شرط کی تکمیل اس میں محکوم ہے وں کی
تکمیل ہونے پر بے ٹننٹ کو ونکٹڈ ٹننٹ قرار دیا گیا ہے اسکے تفصیلات ٹیش
کرنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے (۳۷) میں ڈیٹیل حکام دیے گیے ہیں کہ جو شخص
اس ٹکٹ کے کمنسمنٹ (Commencement) کے وقت یعنی جون
۱۹۵۰ ع پر شریں کا ٹننٹ ہے و جسکے بارے میں سکشن (۳۴) کے تحت
نوٹی ور شخص پروٹکٹڈ ٹننٹ ڈیکلیر (Declare) نہیں کیا گیا ہو یا و
ن ونکٹڈ ٹننٹ یا اور کوئی ٹ ٹنے ہو و ہے ور سکر (۳۴) کے تحت سرٹیفکیٹ
نہیں ملا و ہے شخص کو بھی دفعہ (۳۷) کے تحت پروٹکٹڈ ٹننٹ قرار دیا گیا ہے
باوجود سکے کہ (۳۴) کے تحت ہم سکو پروٹکٹڈ ٹننٹ نہیں سمجھیے (۳۷) کے تحت ہم

on the expiration of one year from such commencement of the final reject on of all claims by any other person to the deem ed under section 34 to be a protected tenant n respect of such land whichever is later

یہاں سے الفاظ قابل غور ہیں

W ll be deemed to be a protected tenant in respect of such land

سکے بعد وس کا جو کلاز ہے وسکی روسے لینڈ لارڈ کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایک سال
کے اندر تحصیل ں درخواست پیش کرکے یہ ڈیکلریشن (Declaration)
کروائے کہ جو شخص ں وقت ٹننٹ ہے وہ پروٹکٹڈ ٹننٹ ں ہے اب یہاں پر
یہ الفاظ ہیں

unless the landholder has before such expiration or fi nal rejection as aforesaid made an application in the prescribed form to the Tahsildar for a declaration that such a person is not a protected tenant

اس میں یا پر اور مختر کی صراحت نہیں کی گی ہے ٹک سال کی مدت لینڈ لارڈ کو
دیگی ہے جن کیسس میں لینڈ لارڈس منحر تھے نہوں نے درخواست دے دی اون
کی درخواست یا تو منظور ہوئی یا خارج ہوئی

شری ایے راج ریڈی جو بحث کی جا رہی ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں دفعہ
(۳۷) سے شروع کی گی ہے ور اس کے بارے میں تفصیلات بتائے جارہے ہیں لیکن
یہاں زیر بحث دفعہ (۳۴) سے ہے (۳۷) سے اس وقت بحث نہیں

سری بی رام کسن راؤ جس سکشن پر ہم ڈیل کررہے ہیں ور جس کے لیے
پروو رو ٹیش کیا گیا وہ سکشن (۳۷) ہے

شری اے راج ریڈی دفعہ (۳۴) کا بھی وہی ورڈ ہے جو دفعہ (۳۷) کا ہے اس لیے میں کہہ رہا ہوں کہ ٹرسل جب ہم نمبر دفعہ (۳۷) کی طرف جا رہے ہیں

سری بی رام کشن راؤ دفعہ (۳۴) میں جب ورڈس اور کسلسنس (Explanations) ہیں

شری اے راج ریڈی اس وقت موجودہ ہم کلاز (۷) کے لیے بحث ہو رہی ہے اور آنربل منسٹر کلاز (۸) پر جا رہے ہیں

سری بی رام کشن راؤ کلازس (۷) اور (۸) دونوں بھی دفعات (۳۴) اور (۳۷) سے متعلق ہیں (۷) کا تعلق (۳۴) سے ہے اور (۸) کا (۳۷) سے ہے یہ بالکل ٹھیک ہے میں یکے بعد دیگرے بحث نہیں کر رہا ہوں بلکہ دونوں کو ملا کر بحث کررہا ہوں اس وجہ سے کہ ان دونوں کلازس کے ذریعہ جو ترمیمیں پیش کیے گئے ہیں ان دونوں کا موضوع ایک ہی ہے ان دونوں میں مائنر کے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے دفعہ (۳۷) میں یہ مناسب سمجھا گیا کہ مائنر میجر ہونے کے بعد ایک سال کی مدت کے اندر یہ ڈکلیر کرے کہ جو بست ہے وہ پروٹکٹڈ بست نہیں ہے جہاں تک دفعات (۳۴) اور (۳۷) کا تعلق ہے ان دونوں کے تحت پروٹکٹڈ بست کے بارے میں یا فلاں بست پروٹکٹڈ بست نہیں ہے اسکے ڈکلیر کرنے کے بارے میں مائنر کو جو حق دلایا گیا ہے وہ اسکے میجر ہونے کے بعد ایک سال کے اندر استعمال کیا جاسکیگا اس کی ساری وجہ یہ ہے کہ مائنر کے حقوق کی حد تک یہ سمجھا گیا کہ اسکے رائٹس (Rights) محفوظ کرنا چاہیے فرض کیجیے کہ ایک شخص سنہ ۱۹۵۰ع میں پٹہ دار تھا اور جو مائنر تھا اس کی طرف سے کوئی شخص پیش نہیں ہوسکا اس نے ایک سال یہ ڈکلیر نہیں کر یا کہ فلاں شخص پروٹکٹڈ بست نہیں لیکن جب وہ میجر ہو جاتا ہے تو کیا وہ درخواست پیش نہیں کرسکتا قانون معاد سماعت میں مائنر کے حقوق جو محفوظ کیے گئے ہیں اور جو رعایتیں مائنر کو دیا گیا ہے وہ اس سے متعلق نہیں ہوسکےگا

سری اناجی راؤ گوانے اگر وہ ولایتا کا سال کے اندر درخواست پیش نہیں کرسکا

سری بی رام کشن راؤ ہاں ولا درخواست پیش کرنے کا سوال اوس مائنر کے واسطے ہوسکتا ہے جسکا نیچورل گارڈین (Natural guardian) موجود ہو فرض کیجیے نیچورل گارڈین نہیں ہے جیسا کہ ٹرسل ممبر نے فرمایا کہ آپ اپنے لڑکوں میں تقسیم کردیتے ہیں اپنے بیٹوں کے لیے جائیداد کو محفوظ کرنے کے لیے تقسیم کردیتے ہیں فطرتاً آپ ایسا کرنے پر مجبور ہیں لیکن فرض کیجیے کہ لڑکوں کا معاملہ نہیں ہے بلکہ بھائی بھائیوں میں یا چچا زاد بھائیوں میں یا کسی طرح دوسری جوائنٹ فیملی میں عام طور پر

تقسیم کر لیتے ہیں۔ اگر لینڈ ہولڈر کوئی نابالغ ہے جسکے چچا یا تایا انتظام کر رہے
ہیں اور ایسی زمینات پر پروٹکٹڈ ٹیننٹس یا اور قسم کے ٹیننٹس قابض ہیں تو ایسی
صورتوں میں نابالغ کے حقوق کو تلف ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے سکشنس (۳۴)
اور (۳۷) کے تحت عمل ہوسکتا ہے۔ پچھلی کارروائیوں کے متعلق بھی ہوسکتا ہے اور
آگے آنے والی کارروائیوں کے متعلق بھی ہوسکتا ہے۔ اسلیے یہ محسوس کیا گیا کہ نابالغین
کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ فطری ولی کے ہونے یا نہ ہونے کا سوال اٹھایا گیا ہے
یہ قانون جاری نہیں ہے۔ میں نے واقعات کو سمجھانے کے لیے آنریبل ممبر سے یہ کہا
تھا۔ ایسے امکانات ہوسکتے ہیں قانون میں نہ صرف فطری ولی ہونے کی صورت میں
مائنر کے حقوق کی حفاظت کرنا ہوگا بلکہ ہر صورت میں اسکے حقوق کی حفاظت کرنا
لازمی ہوگا۔

شری کے وینکٹ رام راؤ: مائنر کی جب گنجائش ہے تو اسکو ویسے ہی رہنے
دیجیے۔

شری جی رام کشن راؤ: نابالغ کے حقوق کی حفاظت میں اگر قانون سے کوئی
نامکمل ہوا ہے تو اسکو دور کیا جاسکتا ہے۔ ہندسی کا جو نیا لا (Law)
ہے اس میں نابالغ کی جیسی حفاظت ہونی چاہیے نہیں کی گئی ہے۔ جب مائنر کی جائداد
پر کوئی ٹیننٹ کی حیثیت سے قابض ہو تو اسکے لیے پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے حقوق تسلیم کرنے
پر کسے مجبور کیا جاسکتا ہے۔ مینجر کو لیز اب نے ایک سال کی مدت دیدی لیکن جو
مائنر کہ ڈس ایبلٹی (Disability) میں تھا اسکو کیسے دے سکتے ہیں
ایسا ہی ہے اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں ہے۔ آگے نے ولیے حقوق کو تسلیم کرنے سے
متعلق موقع مہیا کرنے کے لیے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ سلکٹ
کمیٹی کی طرف سے جو ترمیم لائی گئی ہے اوس سے قانونا حقوق کی حفاظت کرنا مقصود ہے
اگر مائنر کو یہ حقوق نہ بھی دیں۔ قانون کی خلاف ورزی میں جو لوگ اپنی جائدادوں
کو تقسیم کرلینا چاہتے ہیں انکے عمل کو نہ روک نہیں سکتے مگر اسکے کہ آپ اسکو
کالعدم قرار دیں۔ اسکو استثنائی اثر دیں اور دو یا تین سال سے جو ٹرانزیکشنس
(Transactions) ہورہے ہیں انکے حقوق کو زائل کردیں۔ لیکن
ہندو لا کے اثر کو کسطرح زائل کرسکتے ہیں۔ ہندو لا میں یہ ہے کہ اگر کوئی
بچہ پیٹ میں بھی ہے تو اسکو حصہ مل سکتا ہے۔ ایسی چیزوں کو رد نہیں کرسکتے۔
نہ استثنائی اثر دیکر اسکو روک سکتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ اس حد تک تھوڑا
بہت نقصان ہوگا لیکن یہ لازمی چیز ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے: تھوڑا بہت نقصان نہیں بلکہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔

شری جی رام کشن راؤ: آنریبل ممبر جو بھی بحث کرتے ہیں وہ بڑے لینڈ لارڈ
کو سامنے رکھکر کرتے ہیں جسکو سلطان سمجھا گیا ہے لیکن میں کم سے کم ان اصولوں

پر بھروسہ کرنے والا بشر ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کو کنورسن (Conversion) ورچینج آف ہارٹ (Change of heart) کی گنجائش رہے یہ بات صاف ہے کہ کوئی شخص اپنی جائیداد کو دینا نہیں چاہتا اسکے باوجود آپ پائینگے کہ مجموعی حیثیت سے سکے بعد یہ ہوگی کہ جو ایکولائزیشن (Equalisation) پیدا کرنا چاہتے ہیں بہتر ہوگا کوئی قانون ناکاسی نوٹس اسکی اجازت نہیں دیتا کہ اس قسم کے اثرات کسی قانون کی رو سے ڈالے جائیں کہ آئندہ اسکے اثرات ایسے لوگوں پر پڑیں جنکے حقوق شاستر اور پرسنل لا (Personal law) کے تحت محفوظ قرار دیے گئے ہیں اگر وہ نابالغ ہے تو اسکو حق پیدا ہوتا ہے عدالت اسکا فیصلہ کریگی اگر مسلسل اسکا قبضہ رہا ہے اور سکشن ۳ کے تحت اسکو حقوق حاصل ہوگئے ہیں تو وہ رہیگا

سری اناجی راؤ گوائے عدالت کسطرح انکار کرسکتی ہے ؟

سری بی رام کشن راؤ ڈکلیر (Declare) کرنے کے جو وجوہات ہوسکتے ہیں اسکے تحت ڈکلیر کرسکتے ہیں محض نابالغ ہونے کی بنا پر ڈکلیر نہیں ہوسکتا محض اس بنا پر ڈکلیر نہیں ہوتا کہ زمین کا مالک نابالغ ہے بالغ ہونے کی صورت میں ایک سال کی مدت دیگئی ہے اور نابالغ ہونے کی صورت میں مدت میں فرق ہے

سری اناجی راوگوائے شرائط کے تحت اسکو رکھا گیا ہے

سری بی رام کشن راؤ ایسا نہیں ہے

شری اناجی راؤگوائے سکشن ۳۴ کا پراویژو دیکھیے

سری بی رام کشن راؤ ہاں میں نے دیکھکر ہی رکھا ہے پراویزو ایسا ہے کہ

Provided that where the landholder is a minor or is serving in the Naval Military or Air Forces in India the tenant shall not be deemed to be a protected tenant if before the expiration of one year from the date on which the minor attains majority or the landholder ceases to serve in the said forces the landholder gives three months notice in writing intimating his decision to terminate the tenancy if in good faith he requires the land to cultivate personally

تو پرسنل کلٹیویشن کے لیے زر وم کرنے کے لیے ہے مجھ سمجھ لارڈ جسطرح کرسکتا ہے اس میں

Conditions for declaration or non declaration for protected tenancy

اس میں فرق نہیں ہے نابالغ میں اور اس میں فرق نہیں ہے مدت کی توسیع ہو جاتی ہے ایک سال کی مدت وہاں دیگئی ہے اور نابالغ کے لیے مجھ ہونے کی صورت میں ایک

سال کی مدت ہے سول افسر (Naval Officer) کے لیے یہ مدت ہے

Disability ceases to have force

باقی اور کچھ نہیں اس لحاظ سے سلکٹ کمیٹی نے کلاز ۸ میں یہ کہا ہے اس میں اعتراضات کیے جائیں و تصفیات کا احتمال ہے نابالغ کی ملکیت میں جو ہیں ہے اسکے بارے میں انسرٹینٹی (Uncertainty) ہوتی ہے لیکن اسقدر اس ہستی کو برداشت کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے اسلیے میں عرض کرونگا کہ آنریبل ممبرس اپنے اسٹیٹمنٹ واپس لیں تو مناسب ہے

شری پی ڈی دیشمکھ ریسس (Recess) کے بارے میں وقت کیا ہوگا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ہاؤز کیا چاہتا ہے ؟

شری اناجی راؤ گوانے ہاؤز کو معلوم نہیں ہے کہ انٹرول (Interval) کب ہوگا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر اگر انٹرول چاہتے ہیں تو اجلاس کو ساڑھے چھ بجے تک چلانا ہوگا اور اگر انٹرول کی ضرورت نہ سمجھی جائے تو چھ بجے ختم ہو سکتا ہے

شری پی ڈی دیشمکھ سوا چھ بجے سے انٹرول دیا جائے تو مناسب ہے

شریمتی شاناابائی (مکھل امکور عام) ساڑھے چھ بجے سے اجلاس پھر شروع ہو تو مناسب ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر اب ہم برخاست کریں اور پونے چھ بجے سے پھر اجلاس شروع کریں تو ساڑھے چھ بجے تک وقت ملیگا اس کے بارے میں لیڈر آف دی ہاؤس کا کیا خیال ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ چھ ساڑھے چھ بجے سے زیادہ وقت نہیں ملیگا چھ بجے ہم کرنا چاہتے ہیں تا کیا مجھے معلوم نہیں ہے ؟ جانے کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ پندرہ منٹ کا وقت کافی ہے

شریمتی شاناابائی چائے کے لیے ہی دس منٹ ہو جائیں گے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر اب ہم برخاست کرتے ہیں پونے چھ بجے پھر ملیں گے

The House then adjourned for recess till Ten Minutes Past Six of the Clock

The House re assembled after Recess at Ten Minutes Past Six of the Clock

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr Deputy Speaker Does Shri Ankush Rao Ghare want his amendment to be put to vote ?

Shri Ankush Rao Ghare Yes Sir

Mr Deputy Speaker The question is

(*a*) In line 1 of proviso of sub section (1) of section 34 of the Act proposed to be inserted by the clause omit the words is a minor or and in line 4 of the proviso omit the words the minor attains majority or

The motion was negatived

Mr Deputy Speaker The question is

(*b*) In both the provisos of the clause for the words three months wherever occurring substitute the words one year s

The motion was negatived

Mr Deputy Speaker The question is

that Clause 17 stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 17 was added to the Bill

Clause 18

Shri Ankush Rao Ghare Sir I beg to move

In the first proviso to sub section (1) of section 37 of the Act proposed to be added by the clause

(*i*) *In line* 1 Omit the words a minor or

(*ii*) *In line* 3 & 4 Omit the words the minor attains majority or

Mr Deputy Speaker Amendment moved

श्री अकुशराव व्यकटराव घारे —मिस्टर स्पीकर सर क्लाज १७ के बाबत काफी बहस मायनर (Minor) को ओमिट (Omit) करना या नही जिसके बारे में की गयी और यह भी अर्ज किया गया कि जिससे थोडा बहुत नुकसान जरूर होनेवाला ह लेकिन ज्यादा नुकसान

होनवाल नही ह और मायनस (Minors) के जो हुकूक ह अुनको प्रोटक्ट (Protect) करना चाहिय लेकिन यह जो नजरिया ह वह म समझता हू कि अिन कीपिंग वुअिथ दि स्पिरिट आफ दि टाअिम्स (In keeping with the sprit of the times) नही ह क्योकि जब हम अक अिनक्टमट (Enactment) बनाते ह जिन लोगो के पास दो हजार अकड जमीन ह और तीन मायनर (Minor) बच्चे ह तो हर अक को अक करीब पाचसौ या सातसौ अकड जमीन आनवाली थी अुस पर आपन लिमिट (Limit) आयद कर दी ह जब कि वह हिंदु धम शास्त्र के लिहाज से दर असल में अुसका हकदार था लेकिन हिंदु धम शास्त्र को हमारे का स्टीट्यूशन (Constitution) न सोशल (Social) और कुछ अकानामिक (Economic) हालात के लिहाज से मुल्क के प्रोग्रस (Progress) के खातिर कुछ प्रोग्रसिव (Progressive) कानून बनान का जो डायरेक्शन (Direction) दिया गया ह अुसके तहत यह कानून बनाया जा रहा ह। लेकिन जब सवाल आता ह कि अक फमिली (Family) के लिय अक सीलिंग (Ceiling) मुकरर कर दी गअी तो हम यह क्यो न समझें कि जो मायनस (Minor) ह अुन के भी किस्मत का फसला अिसी हद तक हो गया और मायनर (Minor) के हुकूक को प्रोटक्ट (Protect) करन के लिय हमारे पास कोअी हल नही रहा ह। जो मायनर (Minor) होते ह अुनको लीगल राअिटस (Legal Rights) होते ह अुनको अच्छी तरह से प्रोटक्ट (Protect) करते ह। असा हम बहुत कम देखते ह कि बचारो को भगवान के सिवा और कोअी आधार नही ह और असे सवाल भी बहुत कम पेश आते ह। अिसलिय म समझता हू कि जो बहस की गअी अुसको ज्यादा बहाना बनाकर प्रोटक्टड टनन्ट (Protected Tenants) को बदखल करन का अक अच्छा जरिया अुनको मिल जायगा। किसी प्रोटक्टड टनन्ट (Protected Tenant) को ब दखल करना ह तो यह अक वजह मिल सकती ह और साथ साथ हर साल अेक नया बच्चा पदा करन के लिये भी अुनको अक अच्छी ट्रिक (Trick) मिल जायगी और अिस तरह से किसी को प्रोटेक्टेड टनन्ट (Protected Tenant) को बदखल करना ह तो जो जायदाद ह वह जो नाबालिग बच्चे का अुस पर हक पदा हो जाता ह अुसके नाम पर ट्रान्सफर (Transfer) करने से कल्टीवेशन (Cultivation) अच्छा हो या न हो प्रोडक्शन (Production) ज्यादा हो या न हो पुरान तसव्वुरात के साथ अुसके हक को हम प्रोटेक्ट (Protect) कर रहे ह—सीलिंग (Ceiling) जो हमन साढचार गुना रखा ह अुसको बाजू म रखकर कोअी कल्टीवेशन (Cultivation) अच्छा हो या न हो बड लड होल्डिंगज (Land holdings) रखन का अक अच्छा माग अुनका मिलनवाला ह। म समझता हू कि जो बहस की गअी वह कुछ असर रखनवाली बहस नही ह। मन जसे कहा प्रोग्रस (Progress) के खातिर हिंदु धम शास्त्र के लिहाज से जो अुनका प्रापर्टी (Property) का हक था वह लोगो की बहबुदी के खातिर हम छीन सकते ह अुसी तरह से अक फमिली (Family) के अदर जो भी मायनर (Minor) रहेग अुनके राअिटस (Rights) क्योकि वे बदकिस्मती से असे जमान म पदा हो गय ह जब कि हम अिस तरह का अक टनन्सी अक्ट (Tenancy Act) ला रहे ह अिसलिय अुन अली मिनट हो रहे ह। अिस लिय म समझता हू कि परसनल कल्टीवेशन (Personal culti-

vation) जिसकी लिमिट (Limit) हम साढ चार गुना रखी ह अुस हद तक जो राअिटस (Rights) मायनस (Minors) को पदा होग वे होन चाहिय । और दूसरी बात यह ह कि मायनस (Minors)जब मजर (Major) हो जाते ह तो अुस वक्त अक साल की नोटीस (Notice) देन की जो तरमीम मैन दो थी अित्तफाकसे चीफ मिनीस्टर साहब न असका जवाब नही दिया। म नही समझता कि जब हम दूसरे लड होल्डस (Land holders) को छ महीन की नोटस (Notice) देन की शत लगा देते ह तो फिर क्यो मायनर (Minor) जब मजर हो जाता है तो तीन महीन की नोटीस (Notice) देना ही काफी समझा जाता ह या जो नव्ही (Navy) या अयर फास (Air force) की सर्विस (Service) कर के वापिस आता ह तब भी तीन महिन की नोटीस (Notice) की दिक्कत महसूस की गयी थी वही चीज यहा पर भी टनटस (Tenants) के सिलसिले म हो सकती ह अिसलिय म समझता हू कि मेरी यह तरमीम अक कान्सीक्वेन्शिअल (Consequential) तरमीम होन की वजह से मजर की जाय।

سری بی رام کشن راؤ میں سمجھتا ہوں کہ جو آرگومنٹس کلاز ۲ کے اسٹڈمنٹس کی تائید میں رکھے گئے تھے اور جو دلائل اسکی تائید میں پیش کیے گئے تھے اور اسکے خلاف جو آرگومنٹس میں نے ہاؤز کے سامنے رکھے تھے وہ بیان کیے جاسکتے ہیں ۔ جہاں مائنر کے رائٹس کو محفوظ کرنے کا سوال ہے آئندہ کی نسبت تو بہت کچھ کہا جاسکتا ہے اگر پاپولیشن کے مسئلہ کے حل کی نسبت آنریبل ممبر اسٹڈمنٹ پیش کرتے تو میں اسکو قبول کرلیتا کیونکہ وہ ایک بہت بڑے مسئلہ کا حل ہوتا بدقسمتی سے ہمارے دیس میں پاپولیشن بڑھ رہی ہے اور اس میں کمی ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔

شری ایا جی راؤ گوائے لینڈ لارڈس کی پاپولیشن بڑھ رہی ہے تو آپ کے لیے اچھا ہو رہا ہے

شری بی رام کشن راؤ لینڈ لارڈس میں ہی پاپولیشن بڑھ رہی ہے اس ہرگی (प्रगती)کو مانے کے لیے میں تیار نہیں ہوں پاپولیشن بڑھ رہی ہے تو اسکی حکئی آپ وکالت کررہے ہیں ۔ مالتھوس (Malthus) کی تھیوری آف پاپولیشن (Theory of population) کے لحاظ سے اور دیگر تھیوریز کے لحاظ سے ان ہی لوگوں کی پاپولیشن بڑھتی ہے جو زیادہ غریب ہیں ۔ جہاں اسکا اور اوسکا کوئی تعلق نہیں ہے جو دلائل کلاز ۱٫۲ کے بارے میں تھے وہی اس کلاز کے بارے میں بھی ہیں ۔ میں آنریبل ممبر کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر ایسے سکشنس کا ریفرنس کے سلسلہ میں زبردست اثر پڑرہا ہے تو آگے چلکر اسکو ہم بدل سکتے ہیں لیکن آج کم از کم میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اسکے کیا اثرات مرتب ہونے والے ہیں انکا بالکل صحیح اندازہ کرسکوں کتنی ایسی زمیں ہے اور کتنے لوگوں کو بےدخل

کیا جاسکتا ہے ؟ یہ مناسب تک رہیے ولا ماون ہو گئے ہیں اگر ہم کو یہ معلوم
ہو جائے کہ بہت سے ماسٹرس کے نام پر زمینات آجاتی ہیں اور بہت سے لوگوں کے
بےدخل ہونے کا امکان ہے و نیکسٹ سیشن (Next Session) میں ہم
اس میں تبدیلی کرسکتے ہیں ہمیشہ کے لیے اسکو رکھنا ہے ایسا و حال ہم بہی
کررہے ہیں سٹاٹسٹکس (Statistics) سے اور حالات سے یہ معلوم ہو کہ
دراصل کسی وجہ سے ہماری نقصان ہورہا ہے اور اسکو آلہ کار بنا کر خود غرض لینڈلارڈ
اسکو استعمال کررہا ہے اسکا درپیوگ (दुरुपयोग) ہونے والا ہے و اسکو
بدلا جاسکتا ہے اسکے لیے میں کم ازکم ایسے اسباب نہیں رکھنا جسے کہ اس طرف
کے آنریبل ممبرس رکھتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ وہ رول فائنڈ اس لیول
(Water will find its level) اگر ایسا ہو تو سکوہم ہر
وقت بدل سکتے ہیں اسلیے آنریبل ممبر اسکو واپس لے لیں تو اچھا ہے

Shri Ankushrao Ghare I beg leave of the House to withdraw my amendment

The amendment was by leave of the House withdrawn

Mr Speaker The Question is

That clause No 18 stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 18 was added to the Bill

Clause 19

Shri Ankushrao Ghare I beg to move

(*a*) In sub section (1) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (1) omit the following words brackets and figures namely—

and subject to the provisions of sub section (7)

(*b*) Omit the proviso to sub clause (3)

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Annajirao Gavane I beg to move

In sub section (2) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (2) for the portion beginning with the word fifteen in line 4 and ending with the word him in line 6 substitute the following namely—

thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto twenty times the land revenue assessment in the case of other lands

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Annaji Rao Gavane I beg to move

Omit sub clauses (6) and (7)

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri K Venkatram Rao I beg to move

At the end of sub section (2) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (2) add the following proviso namely—

Provided that in the case of a protected tenant holding the land continuously for a period of not less than twelve years he shall be entitled to purchase the land at the price not exceeding two times of the rent payable by him

Provided further that in the case of a protected tenant holding the land continuously for a period of more than six and less than twelve years he shall be entitled to purchase the land on the price not exceeding four times the rent payable by him

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Annaji Rao Gavane I beg to move

(*a*) in line 6 of sub section (4) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (3) for the word rent substitute the word revenue

(*b*) Omit the proviso to sub clause (3)

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Mohammed Ali (Gulbarga) I beg to move

After the proviso to sub section (4) of section 38 the Act proposed to be substituted by sub clause (3) add the following explanation —

Explanation The above proviso will not apply to cases where the rent has been fixed by the Tribunal under section 11

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Ch Venkat Rama Rao I beg to move

(*a*) In line 2 of para (*b*) of sub section (5) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (4) for the word eight substitute the word twelve

(*b*) At the end of para (*b*) of sub section (5) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (4) add the following —

and in case the tenant wants instalments the Tribunal shall grant not less than five instalments in four years

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri J Anand Rao I beg to move

(*a*) In sub section (5) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (4) omit the second proviso

(*b*) For the proviso to sub section (6) (*a*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) substitute the following —

Provided that when the land held by a protected tenant happens to be an Inam Land the Government shall sanction the same fixing an assessment of revenue wherever necessary according to the land revenue prevailing in the adjoining areas

(*c*) In line 2 of the proviso to sub section (6) (*b*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) for the word one fourth substitute the word half

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri G N More (Khandar General) I beg to move

(*a*) In line 3 of sub section (6) (*b*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) for the word four substitute the word three

(*b*) In line 6 of sub section (6) (*d*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) for the word four substitute the word three

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Katta Ram Reddy I beg to move

(a) In line 6 of sub section (6) (d) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub-clause (5) omit the following words— with interest at four per cent per annum

(b) In line 3 of sub section (7) (a) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (7) for the words a family holding substituted the words—

'two family holdings'

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Annajirao Gavane I beg to move

In sub section (6) (b) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) omit the portion beginning with the word interest in line 2 and ending with the word due in line 4

Mr Deputy Speaker Amendment moved

श्री गोपीडी गंगारेड्डी —(निमल जनरल) —हस्ब जल तरमीम दफा ३८ म पेशकरना चाहता हू। कानन के दफा ३८ का जली दफा ६ डी तरमीमी कानून के दफा १९ जली दफा ५ के जरिय कायम किया जारहा ह अुसको अिस तरह रखा जाय (डी) अगर महफूज कौलदार हस्ब तरमीम जली दफा ५ कीमत मकरर करदा मुनासिब का जुमला रकम मुद्दते मोयना के अदर अदा करन से कासिर रहे या वह कीमत अुससे वसूल न की जा सके तो अुस महफूज कौलदार की वह खरीदी मोसअर न हो सकेगी और वह अपनी जितनी आराजी के बाबत के हक खरीदा अुतनी ही जुजै आराजी की हद तक खो देगा वह कीमते खरीद अदा करन से कासिर रहा ह। जली दफा ६ के शर्तिया फिकरे के दूसरे सतर म लफ्ज अक चौथाअी के बजाय अक तिहाअी रखा जाय।

Mr Deputy Speaker Amendment moved,

Shri K Ananth Rama Rao I beg to move

After sub-section (7) (b) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (7) add the following proviso—

Provided that the land remaining is more than the protected tenant is entitled to purchase under this section the first preference to purchase the said land at the prevailing market price in the local area shall be vested in the protected tenant

Provided further that in case of purchase by any person other than the protected tenant the rights and interests of the said tenant in the lease land shall continue as before

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri M Kondal Reddi (Konaram) In sub section (2) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (2) for the portion beginning with the word fifteen in line 5 and ending with the word him in line 7 substitute the following words

Up to twenty times the assessment for dry lands and up to fifteen times the assessment of the land for wet lands

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Uppala Malsur (Suryapet Reserved) I beg to move

After sub clause (7) add the following new sub section—

(8) Notwithstanding anything contained in this section the Government shall by general or special order determine a lower rate of the amount of maximum price for the purchase of any kind of land by the tenants who belong to the classes declared by the Government as socially and educationally backward classes or who are the members of the Scheduled Castes or the Scheduled Tribes

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri Gopal Rao (Pakhal) I beg to move

(*a*) In lines 2 and 3 of sub section (6) (*b*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) for the words ' at the rate of four per cent substitute the following—

' if any at the discretion of the Tribunal and at such rate as may be fixed by the Tribunal but not exceeding two per cent '

(*b*) In line 6 of sub section (6) (*d*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (5) for the words at four per cent per annum substitute the following words ' if any paid by him

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri S L Newesekar (Aurangabad) Mr Speaker Sir I do not wish to move the two amendments standing in my name since the same have already been moved by Shri Mohammed Ali (Amendment No 11) and by Shri G N More (Amendment No 14)

Shri Annajirao Gavane I beg to move

In lines 4 and 5 of sub section (7) (*b*) of section 38 of the Act proposed to be inserted by sub clause (7) for the words a family holding substitute the words two family holdings

Mr Deputy Speaker Amendment moved

سری کے وسکٹ رام راؤ مسری اسدمسٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں اس لیے
اس کو میں بعد میں موو کرونگا

Mr Deputy Speaker Let us take up the amendments in the supplementary list

Shri Daji Shanker Rao I beg to move

At the end of sub section (2) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (2) add the following provisos

Provided that in the case of a protected tenant holding the land continuously for a period not less than 12 years he shall be entitled to purchase the land on the price not exceeding three times the land revenue

Provided further that in the case of a protected tenant holding the land continuously for a period of more than six and less than twelve years he shall be entitled to purchase the land on the price not exceeding six times the land revenue

Mr Deputy Speaker Amendment moved

Shri B D Deshmukh I beg to move

(*a*) In sub section (5) (*a*) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (4) between the words Tribunal and or insert the following —

in which case the protected tenant shall be given a set off equivalent to the difference between the price fixed by the Tribunal and the price that can be arrived at by considering the rent of the said land for the purpose of calculating the price as reduced by one multiple of land revenue

(*b*) Omit the second proviso to sub section (5) of section 38 of the Act proposed to be substituted by sub clause (4)

Mr Deputy Speaker Amendment moved

سری کے ایل نرسمہا راؤ (بلدو عام) اس قسم کا امنڈمنٹ موو ہوچکا ہے میں دوسرے امنڈمنٹ کے لیے نوٹس دیا تھا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر وہ نوٹس نہیں آیا ہے

سری کے وینکٹ رام راؤ سری ایل اس ریڈی کے نام پر جو امنڈمنٹ ہے وہ کے ایل نرسمہا راؤ صاحب کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے

سری بی ڈی دیشمکھ چونکہ ایل اس ریڈی صاحب موجود نہیں ہیں اسلیے کے ایل نرسمہا راؤ صاحب کو موو کرنے کی اجازت دی جائے

سری اناجی راؤ گوانے اب صرف دس منٹ باقی رہ گئے ہیں اسلیے ہم ختم کردیں اور مباحثہ کل ہو تو اچھا ہے

Mr Deputy Speaker Fifteen or twenty minutes more

مسٹر فار ہوم لا اینڈ ری ہیبلیٹیشن (سری ڈگمبر راؤ بندو) منٹ میں ایک سپیچ ہوسکتی ہے

Shri Annaji Rao Gavane I would submit that this is an important section of the Act and now only ten minutes would be left and no one will be able to complete his speech within such a short time So on behalf of the Opposition I would request that the House be adjourned now That would be better for all of us because there are many amendments and it is difficult for the Members to think over them and speak on them in such a short time

Mr Deputy Speaker I agree We will meet again tomorrow at 9 30 A M

The House then adjourned till Half Past Nine of the Clock on Tuesday the 29th December 1953